ذاتی نسخہ

سید محمد عبداللہ قادری

بن

سید نور محمد قادری

چک ۱۵ شمالی۔ ضلع منڈی بہاؤالدین

Dr. Ali Hasnain Bhutta

29-10-19

Tuesday

سید محمد عبید اللہ قادری نور محمد

مختصر حالات مع کشف و کرامات

(حضرت قاضی سلطان محمود قادری قدس سرہ)

از

حافظ محمد فاضل قادری

دربار دھانگری شریف ضلع میرپور

آزاد کشمیر

۲۵ جون ۱۹۸۷ء / ۲۸ ذی قعدہ ۱۴۰۷ھ

۷۸۶
۹۲

مختصر حالات و کمالات بمع مختصر کشف و کرامات قبلہ محبوباں سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ آوان شریف ضلع گجرات پنجاب،

مؤلف و مصنف

کمترین مخلوق خدا خاکِ نعالِ مقبولان خدا

محمد فاضل عفی عنہ از ڈہانگری ضلع میرپور آزاد حکومت جموں و کشمیر"

محمد اللہ
سید عبد اللہ قادری
چک ۱۵ شمالی ڈاکخانہ چک ۵ منڈی بہاؤالدین

۷۸۶
۹۲
بندہ پر تقصیر غفرلہ، المولیٰ القدیر کو حضرت صوفی صافی مولینا عبدالرشید صاحب قادری سلطانی آوانی مدظلہ العالی نے ارشاد فرمایا تھا کہ حضرت غوث زماں قطب دوراں قبلہ محبوباں کعبہ کروبیاں سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ صاحب آوان شریف کے حالات جمع کئے جایئں تاکہ احبابان طریقت ان کو پڑھ کر اپنے قلوب کو منور کر لیا کریں، کیونکہ مقبولان خدا کے حالات کو پڑھنا عین عبادت ہے اور موجب ثواب و نجات ہے، احقر کو جس قدر حالات طیبات ضبط و حفظ میں تھے، بہ حسب الحکم والارشاد حضرت سلطانی صاحب مدظلہ العالی معرض تحریر میں پیش کر دیئے ہیں۔ تاکہ احقر کے لئے بھی ذریعہ نجات ہو جائے۔

محمد فاضل عفی عنہ بن حضرت خواجہ محمد علی
نقشبندی مجددی قادری مجذوبی حال
مزار شریف ڈہانگری تحصیل و ضلع میرپور
آزاد کشمیر
۲۸ ذلیقعد ۱۴۰۷ھ ۲۵ رجولائی ۱۹۸۷ء مطابق ۱۰ ساون ۲۰۴۴ بکرم بروز ہفتہ

فہرست

حالات (واقعات) زندگی حضور قبلہ عالم سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ آوان شریف

نمبر شمار	واقعات	صفحہ نمبر
۱	خان غلام حیدر خاں صاحب رئیس اعظم کھلا بٹ کا آپ کی توجہ سے بیماری سے شفا پانا۔	۱
۲	علاقہ ڈومیلی میں کسی بے ادبی کی آنکھوں کا ضائع ہونا۔	۳
۳	ڈومیلی بذریعہ قرعہ بنانے پر حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کی دعوت	۴
۴	پیر فتح شاہ صاحب کا ملکوال اسٹیشن پر مقرر ہونا اور بفیضل دورہ کشمیر	۵
۵	پیر فتح شاہ صاحب کا بستی اہل ہنود سے لکڑیاں لانا، اور ذیلدار سے مکالمہ۔	۸
۶	پیر احمد شاہ صاحب کا مستری احمد بخش کی خدمت کا آپ کے حضور میں راز افشاں ہونا۔	۹
۷	آپ کے رومال کی لنگر شریف میں کرامت اور برکت	۱۰
۸	حافظ محمد ابراہیم مل والوں کے عقد کا واقعہ	۱۱
۹	سلطان خاں نامی سنگی کی بیماری کو ہر سے شفایابی	۱۳
۱۰	چوہدری امیر خان سنگی کی روحانی پرواز (لامکان کی سیر)	۱۴
۱۱	سائیں فتح دین کا روحانی عروج۔ زوال پر بحالی عروج	۱۵
۱۲	میاں بڈھا پر انگریز عورتوں کا فریفتہ ہونا۔	۱۶
۱۳	میاں بڈھا کا گھر سے دربار شریف تک سفری معمول	۱۷
۱۴	میاں بڈھا کو آپ کا بوٹیاں کھلانا، موصوف کی خفیہ عبادت	۱۸
۱۵	میاں بڈھا کا بلند مرتبہ پر فائز ہونا۔	۱۹
۱۶	میاں بڈھا کا بیماروں کو بے لوث دم کرنا	۱۹
۱۷	لنگر شریف کا کام کرنے والے مقاصد کی جھولیاں بھرنے۔	۱۹
۱۸	مستری غلام علی کی محبت (جواں سال بیٹے کی فوتیدگی کی پرواہ نہ کرنا۔	۲۰
۱۹	مستری غلام علی کا رات اجنالہ گزارنا	۲۰
۲۰	بابا غلام احمد کا مستری غلام علی کے ساتھ بیٹھنا (حضور کا چاند سے تشبیہ دینا۔	۲۰
۲۱	پیر شبیر شاہ کو دوران چلہ تکلیف اور آپ کی دعا سے صحتیابی۔	۲۱
۲۲	والد ماجد کا سلوک قادریہ کی تکمیل، ذیلدار صاحب کی حاجت براری	۲۲
۲۳	والد ماجد کا سلوک مجددیہ کی تجدید اور باولی شریف سے دستار فضیلت	۲۵
۲۴	غریب نواز کے چند خلفاء کے اسماء	۲۶
۲۵	غریب نواز کے چند ہمعصر مشائخ کے اسماء	۲۸
۲۶	غریب نواز کا برصغیر کے صاحب مزارات طیبات سے کسب فیض	۲۹
۲۷	مولا بخش کا واقعہ بیعت، آپ کا کھانا تیار کرنا، لبعض وصال۔	۳۰

نمبر شمار	واقعات	صفحہ نمبر
	گجرات	
۲۸	پیر حیدر شاہ جلالپوری سے ملاقات	۳۱
۲۹	پیر مہر علی شاہ گولڑوی سے ملاقات	۳۲
۳۰	پیر مہر علی شاہ کے آپ کے متعلق تاثرات	۳۳
۳۱	پیر جماعت علی شاہ امیر ملت، علی پوری کے تاثرات	۳۳
۳۲	پیر جماعت علی شاہ امیر ملت کی دربار حضرت شاہد دلہ میں آپؒ سے ملاقات۔	۳۴
۳۳	حضرت پیر محمد نیک عالم شاہؒ میرپوری کی اقتداء میں پانچ نمازیں پوری کرنا۔	۳۴
۳۴	حضرت پیر محمد نیک عالم شاہ کا آپ کی محفل میں انبیاء و اولیاء کی زیارت کرنا۔	۳۴
۳۵	حضرت میاں بخشؒ نے آپ کے پاؤں مبارک چومے۔	۳۵
۳۶	پیر جماعت علی شاہ لاثانی کے صاحبزادہ صاحب کی بیعت کے سلسلہ میں تاثرات۔	۳۶
۳۷	صاحبزادہ صاحب چگوڑی شریف والوی کی حاضری اور آپ کی مہربانی۔	۳۶
۳۸	سائیں جیون شاہ مجذوب کا جموں میں سرخم ہونا اور میزبانی کرنا۔	۳۸
۳۹	ضلع گورداسپور بٹالہ مجمع میں وعظ اور احباب پر وجد طاری ہونا۔	۳۸

نمبر شمار	واقعات	صفحہ نمبر
۴۰	مولوی حبیب اللہؒ کے آپؒ کے متعلق تاثرات	۳۹
۴۱	شاہ توکلؒ سے انبالہ میں ملاقات اور سرہند شریف حاضری۔	۳۹
۴۲	ایک اندھے بچے کی آوان شریف پرورش و تربیت۔	۳۹
۴۳	سائیں کرم الٰہیؒ کی آپؒ کے حضور شکایت۔	۴۱
۴۴	پیر حیدر شاہ چوہڑویؒ آپؒ کی خدمت میں۔ ایک منگی بوقت بیعت جاں بحق۔	۴۱
۴۵	ڈیرا بٹالہ کے ایک منگی کے ہمراہی ہندو کے مفقود الخبر لڑکے کیلئے دعا۔	۴۲
۴۶	آپؒ کے حضور کتوں کی دعا سے بارش	۴۳
۴۷	میاں محمد بخشؒ کی دریافت۔ پنجن ایک قبر کا پیارا لگنا۔ قبر کے سوالات۔	۴۴
۴۸	چودھری نیک عالم مرحوم (نقو تھالوی) کو گٹیالی پتن پر آپؒ کی زیارت۔	۴۴
۴۹	مولوی محمد ابراہیم سیاکھویؒ کو کشف قبور کا وظیفہ	۴۵
۵۰	مولوی محمد عبداللہ لاڑویؒ کی قدمبوسی اور ایک آیت کی تفسیر سننا۔	۴۵
۵۱	منگلا ایک کہنہ قبر کا انکشاف۔ ٹنگروٹ کے اہل قبور کے متعلق لسی پینا اور گھوڑی کی سواری۔	۴۶
۵۲	مولوی محمد ابراہیم سیاکھویؒ کے آپؒ کے متعلق تاثرات	۴۷
۵۳	ایک جلالپوری مرید کی جہلم ملاقات اور بیماری سے شفا۔	۴۸
۵۴	مولوی فتح علی صاحب ٹبلی والوں کی سفری تھکاوٹ۔	۴۸

نمبر شمار	واقعات	صفحہ نمبر
۵۵	ڈھوک صوزناں علاقہ کھڑی میں ایک صاحب قبر کے متعلق ارشاد	۴۸
۵۶	برائے جنات سورۃ اخلاص شریف کا ارشاد	۴۹
۵۷	دینہ (ساگری شریف) شاہ فتاح دیوانؒ کی قبر پر مراقبہ	۴۹
۵۸	خرید کنگھیاں بوقت روانگی حاضری صورت شریف	۵۰
۵۹	سائیں محمد دین صاحب کو اشارہ چوری	۵۰
۶۰	قبرستان نزد دارہ مردوں کو وجد (آوان شریف)	۵۰
۶۱	حضرت قاضی محمد مسعود (برادر خود) کی برات کے ہمراہ (رہتاس کے آدمی کو زیارت)	۵۱
۶۲	غبن کے جرم میں شملہ سے ایک آدمی کی رہائی۔	۵۲
۶۳	کھڑی شریف سائیں مولابخش مجذوب کی اقتدا میں نماز باجماعت	۵۲
۶۴	ایک برساتی نالے کے قریب سے ایک صاحب قبر کی دوسری جگہ منتقلی۔	۵۳
۶۵	ایک بھکاری کو ایک متوفی نمبردار سے امانت دلانا (نمبردار کی بخشش کا ذریعہ)	۵۴
۶۶	ایک برات کے ہمراہ۔ ایک تکلیف زدہ قبر پر قیام	۵۶
۶۷	ایک مردے کو قبرستان میں دفن کرنے کی ممانعت	۵۶
۶۸	ایک سید صاحب کا پشاور سے خط (نیلگاس ٹلہ چھاؤنی جہلم کا آخری مقام)	۵۷
۶۹	مولوی سراج دینؒ، مولوی باغ دین کے ہمراہ والد ماجدؒ کو شریک سبق کیا گیا	۵۷
۷۰	برائے دربار اکبر اعظم اولاد	۵۸
۷۱	سائیں گوھر دین اور پکوڑوں کی برکت:	۵۸
۷۲	نہر سنگھ مجذوب کو دعوت۔	۵۹
۷۳	ڈیرا بٹالہ کے ہندوؤں کے آپ کے متعلق تاثرات	۶۰
۷۴	بابا الہ دینؒ طہر والوں کی قدمبوسی کا سبب اور شادی کے واقعات	۶۱
۷۵	حاصلانوالہ کے ایک سفید ریش بزرگ کی زبانی (پیر فقور آپ کی آزمائش)	۶۳
۷۶	شہنشاہ گجرات کے مزار پر زائرین کے مجمع میں ایک ملنگ کو تسلی۔	۶۴
۷۷	والد ماجدؒ کو غریب نوازؒ نے مجذوب فرمایا	۶۵
۷۸	غریب نوازؒ کی گجرات شریف سے سرہند شریف حاضری	۶۵
۷۹	والد ماجدؒ سے باباصاحب کھڑی شریف کا پیار (کہیں جانے کی ضرورت نہیں)	۶۶
۸۰	والد ماجد کو کینہ مزارات پر حاضری دینے کی ہدایت	۶۶
۸۱	شجرہ نقشبندیہ کے ساتھ شجرہ قادریہ (میراں والا شجرہ) پڑھنے کی تلقین۔	۶۷
۸۲	مشائخ نقشبندیہ کے (غریب نواز) اپنا تصور رکھنے کی ہدایت	۶۷
۸۳	والد ماجدؒ کو پہلی حاضری میں مالا مال فرمانا۔	۶۷
۸۴	والد ماجدؒ کو بادلی شریف مراقبہ کا انکشاف	۶۸
۸۵	غریب نوازؒ کے ہمراہ والد ماجدؒ کا سفر	۶۸

نمبر شمار	واقعات	صفحہ نمبر
۸۶	جداجدؒ کو آپؒ کی زیارت۔ ایک نابینا حافظ سے دکور۔	۶۹
۸۷	والد ماجدؒ سے آپؒ کا گھریلو کام کے متعلق دریافت	۷۰
۸۸	حضرت صاحبزادہ صاحب کے لئے خصوصی دعا۔	۷۰
۸۹	آپؒ کے حضور والد ماجدؒ کی پہلی حاضری بوقت عشاء	۷۰
۹۰	آپؒ کا گندم اور خربوزہ کے متعلق دریافت کرنا	۷۲
۹۱	والد ماجدؒ کا پہلے اسباق میں ذوق و شوق کی کمی کی درخواست۔	۷۲
۹۲	جداجدؒ کو والد ماجدؒ کے آداب شریف بھیجنے کی تلقین	۷۳
۹۳	والد ماجدؒ کا غریب نوازؒ کے حضور حاضر ہونے کا سبب	۷۴
۹۴	مولینا عبدالرحمٰن کو صاحب کو صاحب حیرانت کی حاضری کی ہدایت	۷۵
۹۵	مولینا عبدالرحمٰن صاحب اور ان کے طلبہ کی مقدمہ سے رہائی	۷۵
۹۶	مولینا عبدالرحمٰن صاحب کا حضرت ثانیؒ کو سجادگی سے دستبردار نہ ہونے کی درخواست۔	۷۵
۹۷	غریب نواز کی حضرت بگا شیر سے ملاقات	۷۶
۹۸	والد ماجدؒ کو بیک وقت اوراد و وظائف مختلفہ کی اجازت	۷۷
۹۹	آپؒ کی سائیں نورؒ کے پاس جانے کی ہدایت۔	۷۷
۱۰۰	سائیں نورؒ کے حضور میں حاضری اور ان کی شفقت۔	۷۸
۱۰۱	سائیں نورؒ کا کا بوز بھیجنے کا حکم	۷۹
۱۰۲	سائیں نورؒ جیسی تین دروازے کھولنا۔	۷۹

نمبر شمار	واقعات	صفحہ نمبر
۱۰۳	غریب نوازؒ کا سائیں نور کو سلام پہنچانا	۸۰
۱۰۴	مولانا خلیل الرحمٰن کی مولینا فیض اللہؒ سے ملاقات	۸۰
۱۰۵	غریب نوازؒ کے دو سنگیوں کی خواجہ محمد قاسم موہڑویؒ سے ملاقات۔	۸۱
۱۰۶	حضرت ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی احقر پر شفقت۔	۸۱
۱۰۷	والد ماجدؒ کی سلوک مجددیہ (مراقبات) کی تجدید	۸۱
۱۰۸	موضع چھپر کے ایک شخص کی برساتی نالہ میں امداد	۸۲
۱۰۹	تھا نامی سنگی کے ہمراہ ایک بیوی کی مرادیں پوری ہوتی (حاجت روائی)	۸۳
۱۱۰	حافظ نور محمد رئیس جہلم نظر کرم	۸۵
۱۱۱	غریب نواز کی قلبی فراست	۸۶
۱۱۲	جداجدؒ کی کھڑی شریف غریب نوازؒ کے حضور حاضری۔	۸۷

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ خاں غلام حیدر خاں رئیس اعظم کھلابٹ کا تفصیلی واقعہ احقر نے اپنے والد ماجد
رحمۃ اللہ علیہ سے یوں سنا ہے کہ خاں صاحب اولیائے کرام سے بے پناہ محبت
رکھتے تھے اور صحت و تندرستی میں متعدد ولیوں سے ملاقات کرتے رہے بیماری
کے دوران میں سب کو دعا صحت کے لئے عریضے بھیجے۔ سب نے جواب دیئے
کہ دعا کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائیں گے، بیماری دن بدن بڑھتی گئی
علاج انگریزی یونانی شروع رہا، افاقہ نہ ہوا، پھر انگلینڈ علاج کے لئے تیاری
کر کے بمبئی پہنچے جب خانصاحب کو ڈاک گھر والی موصول ہوئی تو اس میں آوان
شریف والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا خط مبارک بھی تھا، اس میں لکھا تھا کہ تمہاری
بیماری جسمانی ڈاکٹروں کے متعلق نہیں ہے۔ خان صاحب نے معلوم کر لیا کہ اگر
میں جرمن یا کسی دوسرے شہروں میں جاؤں گا شفا نہیں ہے، پھر بمبئی سے
گجرات شریف کا ٹکٹ حاصل کیا اور گاڑی پر سوار ہوتے۔ گجرات شریف کے سفر
طے کرنے میں خان صاحب کو یوں معلوم ہوتا کہ میرے بدن سے بیماری نکل رہی
ہے۔ جب گجرات شریف پہنچے تو ملازمین پالکی برداروں سے کہا کہ آج مجھے روٹی
کی طلب ہے۔ تین سال سے حکماء نے روٹی بند کی ہوئی تھی کہ اس کے بدل اور
چیزیں استعمال کراتے کھلاتے۔ ملازمین نے شکر پڑھا کہ روٹی کا حکم فرمایا ہے
روٹی کھاتے کھلانے کے بعد آوان شریف کی تیاری کر رہے تھے کہ خان صاحب
نے کہا کہ پندرہ کوس کا سفر ہے، پالکی پر سوار نہیں ہوں گا کہ غریب نواز

سرکار صاحب آوان شریف بھی پالکی پر سوار ہوتے ہیں۔ اور رئیس بھی پالکی پر سوار
ہوں تو بے ادبی ہے اور کوئی بندوبست کیا جائے، ایک گرداور صاحب کا وہاں
مقام تھا، اس گرداور نے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ خادمین (خدام) نے جواب دیا کہ
خان صاحب نے آوان شریف جانا ہے کوئی ذریعہ نہیں کہ پہنچیں، پالکی پر بیٹھنے
سمجھتے کہ بے ادبی ہے، گرداور نے کہا کہ گھوڑی پر سوار کر سکتے ہیں تو میری گھوڑی
حاضر ہے، سوار ہو کر چلے جائیں، خان صاحب نے کہا کہ یہ بات درست ہے۔
ملازمین کو کہا کہ دس قدم گھوڑی آگے لے چلو کہ میں دس قدم ادب کے لئے چلوں
گا پھر سوار ہو جاؤں گا۔ جب گھوڑی کے قریب دس قدم چل کر پہنچے تو کہنے لگے
اور دس قدم گھوڑی کو آگے لے چلو، اس طرح کرتے کرتے گھوڑی دس قدموں
پر ہی رہی اور خاں صاحب نے پیدل پندرہ کوس چل کر آوان شریف حاضر
ہوئے، بعض سنگی واقف تھے۔ ملاقات کر کے کہا، خان صاحب روٹی تیار ہے کھالو
کہنے لگے میں نہیں کھاؤں گا۔ حضرت صاحب نے مجھے تین سال روٹی کھانے نہیں
دی۔ اب کیسے کھاؤں، غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو پتہ چلا کہ خان غلام حیدر خاں
روٹی نہیں کھاتا، فرمانے لگے اب کھوا لیتے ہیں۔ خان صاحب کو پتہ چلا، کہ
غریب نواز نے یوں فرمایا ہے۔ شاید لنگر پر تشریف لے آئیں خود حاضر ہوا اور عرض
کی کہ تمام بزرگوں نے عریضوں کے جواب دیئے کہ دعا کی گئی ہے۔ آپ نے تین
سال کے بعد جواب دیا ہے۔ میں آپ سے بیعت تو نہیں تھا، صرف محبت کی بنا
پر عریضہ لکھا اور حضرات کو بھی لکھے، سرکار آوان شریف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔
بیعت تو نہیں تھے لیکن زہریلیوں کے پاس سے جو گزر جاتا ہے اس کو بھی زہر

کا اثر ہو ہی جاتا ہے تو نے اس قدر دیر کیوں کی خود ہی آجانا۔ پھر خاں صاحب کا دربار شریف میں پیدل آنا اور بیماری جاتی رہی اور صحت کلی حاصل ہو گئی اور خان صاحب نے لنگر شریف کا کام شروع کر دیا۔ جو مناسب ہوتا اور بالن جس جنگل سے لنگر شریف کے لئے لایا جاتا۔ وہاں جنگل میں خیمے نصب کر لئے اور ساتھی ہوتے۔ لنگر کے بالن کے لئے درخت کاٹتے رہتے اور احباب روزمرہ آوان شریف سے آتے بالن لے جاتے اور اونٹ بھی لادے جاتے خان صاحب کو اپنے باغات سے جو کابل قندھار میں تھے۔ میوے وہاں سے بلٹی ہو کر آتے اور وہاں جنگل میں ملتے۔ خاں صاحب مخلص سنگی ہو گئے اور غلامی کا پٹہ گلے میں ڈال لیا۔ جان و مال لنگر کے لئے قربان کر دیئے۔

حضرت قبلہ عالم حضرت ثانی خواجہ قاضی محبوب عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے رائفل کا بہت شوق تھا۔ خان صاحب کو مجبور کیا کہ رائفل خرید دو۔ خان صاحب اپنے ہمراہ لاہور لے گئے لیکن محکمہ والوں نے کہا کہ ان کی عمر قلیل ہے۔ قانوناً رائفل ان کو دینی جرم ہے۔ خان صاحب نے فوراً اطلاع مقامی آفیسروں کو دی کہ وہ سب انگریز تھے فوری طور پر پہنچ گئے اور کہا کہ ان کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ لامحالہ ان کو رائفل دے دو پھر رائفل دے دی گئی۔

۲ سرکار آوان شریف کا سفری واقعہ از زبان درفشاں مولانا حافظ نور اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سیالکوٹ؟

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا تھا کہ سفری تھکاوٹ اور قیلولہ مسنونہ کے لئے علاقہ ڈومیلی ضلع جہلم میں ایک گاؤں کے کچھ فاصلہ پر ایک

بیٹھک نظر آئی جو راستہ کے قریب تھی، غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بمعہ غلاموں کے تشریف لے گئے۔ حضور قبلہ عالم آرام فرمانے لگے۔ میں نے کچھ سبق پڑھنا شروع کر دیا اور بیٹھک کا مالک بھی وہاں آ پہنچا، کسی نے اس کی طرف التفات بھی نہ کیا صحن میں پھر کر جاتے وقت یہ الفاظ کہے کہ دیکھو یہ کیسے اندھے لوگ ہیں یہ الفاظ کہہ کر واپس چلا گیا۔ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے اس مکان کے مالک کو ہمارا یہاں آرام کرنا ناگوار گزرا ہے۔ یہاں سے اٹھو۔ پھر چلے گئے۔ ہمارے بعد ایک سنگی جو پیچھے رہ گیا تھا وہ پوچھتا پوچھتا آیا کہ ہمارے ایک بزرگ اور ان کے ساتھی کسی نے دیکھے ہوں ایک بی بی نے کہا کہ وہ کون صاحب تھے وہ بولے! آوان شریف والے حضرت صاحب وہ بی بی ہاتھ ملنے لگی اور رونے لگی کہ ہمارا بیڑہ تو غرق ہو گیا ہے کہ میرے گھر والے نے کوئی بے ادبی کا کلمہ منہ سے نکالا ہے کہ دونوں آنکھوں میں درد شروع ہو گیا پھر تلاش کرتے رہے لیکن حضور ان کو نہ مل سکے۔ احقر کو یہ واقعہ نور اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بگوش ہوش مسموع ہوا ہے۔

۳ حضور سرکار آوان شریف رحمۃ اللہ علیہ سے جو واقعہ منقول ہے کہ ڈومیلی (جہلم) کے قریب جو اپنے کشف سے قبروں کے نشانات بنائے۔ جب تمام نشانات بن چکے تو سنگیوں کے علاوہ چرواہے مال مویشی چرانے والے بھی ساتھ کام کرتے رہے جب کام ختم ہوا تو ایک مائی صاحبہ ٹوکرہ میں روٹیاں اور ہانڈی میں دال اور لسی لے کر آئی تو غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے دو دو روٹیاں سب کو اور دال بھی دی۔ جب کھانے سے فارغ ہوئے تو مائی صاحبہ چلے گئے تو سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم کو معلوم ہے کہ کون سے مائی صاحبہ ہیں۔ سنگیوں نے عرض کیا کہ حضور نہیں تو

معلوم نہیں ہے فرمایا یہ مائی والعہ بصریہ ہے اور دعوت حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی طرف سے ہے، مائی صاحبہ کھلانے کے واسطے تشریف لاتے۔ یہ واقعہ بھی نور اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی آوان شریف تقریر میں سنا ہوا ہے۔

۳۔ حضور سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ایک سنگی پیر فتح شاہ صاحب نامی غوث صاحب رحمۃ اللہ علیہ ملتان شریف کی اولاد سے، سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے مجاہدہ نفسی کا یہ بوجھ ڈالا کہ ملکوال اسٹیشن پر جو بوجھ مسجد بنی ہے۔ اس میں امامت کیا کرو۔ اور روٹی جس قدر ضرورت ہو خود ملازمین کے کوارٹروں سے لایا کرو۔ شاہ صاحب چھابہ لے کر جاتے جس قدر روٹی کی ضرورت ہوتی اتنی لے آتے۔ ایک دن غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کرنے لگے۔ حضور آپ کے حکم کے مطابق روٹی گھروں سے لاتا ہوں اور سالن بھی رنگا رنگ ملا ہوا ہوتا ہے۔ مجھے تو اسی پر قناعت اور فخر ہے، لیکن میرے خاندان کے بڑے بڑے آفیسر اور بزرگ ملنے آتے ہیں، ان کے لئے کوئی روٹی ترکاری کا بندوبست کرنے کا حکم مل جائے۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ وہی دریوشی روٹی ان کو بھی کھلایا کرو۔ شاہ صاحبؒ جب کبھی آوان شریف آتے تو لالہ موسیٰ سے لکڑی کا گٹھا خرید لیتے اور سر پر اٹھا لیتے۔ پندرہ کوس سفر گٹھا لکڑی سر پر اٹھا کر لے جاتے۔

ایک مرتبہ حضور قبلہ عارفین سرکار آوان شریف رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ پیر صاحب کشمیر کا دورہ یعنی مزارات طیبات کی زیارتوں کے لئے جاؤ۔ پیر صاحب فرماتے تھے کہ میرا یہ حال تھا کہ ایک پیسہ بھی میرے پاس نہ تھا۔ ارشاد یہ ہوا کہ کپڑے نہایت صاف ہوں اور دستار مائیں دار، بہت بڑا شملہ اور کھڑا

ہوا ہو اور کپڑوں کو داغ تک نہ لگے۔ پیر صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جہاں کہیں مقام ہوتا روٹی اچھی مل جاتی اور کپڑوں کے لئے صابن بھی مل جاتا۔ کشمیر کا دورہ خوب ہوا۔ اولیائے کرام کے مزارات طیبات سے عجیب طرح کے فیوض و برکات سرکار آوان شریف کے وسیلہ سے حاصل ہوئے۔ پھر جب کشمیر سے واپسی ہوئی تو دریا اٹک کے کنارے ایک گاؤں تھا وہاں رات بسر کی تو معلوم ہوا کہ سرکار آوان شریف رحمۃ اللہ علیہ بھی دریائے اٹک کی دوسری طرف ہیں۔ حضرات شریف کی حاضری کے لئے جا رہے ہیں جب گزرگاہ دریا پر پہنچا، تو کشتی تیار تھی۔ دریا سے پار جانے والے کشتی پر سوار ہیں ملاح نے کہا کہ کرایہ دے دو۔ سب لوگوں نے اپنا اپنا کرایہ دیا۔ پھر کہنے لگا جن لوگوں نے کرایہ نہیں دیا وہ بھی ادا کریں، اس زمانہ میں ایک پیسہ کرایہ تھا، میرے پاس ایک پیسہ بھی نہیں تھا، اس لئے کہا کہ اگر میرے پاس ہوتا تو پہلے ہی دے دیتا۔ پھر وہ ملاح خاموش ہو گیا، لیکن میرا حال جو اس وقت تھا، خدا پاک جانتے ہیں کہ شملہ اتنا بڑا اور کشتی کے لئے پاس ایک پیسہ بھی نہیں ہے۔ جب حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی قدمبوسی حاصل ہوئی تو حضور سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے سفر کشمیر کے تمام حالات، دریافت فرمائے اور حضور رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے کہ کامیاب سفر ہوا۔ مجھے جو کشتی کے کرایہ کی پریشانی تھی وہ عرض کی، غریب نواز اس قدر تو ہو کہ کشتی کا کرایہ تو پاس ہو۔ وہ بہت اچھا ملاح تھا کہ پیسہ معاف ہی کر دیا۔ ورنہ دستار اتار لیتا۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سنگیوں کو خوب مجاہدہ میں آزمائشیں ڈالتے۔ ایک رات کی حضور میں رہا پھر آپ نے اجازت فرمائی، اور دو پیسے اپنے پاس سے دیئے، کہ ایک پیسہ کل کا دے دینا اور دوسرا آج کا دینا۔ جب کشتی پر سوار ہوا، تو ملاح کو پیسے

دیتے اور کہا کہ ایک پیسہ کل کا اور ایک آج کا، تو ملاح کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے ایک شخص بولا کہ ان کا کرایہ میں ادا کروں گا۔ پھر میں دورہ کرتا ہوا گجرات شریف کی طرف جا رہا تھا کہ راستہ میں ایک مولوی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ وہ پوچھنے لگے۔ بزرگو کہاں ہے تمہاری بیعت؟ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہوا تھا کہ اگر بیعت کا کوئی پوچھے تو اپنے خاندان کی نسبت ظاہر کرنی۔ میرا ذکر نہ کریں تو میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ میری بیعت غوث صاحب ملتان شریف سے ہے وہ کہنے لگے موجودہ زندہ پیر سے بیعت ہونی ضروری ہے میں نے پوچھا کہ کون سے پیر ہیں جن سے تم بیعت ہوا انہوں نے وہاں قریب جگہ بتائی۔ میں نے کہا کہ کتنا سفر ہے؟ کہنے لگے کہ کوس کے قریب یا کم و بیش۔ پوچھا ملتان کتنا دور ہے؟ کہنے لگے دو تین سو کوس ہوگا۔ میں نے کہا کہ تم اپنے پیر کی کوئی کرامت دکھاؤ یا میں دکھاتا ہوں۔ ایک پتھر تھا میں نے اس کو کہا کہ ادھر آ وہ آگیا۔ پھر میں نے کہا کہ واپس جا وہ واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔ وہ مولوی صاحب ہاتھ باندھ کر معافی کے خواستگار ہوئے۔ پیر صاحب فرمایا کرتے تھے۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے تمام منازل سلوک کی طے کرائی ہوئی تھیں اور قسم قسم کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمایا ہوا تھا۔ اپنی نگاہ کرم اور توجہات ظاہریہ باطنیہ سے لیکن جس طرح طریقہ بیعت کا ہے کہ ہاتھ میں ہاتھ لے کر پڑھانا یہ نہیں ہوا تھا اور میرے دل میں یہ تمنا تھی کہ میری رسم بیعت سرکار غریب نواز۔ غوث صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے روبرو ادا فرمائیں پھر کئی دنوں کے بعد دورہ ختم ہوا۔ اور آوان شریف حاضر ہوا۔ پھر سرکار نے دورہ کے تمام حالات دریافت فرمائے۔ جب مولوی صاحب کا واقعہ اور پتھر کا اشارہ پر چلنا بیان کیا تو فرمانے لگے اس وقت تو جو کچھ بھی کہتا، اللہ پاک اسی طرح کر دیتے۔ لیکن حضور نے

میری پشت پر ہاتھ مبارک پھیرا تو معلوم ہوتا تھا کہ کرامتوں والی طاقت سلب کر دی ہے کہ کرامت یہ بھی ایک فخر و تکبر کی بات ہے۔ کچھ انانیت اضافہ ہو جاتی ہے۔

پھر فتح شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دربار شریف میں لنگر کا کام کرتے رہے پھر ایک دن سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پیر فتح شاہ تم کو مبارک ہو، ملتان شریف چلا جا۔ ملتان شریف مقام ہو کر دربار شریف و مسجد شریف کی صفائی وغیرہ کا کام نبھاتا رہا۔ ایک دن سجادہ نشین صاحب نے بلایا اور مبارک باد بھی کہا اور دستار بندی بھی کرائی۔ میں حیران تھا کہ ظاہری طور پر رسم بیعت بھی ابھی تک نہیں ہوئی مبارکیں اور دستار بندی سے خوش کرتے ہیں۔ ایک دن غوث صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں مراقبہ میں مصروف تھا کہ سرکار غریب آوان شریف رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ فتح شاہ آ تم کو غوث صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے روبرو بیعت سے سرفراز فرماتے ہیں۔ اپنے ہاتھ مبارک میں میرا ہاتھ لیا اور میری رسم بیعت ادا فرمائی، یہ ہے مقبولان خدا کی توجہات کہ تمام منازل کس کس رنگ میں ادا کراتے اور پھر دلی مراد بھی پوری کر دکھائی کہ غوث صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بیعت کیا۔

۵۔ حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ دربار آوان شریف میں ایک دن بالن کے لئے جنگل میں جو کافی دور ہے ساتھی چلے گئے۔ فرمانے لگے کہ میں اور پیر فتح شاہ صاحب پیچھے رہ گئے۔ پیر صاحب فرمانے لگے۔ چلو ان بستیوں سے لکڑیاں لے لیں گے۔ ایک اہل ہنود کی بستی میں پہنچے تو وہاں کیا دیکھا کہ بہت اہل ہنود جمع ہیں۔ پوچھا کیا بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ذیلدار آ رہا ہے۔ اس لئے جمع ہوئے ہیں۔ جب ان ہندوؤں کو پتہ چلا کہ لنگر شریف کی لکڑیوں کی ضرورت کے لئے آئے ہیں۔ تو

گٹھے انہوں نے تیار کر دیئے۔ جب ذیلدار آیا تو پوچھنے لگا کہ یہ کس کی لکڑیاں ہیں وہ بولے حضرت صاحب کے لنگر کے لئے۔ کہنے لگا کہ لکڑیاں لے جانے کی اجازت نہیں ہے۔ ایک چارپائی پر ذیلدار بیٹھا ہوا تھا اور دوسری چارپائی پر پیر صاحب۔ پیر صاحب اور ذیلدار کی کافی حد تک تلخ کلامی ہوتی رہی۔ آپ فرماتے تھے کہ میں تھوڑے فاصلے پر ایک جگہ پر تھا اور ذیلدار مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ جواب دیا کہ شہر میرپور سے چار کوس کے فاصلہ پر۔ پوچھنے لگا تم لوگ حضرت صاحب کے پاس کیوں آتے ہو۔ تمہاری مرادیں پوری ہو جاتی ہیں، ان کو تمہارا حال معلوم ہو جاتا ہے۔ ہم نے جواب دیا کہ ہمارے تمام مقاصد پورے ہو جاتے ہیں۔ پھر کہنے لگا، کہ ہم بھی غلام احمد میشر مال کی اردل میں جایا کرتے تھے وہ بھی لنگر کی چکیاں پیستا تھا۔ ہم بھی پیستے رہے ہیں۔ اب آپ لوگوں کو اجازت ہے کہ یہ تمام لکڑیاں کاٹ کر لے جاؤ، لنگر شریف کے لئے کھلی اجازت ہے۔

۶۔ حضرت مستری احمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ راولپنڈی والوں کے خلیفہ تھے جن کا نام میر احمد شاہ مرحوم راولپنڈی کے علاقہ کے تھے۔ مستری صاحب ان پر بہت مہربان تھے۔ علاقہ میرپور کے دیہات میں دورہ فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ وبا طاعون پھیلی ہوئی تھی۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دورہ میں بہت لوگ طاعون کی وبا سے بچ گئے اور مالی خدمات لوگوں نے بہت پیش کیں۔ نذرانہ کا سات سو روپیہ نقد تھا۔ میر احمد شاہ صاحب نے وہ سب کا سب نذرانہ اپنے پیر مستری احمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ہدیہ نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ مستری صاحب نے ہدیہ قبول

کر لیا۔ یہ خبر غریب نواز سرکار آوان شریف رحمۃ اللہ علیہ کو موصول ہوئی تو پوچھا کہ سب کا سب لے لیا ہے یا کچھ واپس کر دیا ہے۔ بنگی نے عرض کیا کہ یہ کچھ معلوم نہیں ہے آپ نے دو تین بار تعجب کی بنا پر یہ کلمہ دہرایا۔ آپ کو یہ ناگوار گزرا کہ مرید پیر کو سب کا سب مال پیش کرتا ہے تو پیر کو اس کے بال بچہ کا بھی خیال ہوگا ضروری ہے۔ اس سبب سے مستری صاحب کا باطنی بھی نقصان ہوا اور ظاہری اسباب دنیوی میں نقصان ہوا۔ مستری صاحب نے اپنے کشف سے (باطنی آنکھوں سے) دیکھا کہ یہ تو حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ فوری طور پر آوان شریف پہنچے تو وہ سنگی بابا الہ دین مرحوم جہلم والے تھے جنہوں نے آپ کو یہ واقعہ بیان کیا تھا۔ مستری صاحب جب آئے اور چوہدری اللہ دین مرحوم کو کہنے لگے۔ چوہدری میں بھی کمزور ہوں اور شنوائی بھی کم ہو گئی ہے اور حضور بھی کمزور ہیں، میری بات آپ تک پہنچانا اور آپ کی بات مبارک میرے کانوں تک پہنچائی۔ میری کسی نے چادر اتاری ہے، ان دنوں میں حضور کی خلیفہ بابا چوہدری صاحب ہی تھے۔ بابا صاحب دل میں فرمانے لگے کہ راز فاش کرنے والا تو میں ہی ہوں مستری صاحب نے جب حاضری دی تو باطنی معاملہ بھی درست ہو گیا ہے۔ اور حاضری اسباب معیشت بگڑ گئے۔ وہ بھی درست ہو گئے۔

رومال کی کرامت اور برکت

۷۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ جب مزارات طیبات سے کشف فیض کے لئے جاتے تو مفقود الخبر ہو جاتے۔ حضور کی والدہ ماجدہ گھبرا جاتے۔ ایک دفعہ مائی صاحبہ کو گھبراہٹ تھی۔ حافظ محمد ابراہیم موضع حل کے رہنے والے تھے جو آوان شریف سے بابا پیر نگر رحمۃ اللہ علیہ

کے دربار شریف جانے راستہ میں آتا ہے۔ مائی صاحبہ نے حافظ ابراہیم صاحب کو تلاش کرنے کے لئے بھیجا کہ مشہور مزارات پر تلاش کرنا۔ حافظ صاحب پھرتے پھرتے تلاش کرتے کرتے لشند ور شریف پہنچے۔ ان دنوں میں آپ لشن دور شریف مقیم تھے۔ ان دنوں آپ کی خدمت میں صاحبزادہ محبوب عالم صاحب حضرت دیوان حاجی محمد عبداللہ حضوری رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں تھے رہتے تھے۔ آپ نے ان سے پہلے ہی فرما دیا کہ ایک منگی گھبرایا ہوا آئے گا۔ ہمارا اس کو بتا دینا تاکہ اس کی حوصلہ افزائی ہو جائے۔ حافظ صاحب نے قدمبوسی حاصل کی اور مائی صاحبہ کے گھبراہٹ کا واقعہ بیان کیا۔ رات حافظ صاحب آپ کے پاس قیام پذیر ہوئے۔ صبح حضور سرکار رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم کو تو یہاں سے پیران صاحب گھر جانے کی اجازت نہیں دیتے ابھی کچھ دن رہنا پڑے گا۔ صاحبزادہ صاحب کے پاس ایک رومال آپ کا ہوتا تھا جس میں کچھ (تھوڑے) پیسے باندھے ہوتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ رومال لاؤ۔ رومال صاحبزادہ صاحب نے پیش کیا۔ آپ نے اس سے پانچ صد روپیہ لنگر کے لئے مائی صاحبہ کو بھیجے اور پچاس روپیہ حافظ صاحب کو ذاتی خرچ کے لئے دیئے۔ پھر بھی اس رومال میں اسی قدر پیسے معلوم ہوتے تھے۔

---

۸ حافظ محمد ابراہیم صاحب آپ کو گھر سے آکر روزانہ جماعت کرایا کرتے تھے۔ ایک دن سرکار غریب نواز کا سمندر فیض جوش میں آگیا۔ فرمایا حافظ ابراہیم کھانے وغیرہ کا کیا انتظام ہے۔ کس سے پکواتے ہو؟ عرض کیا کہ آٹا لے جاتا ہوں اور کسی سے پکوا لیتا ہوں۔ فرمایا کوئی رشتہ وغیرہ کا انتظام نہیں ہوا۔ کہنے لگے۔ حضور رشتے تو برادری میں بہت ہیں۔ لیکن مجھے کوئی دیتا نہیں ہے کہ میری ایک آنکھ ہے اور نصف بدن کمزور ہے۔ فرمایا کہ کسی سے کہنا کہ رشتہ

کا کسی سے پوچھے اور فرمایا کہ بابے پیر لنگر رحمتہ اللہ علیہ کے پاس بھی حاضری دیا کرو۔ حافظ صاحب نے کسی ذی وقار آدمی کو کہا کہ فلاں آدمی سے رشتہ کا پوچھنا۔ جب اس نے پوچھا تو وہ کہنے لگا کہ انہوں نے کبھی ہم سے رشتہ کا تذکرہ ہی نہیں کیا۔

ایک مرتبہ حافظ صاحب آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ بابا پیر لنگر رحمتہ اللہ علیہ تو تمہاری خوشی منا رہا ہے۔ پھر اس ذی وقار نے ان سے کہا کہ میں خود تمہارے پاس آیا ہوں۔ حافظ صاحب کے لئے ان لوگوں نے رشتہ دے دیا۔ اس ذی وقار نے دن بھی مقرر کرا کر تیاری نکاح کی کر دی۔ جب حافظ صاحب کا نکاح ہو گیا تو بی بی کو ساتھ لے کر حضور کے سلام کے لئے حاضر ہوئے۔ حضور نے پانچ روپیہ ان کی بی بی کو دیئے وہ انکار کرتی رہی اور حافظ صاحب بھی انکار کرتے رہے۔ لیکن حضور نے دیئے۔ پھر انہوں نے پانچ روپیہ سے ایک بیتل بکری کا بچہ خریدا اور پرورش کر کے فروخت کر دیا۔ بیس روپیہ مل گئے۔ وہ بیس روپے حضور غریب نواز کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ حضور سرکار نے فرمایا حافظ ابراہیم واپس لے لو۔ حافظیانی کو چاندی کے سہرا ڈال دینا۔ دو بچے بھی اللہ پاک نے دے دیئے پھر وہ بی بی بیمار ہو گئی۔ بیٹھے بیٹھے گھریلو کام کرتی۔ چرخہ کاتنا روٹی پکانا یہ کام بخوبی انجام دیتی رہی۔

تمت بالخیر

۹۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ایک سنگی سلطان خان نامی ہوا ہے اس کو کوہڑ کی بیماری لاحق ہو گئی۔ سنگیوں نے اس کے ساتھ کھانا پینا ترک کر دیا وہ گھر چلا گیا کسی نے بتایا کہ سلطان باہو صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حاضری دے وہ اپنی مراد پا لیتا ہے۔ کسی کے مشورے سے وہ سلطان باہو صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں جا حاضر ہوا۔ دربار شریف میں سلطان باہو صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر حاضر ہوا۔ تو سلطان باہو صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ سلطان خان آ گئے ہو۔ خیر سے آئے ہو۔ سلطان خان نے جواب دیا کہ آپ کو معلوم ہو گیا ہے کہ آ گیا ہے۔ یہ پتہ نہیں ہے کہ خیر سے آیا ہے یا بد خیر سے۔ سلطان باہو صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے مرید کا جوٹھا کھائے گا تو بھی تم کو بیماری نہیں رہے گی۔ چھ ماہ سلطان خان مقیم رہا۔ لیکن بیماری سے آفاقہ نہ ہوا تو سلطان خان مزار شریف پر حاضر تھا۔ عرض کیا کہ آپ فرماتے تھے کہ میرے مرید کا جوٹھا کھائے گا تو تم کو کوہڑ نہیں رہے گا اب چھ ماہ ہو گئے ہیں۔۔۔ صحت نہیں ہوئی۔ سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم گھر چلے جاؤ تمہارے بھائیوں کو ہتھکڑیاں لگ گئی ہیں۔ سلطان خان نے عرض کیا کہ کوہڑیوں کے کوئی گھر نہیں ہیں سلطان فلاں بار بار یہی کہتا تھا کہ آپ فرماتے تھے کہ میرے مریدوں کا جوٹھا کھانے سے ہی بیماری چلی جائے گی، اب چھ ماہ گزر گئے ان کے ساتھ کھانے کو ابھی تک صحت نہیں ہوئی۔ سلطان باہو صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے ہیں اگر تمہاری روحانیت باطنی عروج کو اگر ترقی نہ دوں۔ تو تمہارا نقصان کرنا نہیں چاہتا۔ یہ وہ عشق الٰہی کی آگ ہے۔ جس کو تم اپنے حضرت صاحب آوان شریف سے مانگا کرتا تھا۔ وہ عشق الٰہی ہے۔ سلطان خان کہنے لگے کہ میں نے سوچا کہ کسی کے کہنے پر بغیر اجازت اپنے پیر و مرشد صاحب آوان شریف یہاں

یہاں آ گیا ہوں۔ یہ صاف میری غلطی ہے۔ اب چلو اپنے پیر خانہ میں ہی چلوں۔ جب شہنشاہ گجرات شریف کے آستانہ پر حاضر ہوا۔ بابا صاحب گجراتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ سلطان خان آ گئے ہو کہ تیرا پیر بہت سخی ہے۔ ٹھٹھہ شریف چلے جاؤ۔ جب دربار شریف سے ٹھٹھہ شریف حاضری دی تو فرمانے لگے، سلطان خاں آ گئے ہو تیرا پیر بہت سخی ہے۔ آوان شریف چلے جاؤ۔ تمہارا پیر بہت سخی ہے۔ پھر حضور سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے حضور حاضر ہوا تو فرمانے لگے۔ سلطان خان تم کہاں اتنی مدت رہے ہو؟ عرض کی حضور سلطان باہو صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دربار شریف۔ فرمانے لگے اتنا بڑا سلطان ہو کر تمہارے لئے اس نے بھی کچھ نہیں کیا۔ پھر آوان شریف ہی لنگر کا کام شروع کر دیا پھر ظاہری بیماری سے افاقہ ہو گیا اور باطنی ترقی بھی بڑھنی گئی۔

۱۰۔ ایک سنگی چوہدری امیر خاں نامی پر سرکار غریب نوازؒ بے حد مہربان تھے روحانی منازل میں بھی اسے بہت ترقی تھی۔ اکثر بڑے بڑے چوٹی کے سنگی ان سے رشک کیا کرتے تھے۔ ایک دن سرکارؒ کی درگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ مولوی احمد دین صاحب بزلوی بھی بیٹھے ہوئے تھے وہ بہت رشک کیا کرتے تھے۔ حضور سرکار غریب نوازؒ نے فرمایا چوہدری مولوی صاحب کو کوئی اپنی بات سنا دو۔ چوہدری نے عرض کی کہ کوئی نئی بات یا پہلے دنوں کی۔ فرمایا جو تمہاری مرضی ہے۔ بات سے مراد آپ کی۔ چوہدری کے عروج کے متعلق چوہدری صاحب عرض کرنے لگے، غریب نواز کل شام کو آپ کے حضور بیٹھا ہوا تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ جہاں دنیا کے برابر ایک ایک سیڑھی ہے۔ میں نے سب کو طے کر لیا اوپر چلا گیا اور ایسے مقام پر پہنچا ہوں کہ میں نہیں کہتا کہ خدا پاک کو میں نے دیکھا ہے۔

معلوم ہوتا تھا کہ یہاں خدا پاک ہے۔ سرکار غریب نواز نے گویا اپنے غلام کو آناً فاناً لامکان کی سیر سے سرفراز فرمایا ہے یہ مقبولان خدا کی طاقت۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء!
بہتر از صد سالہ اطاعت بے ریا

۱۱۔ سائیں فتح دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید معروف بہ ہرے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دونوں پیر بھائی تھے اور حضور سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے نظر منظور تھے۔ جب سائیں فتح دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اٹھارہ سال کے مجاہدات اور خدمات دینے پر صلہ ملا کہ خلافت ہو گئی اور لنگر چلا لیا اور مرجع خلائق ہو گئے اور فیض رسانی شروع ہو گئی تو شاہ صاحب اس طرح بلاتے تھے کہ میری سرکار میں آوان شریف جاؤں گا۔ سائیں صاحب نے ان لفظوں سے جواب دیا۔ "بھونتی کے شاہ آوان شریف کیوں جاؤ گے۔ اس علاقہ کا آپ نے مجھ کو قطب مقرر کر دیا ہے۔" بہرکیف شاہ صاحب نہ مانے اور آوان شریف حاضر ہو گئے۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے شکایت کی کہ سائیں صاحب نے مجھے یوں کہا ہے۔ حضور سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ جلالت میں آ گئے اور فرمایا کتیا کے بچے بھونکتے رہتے ہیں۔ اس کو کس نے قطب بنایا ہے۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ سائیں صاحب کی قوت فیضی بھی جاتی رہی اور چکی کھراس لنگر کے دانے پیسنے والا معاملہ بھی خراب ہو گیا کہ چور چکوں نے مال بھی چرا لیا۔ سائیں صاحب نے معلوم کر لیا کہ یہ تو میرے فخر اور تکبر کی مار ہے۔ سرکار کی ناراضگی ہے۔ فوری طور پر آوان شریف پہنچے۔ احقر کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ شام کے بعد آپ کی (حضور کی) چارپائی مبارک عبادت خانہ بالا خانہ میں تھی۔ آپ حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ منہ مبارک کے بل چارپائی پر جلوہ گر تھے۔ تیزی سے سانس مبارک لے رہے تھے فرمانے لگے کون ہے؟ میں نے ڈیوڑھی کا دروازہ دیکھا کوئی آدمی نہ تھا۔ عرض کی کوئی نہیں ہے۔ پھر فرمانے لگے کون ہے؟ پھر منہ پھیر کر دوسرا دروازہ دیکھا تو کوئی آدمی نہ تھا۔ پھر عرض کیا کہ حضور کوئی بھی نہیں ہے۔ پھر تیسری بار فرمانے لگے کہ کون ہے؟ میں عرض کرنے والا ہی تھا کہ سائیں فتح دین صاحب نے میری پیٹھ کے پیچھے دروازہ پر غالباً سر رکھا ہوا تھا کہ بول پڑے کہ "دھتکارا ہوا دربار کا" غریب نواز نے ارشاد فرمایا کہ یہاں کون دھتکارنے والا ہے۔ یہ مسکینوں کا بسیرا ہے۔ چل جا کر لنگر کھا لے بغیر ملاقات ہی "الامر فوق الادب" کے مطابق "روٹی کھانے کے لئے چلے گئے۔ حاضری سے ہی تمام کام درست ہو گئے۔ کچھ دن لنگر شریف کا کام سرانجام دیتے رہے پھر گھر سے خبر آ گئی کہ مال چورایا ہوا واپس مل گیا ہے۔ سائیں صاحب کا فخر ہی توڑنا تھا۔ باطنی معاملہ بھی حاضری سے درست ہو گیا۔

میاں بڈھا نامی ایک سنگی کوٹ بلوچ

۱۲۔ (منڈی بہاؤالدین کے علاقہ میں یہ گاؤں واقع ہے) کے رہنے والے تھے۔ حضور سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ قرآن مجید پڑھتے تھے لیکن تلفظ درست نہ تھا۔ آپ نے ان کو سورۃ یوسف شریف، اور سورۃ یٰسین شریف، سورۃ فتح شریف ورد کرنے کو فرمایا اور حکم دیا کسی درس میں چلے جاؤ، اور تلفظ درست کر لیں۔ وہ لاہور حضرت میاں محمد اسمٰعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ المعروف بڑے میاں صاحب کے درس میں چلے گئے۔ پڑھنا شروع کیا۔

ایک دن عصر کے بعد سیر کے لئے باہر جا رہے تھے کہ راستہ میں دو انگریز عورتیں ٹانگہ میں سوار ہو کر آ رہی تھیں۔ ان کی طرف اچھی نظر سے دیکھا۔ لیکن جب سیر سے واپس آئے تو وہ دونوں عورتیں درس گاہ میں کھڑی تھیں اور درس والوں کو کہنے لگیں کہ یہ آدمی ہمیں دے دو۔ وہ بہت مجبور ہو گئے کہ انگریزی دور ہے۔ اگر انکار کرتے ہیں کو معاملہ بگڑ نہ جائے۔ مجھے پوچھنے لگے تمہاری کیا مرضی ہے۔ میں نے کہا صبح بتاؤں گا۔ میں درس سے رات کو بھاگ کر آ گیا اور گھر کو چلا آیا۔ ایک دن گھر سے باہر تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ دونوں عورتیں آ رہی ہیں۔ سفری تھکاوٹ اور پیدل سفر سے ان کو بہت تکلیف ہوئیں۔ درس میں سے رجسٹر پر شاید میرا نام پتہ ہوا ہوگا۔ اس سے یہاں پہنچ آئیں۔ میں سخت گھبرایا کہ میں درویش ہوں۔ ان کے کھانے انتظام ہوگا۔ نہر کے دفتر میں انگریز افسر تھا۔ اس کو میں نے بتایا کہ میرے دو مہمان ہیں۔ ان کو کھلانا پلانا میری طاقت سے باہر ہے۔ اس نے کہا پریا دری میرا ملازم ان کو میرے گھر سے کھانا کھلایا کرے گا۔ وہ ملازم آ کر روزمرہ کھانا چائے وغیرہ کھلا پلا جاتا تھا۔ روزمرہ کہتی تھیں تو ہمارے ساتھ چل۔ میں کہتا کہ صبح جواب دوں گا اس طرح ٹال مٹول کرتے کرتے انتیس ۲۹ دن گزر گئے۔ سر رات کو سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں زیارت سے مشرف فرمایا اور حکم صادر فرمایا کہ ان انگریزنوں کی جانوں کو چھوڑ میں نے عرض کیا۔ پکڑنے والے بھی آپ اور چھوڑنے والے بھی آپ۔ یہ ناکارہ ہے میں اس طاقت کا مالک نہیں ہوں۔ صبح کو اٹھا تو وہ کہنے لگیں کہ ساتھ چلو اگر نہیں چلتے تو لکھ دو کہ میں آ جاؤں گا۔ میں نے کہا کہ لکھنا نہیں جانتا۔ وہ کہنے لگیں کہ انگوٹھا لا دو۔ میں دس انگلیاں رکھ دیں کہ نشان لگا دیتا ہوں۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا اس قدر پیار اسنگی تھا کہ جس کسی کو دیکھتا اپنا بنا لیتا۔

نمبر۱۱ کوٹ بلوچ سے آوان شریف آتا تو ایک میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ پوچھا کہ میاں بڈھا یہاں سے تمہارے گاؤں کا کتنا سفر ہے، کہنے لگے چالیس کوس ہے میں نے کہا کہ سواری پر آتے ہو یا پیدل رات راستہ میں رہتے ہو۔ کہنے لگے کہ رب کی طرف جاتا ہوں تو سواریوں کا کیا کرنا ہے۔ صبح کو پیدل چلتا ہوں اور عصر کے وقت دربار شریف میں آ جاتا ہوں۔

۱۲ ایک دن شام کی نماز کے بعد حضور سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی حضور میں حاضر ہوا اسی وقت حضرت قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی حضرت قاضی محمد مسعود صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کے لئے کھانا لاتے۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا رکابی میں جو بوٹیاں ہیں وہ میاں بڈھا کو دو بتایا کہ ہم نے اس سے عشاء کی ستائیس رکعت پڑھوانی ہے رکابی میں چار بوٹیاں تھیں اس کو دے دیں۔ کہنے لگا اچھا جی میں چار رکعت پڑھوں گا۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ ستائیس بوٹیاں کو اس طرح پورا کرو کہ لقمے شوربا میں ڈوب کر کھلا دو۔ کہنے لگا نہیں جی! بوٹیوں کا وعدہ ہے۔ جب حضور سرکار رحمۃ اللہ علیہ کھانے سے فارغ ہوئے تو اذان ہوئی پھر جماعت کھڑی ہو گئی۔ میاں بڈھا بھی ساتھ کھڑا ہو گیا۔ جب فرض ہو چکے تو میاں بڈھا صف سے نکل کر اسلام وعلیکم کہا اور پھر یہ کہا کہ میں نے چار بوٹیوں کا حق ادا کر دیا ہے۔

میاں بڈھا صاحب کی عبادت جو تھی وہ خفیہ تھی۔ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میاں بڈھا صاحب نے بعض اپنی باتیں مجھے ظاہر کیں کہ میں نے کبھی کسی کے سامنے نماز ادا نہیں کرتا اور نماز کا نہایت ہی پابند ہوں۔ لیکن چھپ کر پڑھتا ہوں اور کسی سے حجامت بھی نہیں بنواتا اور ہر وقت وضو میں رہتا ہوں۔ سرکار

غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کبھی کبھی ایسے خفیہ عبادت والوں کو شرع میں بری کرنا مناسب خیال فرماتے کہ شریعت محمدیہ میں بری الذمہ ہو جائیں۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ کی وصال کے بعد میں باجماعت نماز ادا کرتے اور وہ بھی اور ان کے مریدین بھی دربار شریف آپ حضور سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی مزار پرانوار پر رات کو عشاء کی نماز کے بعد تا سحر تک منزلیں قرآن پاک اور سورۃ یوسف شریف سورۃ یٰسین شریف اور سورۃ فتح شریف پڑھتے اور مزار شریف کے ارد گرد حلقہ کر لیتے اور سنگیوں کے آنے سے پہلے ہی فارغ ہو جاتے۔

۱۵۔ میاں بڈھا صاحب بلے زلمع دبلے لانبے تھے۔ سیاہ رنگ تھا۔ زبان میں لکنت بھی تھی، لیکن حضور سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے بلند مرتبہ پر فائز فرمایا ہوا تھا۔

۱۶۔ ایک دفعہ ایک عورت بچہ لے کر آئی۔ سائیں جی اس بچہ کو دم کرو، کہنے لگے، کہ میں دم نہیں کروں گا۔ تو خود دم کر۔ وہ عورت کہنے لگی میں کچھ پڑھی ہوئی نہیں ہوں میاں بڈھا صاحب فرمانے لگے۔ بسم اللہ شریف پڑھ کر دم کر، اس عورت نے منت مانی ہوئی تھی کہ اگر بچہ صحت یاب ہو گیا تو میں اس کے کانوں میں جو دُر سونے کے ہیں وہ ان کو دوں گی۔ اس عورت نے بسم اللہ شریف پڑھ کر دم کیا، وہ لڑکا صحت یاب ہو گیا، اس عورت نے بچے کے کانوں سے دُر اتار کر پیش کئے۔ میاں بڈھا صاحب فرمانے لگے کہ تو اس کی پیر ہے جس کے دم سے صحت یاب ہوا ہے۔ میں نے کوئی دم تو نہیں کیا۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے نظر منظور لوگ انوکھی شان رکھتے ہیں۔

۱۷۔ حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر شریف کا کام کرنے والے نبیوں ولیوں کی زیارت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں۔ اس مجاہدے میں روحانی ترقی ہے۔ حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی دعاء فرمائی ہے

کہ کوئی آنے والا کام کرنے والا خالی نہ جائے۔ مقاصد کی جھولیاں بھرتا جائے۔

۱۸۔ حضرت مستری غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ شہر گجرات شریف کے ایک سنگی ہوتے ہیں کہ آپ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے اس قدر محبت تھی آپ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ گجرات میں تھے۔ شہر کے باہر جو مزارات طیبات ہیں ان پر حاضری دینا تھا مستری غلام علی صاحب مرحوم آپ کے ہمراہ چلے گئے۔ حالانکہ مستری صاحب کا جوان بیٹا اسی دن فوت ہوا لیکن انہوں نے اولاد کی محبت سے غریب نواز کی محبت کو ترجیح دی اور ساتھ چلے گئے۔ مستری صاحب کے دل میں آپ کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ جنازہ کے ٹائم پر حضور سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ واپس تشریف لے آئے اور مستری صاحب بھی۔ مستری صاحب نے تمام مال اسباب بیچ کر سنگیوں کی خدمت اور لنگر آوان شریف میں صرف کیا۔

۱۹۔ ایک دفعہ مستری صاحب دربار شریف گئے۔ لیکن رات کو اجنالہ میں مقیم ہو گئے صبح حاضری ہوئی تو سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ رات کہاں تھے۔ عرض کی کہ اجنالہ میں۔ آپ حضورؒ خاموش ہو گئے۔ مستری صاحب نے معلوم کر لیا۔ آپ خوش نہیں ہیں کہ دعوت کھاتا رہا ہے اور یہاں پر نہیں پہنچا ہے۔ مستری صاحب کو حکم تھا کہ گھر سے کھانا کھایا کرو یا لنگر سے۔ دعوتیں نہ کھایا کرو۔ مستری صاحب نے عرض کی، غریب نواز کھانا تو میرا اپنا تھا کہ اجنالہ والے چودھریاں کے مکانات میں نے تعمیر کرائے ہیں۔ ان سے مزدوری میں نے نہیں لی۔ پھر کھانا تو میرا اپنا ہی ہے۔

۲۰۔ ایک دفعہ بابا غلام احمد مرحوم سرکار غریب نواز کے حضوری خلیفہ جو ہر وقت حضور میں رہتے تھے۔ باہر کسی کام کے لئے گئے تو کچھ دیر سے آیا۔ حضور سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

نے فرمایا کہ غلام احمد کہاں تھے۔ دیر سے آتے ہو۔ بابا صاحب نے عرض کی۔ حضور مستری غلام علی کے پاس تھا کہ وہ سنگی ہے۔ حضور سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ صرف سنگی ہی نہیں ہے۔ وہ ہمارا چاند ہے۔

---

۲۱ حضرت پیر شیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ میانہ پنڈی والے آپ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد بھی تھے۔ تمام کتابیں آپ سے پڑھیں اور خلیفہ بھی تھے۔ علاقہ کھڑی میں بمقام گھسیٹ پور آوان میں آپ نے سات سال چلہ کشی کی ہے۔ درمیان چلہ کے کچھ تکلیف ہو گئی۔ اپنے بھائی صاحب کو فرمایا کہ آوان شریف حضور کے پاس پہنچ جاؤ، ورنہ میرا بچنا مشکل ہے۔ وہ گھوڑی پر سوار ہو کر آوان شریف حاضر ہوئے۔ آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ اسی وقت باہر مزارات طیبات کے دورہ کے لئے تشریف لے گئے۔ انہوں نے گھوڑی کو تیز رفتاری سے چلایا اور پہنچ گئے۔ حضور سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ کیا بات ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ بھائی صاحب نے بھیجا ہے۔ چلہ میں ان کو تکلیف ہو گئی ہے۔ آپ نے فوری طور پر بغداد شریف کی طرف منہ مبارک پھیر دیا، اور دیر تک کھڑے رہے۔ پھر بغداد شریف کی طرف سے نور چمکا تو حضور سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، جاؤ خیر ہے۔ پھر وہ چلے گئے۔ جب پہنچے تو انہوں نے فرمایا کہ فلاں وقت میری تکلیف ختم ہو گئی تھی۔ وہ نور کا چمکار ظاہر ہونے کا وقت تھا۔ پیر صاحب کا حضور سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی عین حیاتی میں وصال ہوا۔ حضور نے ہی ان کے نماز جنازہ کی امامت فرمائی۔

پھر جب سیلاب آیا تو سائیں خوشی محمد مرحوم ایک سنگی تھے۔ پہلے پیر صاحب سے بیعت تھے۔ پھر آوان شریف آپ کے پاس حاضر ہوئے۔ پھر حضوری خلیفہ بھی منصب

حاصل کیا۔ انہوں نے سیلاب آنا مقابر کا نشان ان کو معلوم تھا۔ رات کے ٹائم ان کو نکال کر حضرت شاہ دولہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں حاضر کئے۔ پھر چلہ کشی کی جگہ گھسیٹ پور میں دفن کئے اور جنازہ بھی کرایا۔ بے شمار لوگ جنازہ میں شامل ہوئے۔

---

۲۲ اس احقر کے والد ماجد حضرت خواجہ حافظ محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے تمام سلوک نقشبندیہ مجددیہ حاصل کر کے خلعت خلافت بھی حاصل کیا، اور سلسلہ بیعت کرنا بھی شروع کر دیا۔ پھر آپ نے ایک خواب دیکھا جس میں معلوم ہوا کہ آپ کا فیض سرکار آوان شریف رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھی ہے۔ آپ پھر حاضر ہوئے اور اس طرح سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر شریف کے کام شروع کر دیئے۔ اکثر لکڑیوں کے لئے جنگل میں جاتے۔ غالباً نو میل کا فاصلہ تھا۔ روزمرہ جاتے آتے۔ کبھی پندرہ دن کے بعد گھر کو جاتے پھر جلدی واپس آجاتے۔ دن لنگر شریف کا کام کرتے رات کو اپنے اوراد نقشبندیہ مجددیہ لطائف مراقبات کا ورد کر لیتے۔ دن میں مجاہدین کے گروہ میں شامل ہو کر مجاہدہ بدنی بھی کرتے، اپنے آپ کو اس طور پر رکھا ہے کہ گویا پٹی قاعدہ سلوک کا سبق پڑھ رہے ہیں حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے بہت جلدی آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ کے اسباق پورے کرا کر خلعت خلافت قادریہ اور اجازت تلقین خلق خدا کا حکم دے دیا۔ پھر بھی والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا معمول لنگر شریف کے کام کا نہیں چھوڑا۔ پندرہ دن گھر اور پندرہ دن دربار شریف رہتے اور توجہات ظاہریہ و باطنیہ سے لطف اٹھاتے۔ حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ رات اکثر لنگر شریف کا کھانا کھانے کے بعد آپ نماز عشاء سے فارغ ہوتے۔ کیونکہ آپ اپنی قیام گاہ میں باجماعت نماز ادا فرماتے۔ والد ماجد کبھی مسجد میں کبھی آپ کے ہمراہ

فرماتے تھے کہ اس دن کے بعد آپ کا تبرک روٹی مبارک آپ سے بچی ہوتی۔ بابا غلام احمد محفوظ رکھتے۔ رات کا تبرک دن کو، دن کا رات کو جب حاضری ہوتی دے دیتے۔ اور کہتے کہ میرے لئے بھی تھوڑا سا رکھ دینا۔ پھر عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد بیرونی خط پڑھواتے جو ڈاک کے ذریعہ آتے۔ صوبیدار عطا محمد صاحب سنگی آپ کو سناتے۔ آپ کی بینائی مبارک ظاہری طور پر کم۔ درمنی وہ پڑھ کر سناتے جاتے تھے۔ وہ صوبیدار صاحب عربی، فارسی، انگریزی، اردو سے واقف تھے۔ اس لئے وہ سناتے ہر قسم کے خط ہوتے جب سنا کر فارغ ہوتے تو والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے اس ذیلدار کی عرضی لکھی ہوئی صوبیدار صاحب کو دی۔ صوبیدار صاحب نے عرض کی کہ حافظ صاحب ٹنگر دٹ والوں کے کسی ذیلدار کا دستی خط دیا ہے۔ حکم ہو تو سنا دوں۔ حضور سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سنا دو جب اس نے سنا دیا تو حضور سرکار رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے وہ ذیلدار تمہارے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے۔ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی۔ ہم کو اس کی طرف سے کوئی بھی تکلیف نہیں پہنچی۔ فرمایا حضور سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے۔ اچھا اس کے لئے دعا کرو۔ دعا فرما کر پوچھا تمہارے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے۔ عرض کی بہت اچھا ہے۔ پھر دعا فرمائی۔ پھر پوچھا کہ تمہارے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے۔ عرض کی بہت اچھا ہے۔ پھر دعا فرمائی۔ پھر پوچھا کہ تمہارے ساتھ وہ ذیلدار کیسا ہے۔ عرض کی بہت اچھا ہے۔ پھر تیسری مرتبہ بھی دعا فرمائی وہ ذیلدار جب فیصلہ کے دن عدالت میں حاضر ہوا، تو حاکم نے کہا کہ تم واقعی مجرم ہو تم نے سرکاری فنڈ ہضم کر دیا ہے۔ لیکن تم نے اس سے پہلے کوئی خیانت نہیں کی۔ لہٰذا تم بری ہے۔ حضور سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کا نتیجہ کہ وہ بری ہو گیا۔ آپ نے اپنی دعا میں اس کو بری کرا لیا تھا۔ پہلے باطنی حاکموں کا فیصلہ ہوتا ہے۔ پھر ظاہری حاکموں

پھر بہت دیر تک حضور کی حاضری میں رہتے۔ پھر مسجد میں چلے جاتے اور اپنے ورد و وظائف کر لیتے۔ حضور سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی حاضری آپ کی حین حیات، شریف تک ہی معمول رکھا، کہ پندرہ دن گھر اور پندرہ دن آپ کی حضور میں حاضر رہتے آخری حاضری کا یہ سبب ہوا، کہ ایک ذیلدار نے مجبور کیا کہ مجھ پر سنگین مقدمہ ہے۔ میرے لئے جاؤ، دعا کراؤ۔ بہت دفعہ اس کو بتایا کہ خود جانا زیادہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ پھر اس نے مجبور کیا تو دل میں سوچا کہ کل تو دربار شریف سے آیا ہوں اور اب جلدی جانا ہوں یہ میرا ذاتی بھی فائدہ ہے اور اس ذیلدار کی مراد پوری ہو جائے گی، وہ حقیقت میں آخری حاضری تھی۔ پھر آپ حضور سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو جانا تھا جب حاضری دی تو فرمانے لگے۔ غلام احمد، حافظ صاحب آ گئے ہیں۔ بابا غلام احمد نے عرض کی کہ دیکھتے ہیں۔ پھر آپ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چار سنگی ہو گئے ہیں۔ بابا غلام احمد نے عرض کیا کہ ایک تو حافظ صاحب ہیں۔ دوسرا کون ہے؟ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ملاں نیرا ہی صاحب۔ بابا غلام احمد نے عرض کیا کہ تیسرا کون ہے؟ فرمایا ملاں پشاوری صاحب بابا غلام احمد نے عرض کیا کہ چوتھا کون ہے؟ فرمایا کوئی آ جائے گا۔ سنگی تو بے شمار تھے لیکن آپ حضور نے ان تینوں کے نام لیئے۔ پھر آپ حضور نے ارشاد فرمایا کہ تو بھی حافظ صاحب کی طرف خیال رکھا کر۔ بابا غلام احمد مرحوم نے عرض کی، غریب نواز چار پائیاں۔ بستر یا با احمد علی سکھیجن پور والا دیتا ہے۔ انہوں نے چار پائی بستر کبھی لیا ہی نہیں گرمی ہو یا سردی ہو مسجد میں وقت گزارتے ہیں۔ لنگر شریف چمن شاہ صاحب تقسیم کرتے ہیں لنگر کھانا ہے تو روٹی وہاں سے کھا لیتے ہیں۔ سلام کرانا میرا کام ہے۔ جب آتے ہیں تو دیر میں نے بھی کبھی نہیں کی۔ فرمایا تیرے ذمہ بھی کئی کام ہوتے ہیں۔ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ

کا۔اس ذیلدار نے اس کو نہیں بھلایا۔ تمام عمر اس نیکی کو یاد رکھا۔ اور ہمارے خاندان کی عزت کرتا رہا۔ یہ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا صدقہ جاریہ ہے۔

---

۲۳ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کو ایک دن یوں ارشاد فرمایا کہ میرا بھی تصور رکھا کرو اور فرمایا شجرہ شریفہ نقشبندیہ پڑھتے ہو۔ شجرہ شریفہ قادریہ بھی پڑھا کرو۔ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے ایک دن سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے یوں عرض کر دیا کہ آپ نے تو مجھے نہ نقشبندیوں کا چھوڑا ہے اور نہ قادریوں کا چھوڑا ہے۔ نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔ سرکار غریب نوازؒ نے تو یوں ارشاد فرمایا کہ تمہیں کیا غم و خوف ہے۔ تمہارے بابا گراتی چاروں طریقوں کا عالم ہے۔ والد ماجدؒ فرمایا کرتے کہ آپ اپنے اکابرین کا نام لیتے۔ اپنا نام نہ لیتے صرف تواضع اور انکساری سے ورنہ مراد تو آپ ہی ہوتے کہ ہمارے پاس سارے سلسلوں کے فیض موجود ہیں۔ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ قادریہ کے اسباق و اجازت خلافت بہت جلد عطا فرما دی تھی۔ ایک دن آپ نے بہت مہربانی سے فرمایا کہ اسباق مجددیہ بھی تم کو یاد ہیں۔ عرض کی غریب نواز یاد ہیں۔ فرمایا کہ سناؤ پھر ہر روز ایک ایک مراقبہ کر کے سناتے۔ آپؒ نے تمام مراقبات سن کر اور اپنی توجہات سے مالا مال فرما کر مبارک باد دی اور فرمایا کہ کسی اور کامل نقشبندی کو بھی سنانا۔ عرض کیا کہ حضور اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات اور سائیں نور صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات آپ کے ذریعہ حاصل کئے اور آپ نے فیوض و برکات کے دریا بہا دیئے کوئی کسر نہ چھوڑی، ابھی بھی میرے لئے کوئی اور کامل بھی باقی ہے۔ میرے لئے

تو وہ سب کامل ہی ہیں۔ پھر مجھ پر جو عنایت فیوض و برکات کے اپنی توجہ سے عطا فرماتے اس وقت اس حال کو اللہ پاک جانتے ہیں یا حضور فیض دینے والے یا مجھے لینے والے کو معلوم تھا اور ہمنشینوں کو تو پتہ نہیں چلتا تھا۔ پھر حضور سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ باولی شریف سے جا کر دستار خلافت باندھو۔ اس وقت باولی شریف سب کے سب حضرات وصال پا چکے تھے۔ فرمانے لگے۔ خیال کیا کہ باولی شریف ظاہری طور پر کوئی نہیں ہے۔ باولی شریف احقر کے دادا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا پیر خانہ ہے۔ نانی صاحبہ حضرت دادا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کی حرم محترمہ یعنی گھر والے موجود تھے۔ انہوں نے جناب بابا جی صاحب خواجہ محمد خان عالم رحمۃ اللہ علیہ کی دستار مبارک اپنے بھائی صاحب کے ذریعہ باہر بھیجی کہ حافظ صاحب ٹنگروٹ والوں کو دے دو۔ یہ سلسلہ باطنی فون کا اس طرح چلا ہوگا کہ جناب حضرت سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے جناب بابا جی صاحب خواجہ محمد خان عالم رحمۃ اللہ علیہ سے سفارش کی گئی ہوگی۔ کہ ان کی دستار بندی آپ کے ذمہ ہے۔ آپ دستار بندھوائیں۔ جناب بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادہ خواجہ محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا ہوگا کہ دستار ان کو دی جائے۔ پھر خواجہ محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے گھر والوں خواب میں فرمایا ہوگا۔ حضرت خواجہ محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ جناب بابا جی صاحب خواجہ محمد خان عالم رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے فرزند ہیں اور خواجہ محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت اور خلافت بابا جی صاحب خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ تیراہی تم چوراہی سے ہے۔

۲۴ حضور غریب نواز سرکار کے خلفاء عطا کے نام جس قدر واقفیت حاصل ہے

مرقوم ہیں۔

۱ پیر شیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ میانہ پنڈی
۲ مستری محمد بخش رتہ راولپنڈی
۳ مولوی سراج الدین صاحب مرحوم لاہور
۴ مولوی غلام قادر صاحب مرحوم لاہور
۵ سائیں فتح دین صاحب مرحوم ریاست کپور تھلہ
۶ مولوی باغ دین صاحب پشاور
۷ مولٰینا تیراہی صاحب۔
۸ مولٰینا پشاوری صاحب
۹ پیر اشراقی صاحب سیالکوٹ
۱۰ مولٰینا نور اللہ شاہ صاحب سیالکوٹ
۱۱ مولٰینا عبداللہ شاہ صاحب برادر نور اللہ شاہ صاحب
۱۲ حضرت مولا بخش صاحب امرتسری
۱۳ مولٰینا خلیل الرحمٰن صاحب ڈھوک شمس گجر خان
۱۴ سید چنن شاہ صاحب لجران گجر خان
۱۵ صاحبزادہ علی اکبر شاہ لشند در شریف
۱۶ محمد شاہ صاحب لشن در شریف
۱۷ صوفی محمد دین صاحب جالندھری
۱۸ سید مقبول شاہ صاحب راجوروی

۱۹ عبدالواحد شاہ المعروف دھمن شاہ صاحب دینہ
۲۰ پیر فتح شاہ صاحب بھیروی
۲۱ مولٰینا غلام حسین بھوتی گجرات
۲۲ حضرت حافظ صاحب زرگر پشاور
۲۳ حضرت حافظ محمد علی صاحب ٹنگروڑی حال مزار شریف
ڈھانگری شریف ضلع میرپور آزاد کشمیر
بے شمار آپ کے خلفاء ہیں لیکن ان کے نام معلوم نہیں ہیں۔

---

۲۵ غریب نواز سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر مشائخ کرام جن سے ملاقاتیں ہوئیں۔
۱ حضرت خواجہ محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرزند کلاں جناب باباجی صاحب خواجہ محمد خان عالم بادلی شریف۔
۲ حضرت خواجہ غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ فرزند باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بادلی شریف
۳ اعلیٰ حضرت جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ
۴ اعلیٰ حضرت گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ
۵ امیر ملت حضرت مولٰینا حافظ جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، علی پور شریف
۶ حضرت لاثانی رحمۃ اللہ علیہ علی پور شریف
۷ حضرت سید محمد نیک عالم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرپوری
۸ حضرت میاں محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کھڑی شریف۔

۹ حضرت سائیں توکل شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ انبالوی

۱۰ حضرت خواجہ محبوب عالم رحمتہ اللہ علیہ سیدا شریف

۱۱ حضرت خواجہ مفتی محمد امین صاحب رحمتہ اللہ علیہ چکوڑی شریف

۱۲ حضرت خواجہ حافظ عبدالکریم صاحب رحمتہ اللہ علیہ راولپنڈی

۱۳ حضرت خواجہ احمد المعروف سرکار زلفاں والی چورہ شریف

۱۴ حضرت پیر حیدر شاہ رحمتہ اللہ علیہ چورہ شریف

---

۲۶ حضور سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے ہر سلسلہ کے مشائخ کرام کی مزارات طیبات کی حاضریاں دیں۔ اگرچہ آپ اپنے آپ کو چھپانے نہایت کوشش اور کسب فیض کیا۔ فرماتے پھر بھی پہچان لیئے جاتے۔

مشک آں باشد کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید

مزارات کہنہ انبیاء کرام اور ان کے صحابہ کرام کی بھی بہت زیارتیں کیں اور ان کے فیوض و برکات بے شمار حاصل کیئے۔

تونسہ شریف اور سیال شریف اور ان کے مشائخ کرام جو پنجاب ہندوستان میں گزرے ہیں۔ اکثر کی مزارات طیبات پر حاضریاں دی ہیں۔ اکثر لوگ زیارت سے مشرف ہوتے رہے ہیں۔

غرضیکہ سرکار آدان شریف رحمتہ اللہ علیہ نے ہر سلسلہ کی مزارات طیبات، والوں سے فیوض و برکات حاصل کیئے۔ سرہند شریف، دہلی، پانی پت، کرنال، اجمیر شریف پیران کلیر، بٹالہ شریف، لاہور شریف، ملتان شریف اور راستہ میں جو بھی مزارات

طیبات آتے حاضری دیتے۔ کسب فیض کرتے۔ چکوال، پشاور، ضلع گجرات کے اکثر دیہاتوں میں بعض مزارات تھے۔ وہاں بھی حاضریاں دیتے۔ تحصیل پھالیہ میں حاصلانوالہ ایک گاؤں ہے۔ ملتان شریف والے غوث بہاؤ الحق رحمتہ اللہ علیہ سے خلیفہ ہوتے ہیں بعض دفعہ لوگوں نے وہاں زیارت کی ہے۔ جس سلسلہ کا کوئی درویش آ جاتا اس کی دستگیری فرماتے سب آنے والے جھولیاں بھر کر جاتے۔

---

۲۷ حضرت مولا بخش صاحب رحمتہ اللہ علیہ حضرت غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ ہوئے ہیں وہ ٹیلر ماسٹر بھی تھے اور ڈاکٹر دندان ساز بھی، کوئٹہ میں کام کرتے تھے۔ وہاں سے بغداد شریف روانہ ہوئے۔ حضور غوث الاعظم سرکار بغداد شریف سے عرض کی کہ ظاہری بیعت میں کس بزرگ سے حاصل کروں ارشاد ہوا، آدان شریف اور پورا پورا نقشہ بتایا۔ وہ حاضری ہوئے اور پوری پوری کیفیت حاضری عرض کی۔ غریب نواز رح نے بیعت سے سرفراز فرمایا۔ پھر وہ اکثر حضور کی خدمت میں حاضر رہتے ان کے قریبی رشتہ دار لوگ ان سے ملنے آتے اور ان کی خدمت مالی کرتے۔ وہ لنگر میں ہی خرچ کرتے۔ ایک دن غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کرنے لگے کہ آپ اکثر بیمار رہتے ہیں۔ مائیوں صاحبوں کھانا آپ کی طبیعت کے مطابق تیار نہیں کرتیں۔ مجھے اگر حکم صادر فرمائیں تو میں خود آپ کے لئے کھانا تیار کیا کروں۔ آپ نے ارشاد فرمادیا کہ جس طرح تم خوش ہو۔ پھر انہوں نے کھانا خود آپ کے واسطے تیار کرنے کا ذمہ اٹھالیا کئی دن تک اچھے اچھے کھانے تیار کر کے کھلاتے رہے۔ ان کے دل میں خیال آیا کہ میری خدمت بہت نظر منظور ہو گئی ہے۔ آپ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ فخر تکبر کو

بہت برا سمجھتے تھے۔ ایک دن ان کا فخر توڑنے کے لیے یوں فرمایا کہ کنبا کے بچے تم کو تو کھانا پکانے کا تجربہ نہیں ہے۔ وہ بڑا مخلص سنگی تھا۔ کہنے لگا حضور غریب نواز آپ کو تو لون ملونی روٹیاں ترکاری پسند ہیں۔ میں نے تو اپنی کوشش سے بلے حد لذیذ کھانے تیار کر کے کھلائے۔ لیکن آپ کو لون ملونے کھانے پسند ہیں۔ میں کیا کروں۔ پھر انہوں نے کھانے کا انتظام چھوڑ دیا اور وہ کنارہ کشی میں رہتے اور حضور رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں حاضری نہ دیتے۔ ایک دن حضور رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو بلایا اور حوصلہ افزائی فرمائی اور یوں فرمایا، ایک وقت آنے والا ہے میں اچھے بچوں کو خوش کروں گا۔ یعنی نیغزی کی دولت اور خلافت دوں گا۔ عرض کرنے لگے حضور ہم بچے بنتے ہی نہیں ہم غلام ہیں۔ خدمت منظور ہو جاتی ہو۔ پھر خلافت کچھ بعد ہو گی۔

حضور سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد زیادہ وہ گجرات رہتے۔ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ جس حجرہ میں قیام فرماتے وہ حجرہ مسجد کی جنوبی جانب ہے۔ مولا بخش صاحب وہاں ہی عبادت کرتے رہتے اور جو مال سرمایہ ہوتا۔ وہ آدان شریف لنگر کے لئے بھیج دیتے یا گجرات شریف سنگیوں کی خدمت بجالاتے۔ مولوی باغ دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ پشاوری سے ان سے بہت محبت تھی۔ آخر الامر ابنی کے پاس ان کا آخری مکان بنا حضرت مولا بخش رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت ثانی صاحب خواجۂ خواجگان قاضی محبوب عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بھی نظر منظور تھے۔ ایک مرتبہ حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یوں فرمایا تھا کہ بھائی آپ کی بات مان لی ہے۔ کبھی کبھی گوشت کھا لیتے ہیں۔ حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی غذا پتلی دال اور پتلی لسی تھی۔ لذیذ چیزوں سے پرہیز کرتے۔

۲۸ جن ہمعصر مشائخ کرام کی ملاقاتیں ہوئیں ان کی تھوڑی سی تفصیل سرکار غریب نواز

رحمتہ اللہ علیہ دورہ مزارات طیبات کی حاضریاں فرما رہے تھے کہ پیران کھارہ کو جا رہے راستہ میں جلالپور شریف آگیا۔ آپ نے حضرت اعلیٰ حضرت پیر حیدر شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے نہایت مودبانہ ملاقات کر کے واپس ہوئے۔ بعد کسی سنگی نے حضرت اعلیٰ پیر حیدر شاہ رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کی یا حضرت یہ جو بزرگ ابھی ملاقات کر گئے ہیں۔ یہ تو حضرت آوان شریف والے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جلدی ان کو واپس لے آؤ۔ انہوں نے تو ادب و احترام سے ملاقات کی لیکن ہم نے ان کو نہیں پہچانا اور ادب و احترام ادا نہیں کر سکے۔ سنگیوں نے جا کر مجبور کیا۔ حضرت صاحب بلا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا درویش کا دیدار کر لیا ہے۔ وہی کافی ہے۔ لیکن سنگیوں نے مجبور کیا تو آپ واپس ہوئے۔ تو اعلیٰ حضرت جلالپوری فرمانے لگے۔ کہ ہم نے آپ کو پہچانا نہیں۔ سنا ہوا تھا کہ آپ نفیس لباس پہنتے ہیں۔ سرکار آوان شریف والوں نے جواب دیا کہ اکثر سفر میں رہتے ہیں اور رنگدار کپڑے پہنتے ہیں کہ جلدی دھونے مشکل ہو جاتے ہیں۔ آپ کا سفری لباس تہمند نیل میں رنگا ہوا۔ سفید کرتہ، ٹوپی سفید چادر رنگ دار پہنتے تھے۔

اعلیٰ حضرت جلالپوری رحمتہ اللہ علیہ نے کھانا کھلانے کی کوشش کی۔ آپ نے ان دنوں میں کسی کے گھر کی روٹی نہیں کھاتے تھے انکار کیا۔ حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری روٹی نہیں ہے۔ یہ حضرت سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کے لنگر کا کھانا ہے۔ پھر آپ نے دعوت قبول کر لی اور بخوشی کھانا کھایا۔

---

۲۹ سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے سوات شریف جانا تھا۔ ایک اسٹیشن پر گاڑی کے انتظار میں تھے اور اعلیٰ حضرت پیر صاحب گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ نے سیال شریف

جانا تھا۔ پیر صاحب گاڑی پر سوار تھے۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ان کی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ بڑے ادب و احترام سے ملاقات کی۔ پیر صاحب فرمانے لگے۔ بابا کیا نام ہے؟ کہاں کے رہنے والے ہو؟ آپ نے جواب دیا۔ سلطان محمود میرا نام ہے۔ آدانی پنڈ گجرات کے ضلع میں ہے وہاں کا رہنے والا ہوں۔ پیر صاحب یہ سن کر وجد میں آگئے اور سیٹ سے نیچے گرنے والے ہو گئے۔ غریب نواز گاڑی سے نیچے اتر آئے۔

۳۰۔ پیر صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور استاد زادے بوئی والے فرمایا کرتے تھے کہ حضرت صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم ظاہری علم حاصل کرتے تھے اور سرکار آدان شریف پڑھایا کرتے تھے ان کے درس کی بہت شہرت تھی اور یہ بھی فرمایا کرتے کہ صاحب آدان شریف والے چودہویں صدی کے فقیروں سے نہیں ہیں۔ یہ ایک روح بایزید بسطامی اور جنید بغدادی کے روحوں سے ایک روح بچا ہوا تھا جو چودہویں صدی میں ظہور پذیر ہوا ہے۔

۳۱۔ حضرت امیر ملت صاحب کرامت فاتح قادیاں، قامع صنم قادیاں سید پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ علی پور شریف کی زبانی حضرت نور اللہ شاہ صاحب سیالکوٹی بیان کرتے تھے کہ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا تھا کہ میں نے بہت اہل اللہ فقیر دیکھے ہیں۔ عرب ستان میں بھی اور دیگر بلد و امصار میں۔ لیکن حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جیسا مجاہد فقیر میں نے کوئی نہیں دیکھا۔

۳۲۔ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خلیفہ کا بیان ہے کہ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ پہلی ملاقات سرکار آدان شریف والوں سے دربار شہنشاہ گجرات حضرت شاہ دولہ رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں ہوئی تھی۔ میری عمر پچیس سال کی تھی اور آپ عمر رسیدہ تھے۔ ایک مائی دربار شریف میں حضرت سرکار آدان شریف والوں سے عرض کرنے لگی کہ بچہ کو دم فرمائیں۔ آپ نے میری طرف اشارہ فرمایا کہ ان سے دم کراؤ۔ میرے پاس آئی تو میں نے آپ کی طرف بھیج دیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تازہ شیر دار بھینسوں کا بہت قدر ہوتا ہے اور پرانی دودھ والی بھینسیں ذبح کے قابل ہوتی ہیں۔ میں نے عرض کی پرانی بھینسیں شیر دار میں مکھن بہت ہوتا ہے۔

۳۳۔ حضرت پیر سید محمد نیک عالم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی میرپوری جب سن لیتے کہ سرکار آدان شریف والے کھڑی شریف تشریف لائے ہیں۔ تو ضرور ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے۔ ایک دفعہ ملاقات کے لئے کھڑی شریف گئے تو نماز ظہر کی آپ نے امامت فرمائی۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بھی جماعت میں شامل تھے۔ حضرت میاں محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین دربار بھی شامل تھے۔ بعد ختم جماعت سرکار آدان شریف والوں نے فرمایا کہ حکم ہوا ہے کہ ان کے پیچھے پانچ نمازیں پوری کر کے الوداع ہونا۔ آپ بھی مقیم ہو گئے اور شاہ صاحب بھی مقیم ہو گئے۔ صبح کی نماز کے بعد دونوں حضرات الوداع ہوتے۔

۳۴۔ حضرت پیر سید محمد نیک عالم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان تھا کہ ایک مرتبہ میں شہر پشاور کے بازار میں تھا۔ ایک درویش کہنے لگا کہ افتادہ مسجد شہر کے باہر ہے سرکار

آوان شریف والے تشریف فرما ہیں۔ میں نے بازار سے انگور خرید کیا اور جا کر پیش کیا۔ آپ فرمانے لگے کہ میں جس کھانے کے قابل ہوں وہ کھا رہا ہوں۔ آپ مکی کے دانے یعنی مکی کی چھلی تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا۔ یہ چیز آپ کے کھانے کے قابل ہے۔ مجھے دل میں بہت ملال پیدا ہوا ہے کہ آپ نے میرا ہدیہ قبول نہیں فرمایا ہے۔ آپ نے مجھ پر ایسی توجہ فرمائی کہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا وسیع میدان صاف ہوا ہے اور تخت بچھا ہے۔ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہیں اور صحابہ کرام بھی حلقہ میں شامل ہیں اور انبیائے کرام بھی موجود ہیں۔ ایک بزرگ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس دست بستہ کھڑے ہیں میں نے اشارہ سے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں۔ بتایا گیا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ پھر کسی بزرگ نے اشارہ سے کسی بزرگ سے صاحب آوان شریف رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ اور ان کی نسبت کس سے ہے۔ وہ ضعیف آواز سے بولے صوفی نسبت ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو بہت ترقی کر گئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ انبیائے کرام اور صحابہ عظام سے فیوض و برکات حاصل کئے ہیں۔ اس لئے ترقی حاصل کی ہے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ آناً فاناً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جملہ انبیائے کرام اور صحابہ عظام اور اولیائے کرام کی زیارت سے مشرف ہوا۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء!
بہتر از صد سالہ اطاعت بے ریا

۳۵۔ ایک ڈڈھیلی شہر کے چوہدری صاحب نے بیان کیا کہ مجھے چوہدری محمد خاں ذیلدار ہکروالے نے بیان کیا کہ جب کبھی سنتے کہ سرکار آوان شریف والے کھڑی شریف تشریف

لاتے ہیں۔ تو ہم لوگ دنیا کے عروج کی دعاؤں کے لئے حاضر ہوتے۔ حضرت میاں محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین دربار کھڑی شریف والے سرکار آوان شریف والوں کے ہاتھوں مبارکوں کو بوسہ دیتے اور چومتے اور پاؤں مبارکوں کو چومنے کی کوشش کرتے لیکن آپ انکار فرماتے۔

ایک دفعہ [illegible] ہے کہ حضرت م[illegible] اللہ علیہ نے بہت اصرار کیا کہ پاؤں مبارک چوم[illegible] آوان ش[illegible] ے پاؤں دراز فرما دیا اور فرمایا، کہ میاں صاحب آج [illegible] شوق [illegible] میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت دیر تک قدموں مبارک[illegible] پیٹے رہے

۳۶۔ حضرت پیر [illegible] شاہ صاحب [illegible] اللہ علیہ علی پور شریف والوں کے صاحبزادہ صاحب [illegible] حاصل کرنے کے لئے [illegible] آوان والوں کا اسم گرامی پیش کیا تو حضرت [illegible] اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ ہستی [illegible] گوں کی عقدہ کشائی کرنے والے ہیں، مبتدی لو[illegible] توجہ برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ تو ع[illegible] الٰہی کا تنور جوش [illegible] ہا ہے۔

۳۷۔ پیکوڑی شریف کے صاحبزا[illegible] آوان شریف [illegible] عرض کی کہ مجھے لنگر کا کام [illegible] اس وظیفہ [illegible] ل ہوں گا۔ سرکار [illegible] رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ [illegible] ۔ انہوں [illegible] ار کیا کہ لنگر کا کام کر [illegible] ے حضرت قبلہ عا[illegible] زادہ [illegible] حب خو[illegible] عنی محبوب عالم کو بھی حکم [illegible] دونوں

ایک چکی دانے پیسو۔ دونوں صاحبوں نے دانے پیسے۔ کچھ دن بعد چکوڑی شریف کے صاحبزادہ صاحب پر بہت مہربانی فرمائی اور ساتھ ہی حکم دیا کہ دو سال کے اندر اندر حضرت میاں صاحب سجادہ نشین کھڑی شریف کے پاس جانا۔ صاحبزادہ صاحب نے چکوڑی شریف نے اپنے والد صاحب سے بیان کیا۔ وہ فرمانے لگے کہ دو سال کے بعد جانا۔ جب دو سال پورے ہوئے تو صاحبزادہ صاحب کھڑی شریف کے ارادے سے گھر سے آئے۔ جب جہلم آئے تو معلوم ہوا کہ میاں صاحب کا وصال ہو چکا ہے۔ بہت پریشان ہوئے اور افسوس کرنے لگے کہ والد صاحب نے میرا باطنی بہت نقصان کیا ہے۔ سرکار آوان شریف والوں کا حکم تھا کہ دو سال کے اندر اندر کھڑی شریف جانا اور والد صاحب نے فرمایا کہ دو سال کے بعد جانا۔ صاحبزادہ صاحب ہر وقت بے قرار پریشان رہتے پھر سیال شریف عرس تھا۔ والد صاحب صاحبزادہ صاحب کو ساتھ لے گئے اور حضرت صاحب سیال شریف والوں سے شکایت کی، ہر وقت پریشان رہتا ہے اور کوئی کام وغیرہ لنگر کا دلچسپی سے نہیں کرتا۔ حضرت سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے جب صاحبزادہ صاحب سے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کیوں پریشان رہتے ہو۔ صاحبزادہ صاحب نے عرض کی کہ سرکار آوان شریف والوں نے بھی مجھ پر بہت مہربانی فرمائی اور ساتھ ہی حکم دیا کہ دو سال کے اندر اندر کھڑی شریف میاں صاحب کے پاس جانا۔ اور والد صاحب سے عرض کی تو فرمایا کہ دو سال کے بعد جانا۔ میرا بہت نقصان ہوا۔ جب حضرت سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ آپ نے کیوں ان کو کھڑی شریف جانے نہیں دیا۔ چکوڑی شریف والوں نے عرض کی کہ ایک غوث نے دوسرے غوث کے اس کو سپرد کیا کہ وہاں جانا، تو اس کو دونوں، غوثوں کی توجہ نے بے ہوش کر دینا تھا۔ آپ کا مجھے بھی حکم ہے کہ لنگر دیا کرو تو میرا لنگر

کا کام کون کرتا۔ تو اس وقت حضرت سیالوی کی توجہ سے صاحبزادہ صاحب کی پریشانی دور ہوئی۔

٣٨ ایک مرتبہ حضور قبلہ غریب نواز مزارات طیبات کے دورہ میں شہر جموں تشریف لے گئے۔ شہر کے قریب ایک مجذوب سائیں جیون شاہ رہتے تھے۔ آپ ان کی ملاقات کے لیے ہاتھی پر سوار ہو کر تشریف لے جا رہے تھے کہ جیون شاہ نے جب سواری اور سوار کو دیکھا تو بلند آواز سے کہنے لگا کہ حضرت قاضی صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ ان کے لئے چائے تیار کرو۔ وہ مجذوب تھا، لوگوں کو مارتا اور گالی نکالتا تھا۔ لیکن ولیوں کے سلطان کو۔ دیکھ کر سر خم کر کے میزبانی کا حق ادا کیا۔ غریب نواز سرکار مجذوبوں سے بہت محبت فرماتے تھے فرمایا کرتے کہ یہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لاڈلے اور پیارے ہیں، یہ غوثیہ فوج کے سپاہی ہیں۔

٣٩ ایک مرتبہ حضور سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بٹالہ شریف ضلع گورداسپور میں جلوہ گر تھے۔ جمعہ کا دن تھا۔ کوئی وعظ و تقریر نہ ہوئی۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی کہ آج تقریر وغیرہ کیوں نہیں ہوئی۔ بتایا گیا کہ ایک بہت بزرگ ہستی ولیوں کے سرتاج پنجاب سے آئے ہوئے ہیں۔ ان کے ادب و احترام کی وجہ سے کسی نے بھی تقریر نہیں کی۔ کسی صاحب نے کہا کہ ان سے ہی عرض کرو کہ کچھ فرما دیں۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے سب لوگ عرض کرنے لگے کہ کچھ فرما دیجیے۔ حضور کافی حد تک کمزور تھے۔ لیکن آپ کو اٹھا کر منبر پر بٹھا دیا گیا، دس منٹ تک آپ مراقبہ میں رہے۔ پھر سر اٹھا کر زبانِ درخشاں سے یوں فرمایا کہ سنگیو بہت کچھ پڑھا ہوا تھا لیکن اب بھول ہی گیا ہے۔ اس کلمات طیبات نے مجمع پر اس قدر وجد طاری کر دیا کہ مچھلی بے آب کی طرح سب وجد کرنے لگے ایک گھنٹہ

تک یہی سلسلہ جاری رہا۔ پھر دعا سے خیر ہوئی۔ درویش لوگ جو حاضر تھے وہ کہنے لگے جس طرح آج کی تقریر سنی ہے۔ ساری عمر میں ایسی تقریر نہیں سنی ہے۔

---

۴۰ مولوی حبیب اللہ صاحب مجددی خلیفہ حضرت سیدے شریف والے خواجہ محبوب عالم مجددی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہمارے پیر و مرشد خواجہ محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جس دن حضرت صاحب آوان شریف والے دنیا سے کوچ کر گئے۔ فقر اور مجاہدے کی ٹانگ ٹوٹ جائے گی۔

---

۴۱ حضرت مولینا حبیب اللہ صاحب امرتسری خلیفہ حضرت سیدے شریف والے فرماتے تھے کہ سرکار آوان شریف والوں نے خود کر سنایا تھا کہ جب ہم پیران کلیر سے واپس آئے۔ راستہ میں انبالہ میں سائیں توکل شاہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ سرہند شریف تشریف لے جاؤ۔ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کی بے قراری اور اضطراب کا علاج کریں گے۔ سرکار آوان شریف والے فرماتے تھے کہ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بے حد فیوض و برکات سے مالا مال فرمایا اور جب گجرات شریف بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے تو بابا صاحب نے کمال درجہ کی خوشی سے فرمایا کہ حمد اللہ کہ خوش زماں شد

---

۴۲ آوان شریف کے گاؤں میں ایک اندھا شیر خوار بچہ لوٹا نامی تھا جس کی والدہ فوت ہو گئی تھی۔ والد نے اور شادی کر لی۔ وہ شیر خوار اندھا بچہ بھوک پیاس سے تڑپتا رہتا تھا۔ کوئی اس کی خدمت نہیں کرتا تھا۔ سنگیوں نے سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

سے ماجرا بیان کیا تو فرمانے لگے کہ اس کے والد سے پوچھ کر بچہ کو یہاں لے آؤ۔ اس نے بے حد شکریہ ادا کیا کہ مصیبت سے چھوٹ گیا ہوں۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اپنے پاس ہی بچھونا بچھوا دیا۔ اور اس کے دودھ پلانے کے لئے سنگیوں کو مقرر کر دیا اس کو نہلانا، پیشاب کرانا وغیرہ سنگیوں کے ذمہ تھا۔ جب وہ بچہ زیادہ عمر کا ہو گیا پھر روٹی وغیرہ کھلاتے، ہر طرح کی خدمت گزاری کرتے۔ جب باتیں کرنے لگا۔ تو فرمایا کہ اس کو عربی قاعدہ چار ورقہ شروع کراؤ۔ پھر اس نے قاعدہ چار ورقہ ختم کر لیا۔ تو پہلا پارہ شروع کرایا۔ پھر وہ رفتہ رفتہ ختم ہوا۔ حتیٰ کہ تیس پارے اندھے بچہ کو پڑھائے گئے۔ پھر ترجمہ قرآن مجید کا پڑھانا شروع کیا۔ پھر کریما، پند نامہ، صرف کی کتابیں پڑھانی شروع کیں کافیہ تک خوب محنت سے کتابیں پڑھائی گئیں۔ اکثر نحو، صرف کی کتابیں حضرت ثانی صاحب خواجہ خواجگان حضرت مولینا قاضی محبوب عالم صاحب قادری محمودی سجادہ نشین نے پڑھائیں۔ پھر جوان ہوا تو زیادہ دورہ میں رہتا۔ سنگی احباب محبت سے آوان شریف کا تبرک اور پالک سمجھ کر بلا لیتے۔ عرسوں میں جب آتا تو اپنی پوری سوانح حیات اور سرکار غریب نوازؒ کی بے شمار مہربانیوں کا اظہار کرتا اور روتا۔ قبر انور سے لپٹ جاتا اور کہتا کہ شیر خوارگی کی حالت میں دودھ پلاتے تھے۔ اب بھی فیضان الٰہی کا دودھ پلاؤ اور جب وعظ شریف کی مجلس منعقد ہوتی وہ بھی شیر خوارگی سے لے کر جوانی تک آپ حضور غریب نوازؒ کے احسانات اور انعامات کو سنگیوں کو سناتا۔ احقر نے جب اس کو دیکھا اس وقت اس دانت کچھ اکھڑے ہوئے تھے۔ انقلاب کے زمانہ میں وہ شہر منادر میں خطیب تھا اور وہاں ہی ہندوؤں نے اسے شہید کر دیا اور ہندوؤں کو للکارتا تھا کہ آؤ مجھے مارو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو شہیدی مرتبہ عطا کیا۔

۴۳ سید نور حسین شاہ صاحب سیداں کسراواں متصل راولپنڈی کے حضورؒ کے غلام تھے۔ لنگر شریف کا کام خوب محبت اور جانفشانی سے کرتے۔ گاہ گاہ گھر کو بھی جاتے۔ ایک دفعہ کا ذکر کرنے لگے کہ گھر کو جا رہا تھا۔ راستہ میں خیال کیا کہ سائیں کرم الٰہی بھی درویش ہے۔ اس کی زیارت کر چلوں۔ جب گیا تو اس نے مجھے بہت گالی گلوچ نکالیں۔ دل میں سخت صدمہ ہوا۔ جب گھر سے واپس آیا تو سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے فریاد کی کہ سائیں کرم الٰہی کے پاس میں چلا گیا تھا۔ اس نے مجھے بہت گالی دیں۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ جوش میں آگئے اور فرمایا۔ نور حسین شاہ اس کتیا کے بچے نے تم کو گالیاں دیں۔ تین بار آپ نے اس کلمہ کو دہرایا اور فرمایا کہ جب گھر جانا ہوا۔ تو اسی راستہ جانا۔ شاہ صاحب فرمانے لگے۔ جب میں گھر کو جانے لگا، تو اسی راستہ سائیں کرم الٰہی کے پاس گیا تو جب سائیں کرم الٰہی نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا کہ مجھے معلوم ہے کہ تو سید ہے۔ یہاں سے چلے جاؤ۔ تمہارے کھڑے ہونے سے مجھے تکلیف ہو رہی ہے جو دعا کہو گے کر دوں گا۔ مطلب پورا ہو جائے گا اور دعا قبول ہوگی۔ میں نے جواب دیا کہ تم سے میں دعا نہیں کراتا۔ میرا دعائیں کرنے والا پیچھے موجود ہے۔ صرف ان کے حکم سے آیا ہوں۔ غریب نواز سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے غلاموں سے جو درویش اچھا برتاؤ نہ کرے۔ غریب نوازؒ یہ برداشت نہیں کر سکتے۔

---

۴۴ حضرت پیر حیدر شاہ صاحب چورہ شریف بن حضرت خواجہ احمد نبی سرکار زلفاں والے رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت باباجی صاحب خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ چورہ شریف حضرت پیر حیدر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خلیفہ نے بیان کیا کہ میں ایک دفعہ دورہ پر تھا۔ ایک گاؤں میں گئے تو وہاں حضرت سرکار آوان شریف

کسی صاحب مزار کے مہمان تھے۔ آپ پانچ دن وہاں مقیم رہے اور مجھے بھی ساتھ رکھا اجازت آنے کی نہ دی۔ آپ کے خلیفہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت پیر حیدر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ سرکار آوان شریف والے غوث تھے قطب تھے۔ فرمانے لگے یہ تو چھوٹے درجے ہیں۔ وہ محبوبوں میں تھے اور پیر حیدر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی یہ واقعہ بھی خلیفہ نے بیان کیا کہ گوجرانوالہ کے درمیان کا ایک درویش تھا۔ سرکار آوان شریف والوں نے اس توجہ ڈالی تو وہ بے ہوش ہو گیا اور جاں بحق ہو گیا۔ آخر یہ بات شہرت پذیر ہو گئی تو آنحضور چشمہ نور سرکار آوان شریف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس کو توجہ دی گئی تھی۔ ابھی واپس نہیں کی تھی کہ اسی محبت و شوق میں واصل باللہ ہو گیا۔

---

۴۵ دیوا بٹالہ کا ایک سنگی دربار آیا کرتا تھا۔ وہاں کے ایک ہندو کا لڑکا مفقود الخبر ہو چکا تھا۔ اس ہندو کی بیوی نے کہا کہ تم بھی اس بھائی کے ساتھ ان بزرگوں سے بچہ کے لئے دعا کراؤ کہ زندگی میں ملاقات ہو جائے۔ جب وہ ہندو اس سنگی کے ہمراہ حاضر ہوا بچہ کی دستیابی کے لئے دعا کے لئے عرض کی۔ حضور سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ مبارک اٹھائے۔ حضور کی ان دنوں بہت کمزوری تھی۔ ہاتھ مبارک حرکت کر رہے تھے۔ جب وہ ہندو گھر آیا تو بیوی نے پوچھا کہ دعا کرائی ہے۔ کہنے لگا وہ آپ مرتے ہیں دعا کس سے کراؤں۔ جب سنگی نے ہندو کی یہ کلام سنی تو غریب نواز سرکارؒ سے یہ بات سنائی آپ مسکرانے لگے پھر جب بھی وہ سنگی جاتا تو آپ پوچھتے کہ ہندو نے کیا کہا۔ پھر وہ بیان کرتا کہ وہ کہتا تھا کہ آپ وہ مرتے ہیں دعا کیسے کریں۔ سرکار غریب نوازؒ نے ہندو کے

بچے کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہوئے مولا پاک نے بارگاہ الٰہی منظور و مقبول فرمائے کہ دس سال سے وہ گم تھا کہ رات کو وہ اپنے رہائشی مکان کے دروازہ پر آ گیا۔ اس کے بعد اس ہندو لڑکے نے لنگر کے لئے لکڑیاں اور غلہ دینا شروع کر دیا۔ تازیست مشکور رہا۔ مقبولان خدا کے ہاتھ بارگاہ الٰہی سے مرادیں دلا دیتے ہیں۔

---

۴۶ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بارش نہیں ہوئی تھی۔ گاؤں کے لوگ گھبرا کر حضور قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے فریاد کرنے لگے کہ بارش نہیں ہوتی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم بھی کپڑے صاف کر کے نمازیں شروع کرو۔ پھر دل مل کر دعا کریں گے۔ گاؤں کے لوگوں نے کپڑے دھو کر نمازیں شروع کیں اور عرض کی کہ اب دعاء باران رحمت کی کی جائے۔ حضور سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے خلیفہ کو کہا۔ چاول موجود ہیں۔ خلیفہ نے عرض کی چاول موجود ہیں۔ پھر فرمایا دودھ جمع کر کے کھیر پکائیں۔ اور کچھ روٹی بھی پکائی جائے۔ جب کھیر تیار ہو گئی اور روٹی بھی پک گئی تو اپنے کتے کو حکم دیا کہ اپنی برادری کو بلا لاؤ۔ وہ کتا چلا گیا اور تمام کتے گاؤں کے جمع کر کے لے آیا۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا کہ روٹی پر کھیر کر کتوں کو دے دو۔ ہر ایک کتے کو روٹی پر کھیر رکھ کر دی گئی۔ جب کتے کھا چکے تو سرکار غریب نوازؒ نے کتوں کو ارشاد فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں بارش کی ضرورت ہے۔ تم بھی دعا کرو اور ہم بھی دعا کرتے ہیں۔ کتے پیٹھ پر لیٹ گئے اور اپنے پنجوں کو جوڑ کر آسمان کی طرف کر دیا۔ پھر بارش ہو گئی اور لوگ سیراب ہو گئے۔ مقبولان خدا اپنے خالق حقیقی کو راضی کرنے کے حیلے جانتے ہیں کہ کتوں نے بھی بارگاہ الٰہی میں باران رحمت کے نزول کے لئے چیخ و پکار کی اور اسی وقت باران رحمت برسنے لگ گیا۔

۴۷ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین درگاہ دربار دھڑیاں والی سرکار کے پالک خلیفہ راجہ عظیم اللہ بیان کرتے ہیں کہ میری تلی بڑھ گئی تھی۔ سرکار میاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب سرکار آوان شریف رحمۃ اللہ علیہ دورہ پر یہاں تشریف لائیں گے تو مجھے یاد دلانا۔ میں تم کو مولی دم کرا دوں گا۔ جب حضور سرکار آوان شریفؒ تشریف لائے تو میاں صاحب نے مولی منگوائی اور دم کرا دی۔ پھر سب حاضرین کو فرمایا کہ تم یہاں سے اٹھو۔ میں آپ سے تنہائی میں بات کروں گا۔ جب سب دور چلے گئے۔ میں تھوڑی قریب تھا میاں صاحب نے عرض کی غریب نواز میں جب جاتا ہوں تو ایک قبر مجھے بہت پیاری لگتی ہے معلوم نہیں ہے کہ کیسی قبر ہے۔ حضور چشمہ نور سرکار آوان شریفؒ والوں نے جواب دیا۔ وہ پشاور کے ایک سید صاحب ہیں وہ دورہ کرتے کرتے یہاں پہنچے تو یہاں ہی ان کا وصال ہو گیا ہے۔ دوسری بات یہ پوچھی کہ غریب نواز قبر میں پہلے دن میت سے کون سا سوال ہو گا۔ آپ نے فرمایا کہ حقوق اللہ سے نماز کا پہلے سوال ہو گا اور حقوق العباد سے کہ تم نے اپنے ہمسائیگان (پڑوسی) اور قریبیوں سے کون سا سلوک کیا۔ ان کے حقوق ادا کئے ہیں یا کہ نہیں۔ پھر زیادہ بھی شاید کچھ پوچھتے لیکن زیارت کرنے والے لوگ آ گئے۔ پھر سلسلہ پوچھنے کا ختم کر دیا۔

---

۴۸ چوہدری نیک عالم صاحب مرحوم و مغفور مخو تھال حال مزار چیچیاں علاقہ کھڑی جو اعلیٰحضرت گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے نظر منظور تھے ان کا بیان تھا کہ ایک مرتبہ سرکار آوان شریف والے نہر چیچیاں کے بیلہ میں تشریف لا رہے تھے اور میں گیٹیالی کے پتن کی طرف جا رہا تھا۔ آپ کا چہرہ منور میں نے دیکھا کہ گویا سورج طلوع کر رہا ہے۔ نورانی شعاعیں

پھیل رہی تھیں۔ میں نے ایسا کوئی ولی نہیں دیکھا۔

۴۹۔ حضرت مولینا محمد ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سیاکھ والے اعلیٰ حضرت جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ وہ بیان کرتے تھے کہ میں سرکار آوان شریف رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا، تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کون کون سا علم پڑھا ہے۔ جب میں نے بتایا تو آپ بہت خوش ہوئے اور نماز پڑھانے کا بھی مجھے حکم دیا۔ میں نے کشف قبور کے متعلق عرض کیا۔ تو آپ نے وظیفہ بتلایا جس کی برکت سے میرا آئینہ صاف ہوا۔ اور پیر گھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر جہاں پر آنکھوں کے مریض جاتے ہیں ان کو سبز لباس میں دیکھا اور بہت بلند پرواز پر ہیں۔

۵۰۔ حضرت مولینا محمد عبداللہ لاڑوی جو حضرت خواجہ غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ باولی شریف والوں کے مرید تھے۔ وہ بیان کرتے تھے کہ غریب نواز سرکار آوان شریف والے کھڑی تشریف لائے اور میں بھی قدمبوسی کے لئے حاضر ہوا۔ تو میں نے عرض کی کہ آپ میرے لئے دعا فرمایا کہ مجھے خدا پاک اپنا بندہ بنا لیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ مولوی صاحب بندہ بننا بہت مشکل ہے آپ نے قرآن پاک میں پڑھا ہے۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ یہ بات ہو تو بندہ بن سکتا ہے۔ مولوی صاحب فرماتے تھے کہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے پڑھنے سے مجھے وہ معنی حاصل ہوئے جو نہ کسی استاد نے بتلائے اور نہ تفسیر میں دیکھے۔ آپ نے حقیقت اور معرفت کے دریا بہا دیئے اور فرمایا کرتے جو آخر عمر میں آپ کے اعضاء حرکت کرتے۔ لوگ کہتے آپ کو رعشہ کی بیماری ہو گئی ہے وہ

بیماری نہیں ہے۔ وہ سلطان الاذکار ہے کہ رگ و ریشہ ظاہر و باطن ذکر کر رہے ہیں۔

۵۱۔ ایک مرتبہ حضور غریب نواز مزاروں کے دورے کرتے ہوئے وینہ سے سلطان پور منگا کے قریب پہنچے۔ ایک غیر معروف قبر تھی تشریف لے گئے۔ لوگوں نے عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو کوئی جھاڑو کش مقرر کر دیں۔ فرمایا کہ اللہ پاک ان کی نگرانی فرماتے ہیں۔ بعد میں آغا لال شاہ بادشاہ پشوری حال سلطان پوری نے سنا کہ صاحب آوان شریف نے یہ فرمایا ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ بزرگ ہمارے خاندان کے ہیں۔ ہمیں قبر کا پتہ نہیں چلتا تھا انہوں نے چار دیواری بنا دی۔ پھر آپ غریب نوازؒ سلطانپور سے ہوتے ہوئے براستہ ٹنگروٹ جو احقر کا آبائی گاؤں ہے اس سے گزر ہوا۔ سڑک کے کنارہ پر ایک قبرستان آگیا۔ سنگیوں نے عرض کی کہ اس قبرستان کا کیا حال ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ٹنگروٹ کے جتنے قبرستان ہیں سب میں خیر ہے۔ ایک گاؤں جس کو گوڑہ کہتے ہیں۔ وہاں کے قبرستان میں ایک قبر والے کو تکلیف ہے اس کے لئے کچھ پڑھا پڑھایا جائے۔ تاکہ اس کی بھی نجات ہو جائے۔ ٹنگروٹ دس مواضع مجموعہ کا نام ہے۔ غریب نواز سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی باطنی نظر سے آن واحد میں تمام قبرستانوں کا حال مشاہدہ فرما کر کے ایک قبر کے متعلق فرمایا کہ اس کے لئے حیلہ سازی کی جائے سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری اس قبر والے کے لئے بھی باعث مرتاد بخشش ہوئی۔

سرکار غریب نواز جب پتن ٹنگروٹ پر تشریف لے گئے نو میاں جیون پٹواری آپ کا غلام، آپ کے ہمراہ تھا۔ وہ پٹواری تھا، حلقہ سلطان پورہ ٹنگروٹ کا۔ اس نے احقر کے نانا صاحب مرحوم و مغفور کو کہا۔ حافظ جی تمہارے گھر کی لسی اچھی ہوتی ہے۔ سرکار

غریب نواز لسی کو بہت پسند فرماتے ہیں۔ گھر سے لسی لے آؤ۔ نانا صاحب مرحوم جب گھر گئے، تو اپنی والدہ ماجدہ سے عرض کی کہ سرکار آوان شریف پتن پر پہنچ گئے ہیں۔ ان کے لئے لسی کی ضرورت ہے۔ والدہ صاحبہ نے کہا حافظا باگ ہی رہ گئی ہے۔ نانا صاحب نے عرض کی وہی دے دو۔ جب نانا صاحب لسی لے کر پتن پر پہنچے اور لسی پیش کی تو حضور سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے لسی نوش فرمائی اور تھوڑی سی باقی رہنے دی، اور فرمایا۔ مائی کو لسی دے دینا۔ اور کہہ دینا دودھ میں جاگ ڈال دینا، وہ جاگ ایسی آپ نے عطا فرمائی، کہ نانا صاحب کے گھر دو۔ تین ۳ بھینسیں دودھ والی باندھیں رہتی تھیں اور نانا صاحب مرحوم کو یہ دعا مل گئی کہ جو بھینس کسی کے گھر دودھ دینے سے انکار کرے۔ نانا صاحب مرحوم اپنے ہاتھ کو پھیرتے اور دودھ دے دیتی۔ جب آپ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کشتی پر سوار ہوتے۔ جہاں دونوں دریاؤں کا پانی جمع ہوتا تھا۔ دریائے کشمیر اور پونچھ وہاں آپ نے یہ آیت شریف تلاوت فرمائی تھی۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ۞ جب کشتی کنارہ پر ٹھہر گئی، تو آپ نے خلیفہ کو حکم دیا کہ گھوڑی پر سوار ہو جاؤ اور خود پیدل چل پڑے۔ کھٹیارہ شریف اور پلیر شریف کے ادب و احترام کے لئے وہاں تک پیدل سفر کیا اور خلیفہ صاحب گھوڑی پر سوار تھے یہ ہے سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی خوش اخلاقی اور مہر کی نظر سنگیوں پر کہ خود بادشاہ پیدل اور خادم سوار۔

---

۵۲ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں بہت اہل اللہ کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں لیکن سرکار آوان شریف رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں مبارکوں میں جو نشان شب بیداری نمایاں تھے وہ کسی میں، میں نے نہیں دیکھے۔

۵۳ ایک دفعہ احقر کو کنتریلہ کالا جہلم کے درمیان ایک گاؤں ہے۔ وہاں ایک صاحب سے ملاقات ہوئی ہے۔ وہ اعلیٰحضرت جلالپور شریف کے مرید تھے۔ وہ بیان کرتے تھے۔ کہ سرکار آوان شریف رحمۃ اللہ علیہ کی قدمبوسی کا ایک بار شرف حاصل ہوا۔ جہلم شہر میں مجھے ایک بیماری تھی جس کا بعد علاج کرایا لیکن صحت نہ ہوئی۔ دل میں خیال پیدا ہوا کہ حضرت آوان شریف والوں سے عرض کروں۔ پھر دوسرا خیال یہ آیا کہ میرے پیر و مرشد حضرت صاحب جلالپور شریف والے موجود ہیں، شاید ان کو ناگوار گزرے کہ مجھ سے دعا نہیں کرائی۔ سرکار غریب نواز آوان شریف والوں نے میرے خیالوں کو نور باطن سے معلوم کر لیا۔ آپ نے اپنا دست اقدس میری پر رکھا اور فرمایا کہ مرید کو اپنے پیر پر ایسا عقیدہ ہی رکھنا چاہیئے اور بیماری کو دست اقدس رکھ کر جسم سے نکال دیا، فوری طور پر مجھے شفا ہو گئی۔

---

۵۴ ایک مولوی فتح علی صاحب مرحوم ٹیلی کے ہوئے ہیں۔ وہ بیان کرتے تھے کہ سرکار آوان شریف والوں کی قدمبوسی کے لئے حاضر ہوا۔ سفری تھکاوٹ کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ یہاں سے تمہارا سفر کتنے کوس ہے عرض کی تیس ۳۰ پینتیس ۳۵ کوس ہوگا۔ فرمانے لگے۔ تیس ۳۰ پینتیس ۳۵ کوس زیادہ ہے یا سو کوس۔ تو اسی وقت میری تھکاوٹ دور ہو گئی۔ آپ کا فرمانا تھا کہ ہم سو سو کوس سفر کرتے تھے۔ پھر فرمایا کہ صبح چلتے وقت تازہ وضو بنا لینا۔ جب میں چلنے لگا تو تازہ وضو بنا لیا۔ سفر بھی ناواقفی کا تھا۔ لیکن ایسا راستہ اختیار کیا کہ کسی سے پوچھنے کی بھی ضرورت نہ پڑی۔ بالکل میرپور کے قریب آگیا تھا۔

---

۵۵ میاں غلام علی مرحوم حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کھڑی شریف والوں کے

پونے بیان کرتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا ہوا تھا کہ جب کبھی سرکار آوان شریف والے یہاں سے کسی مزار پر جائیں تو، تو ہمراہ خدمت کے لئے جانا، جوڑا مبارک جوڑ کر پکڑ لیا کریں۔ پھر جب واپس ہوں تو جوڑا مبارک سیدھا رکھ دیا کرو۔ ایک مرتبہ سرکار آوان شریف والے دربار شریف سے مغربی جانب دربار شریف سے موضع ڈھوک صورتاں ہیں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک قبر معمولی سی بنی ہوئی تھی اور چار دیواری بھی معمولی تھی۔ نہ دیوانہ تیل کا انتظام، غیر آباد جگہ تھی۔ میں نے غریب نواز سے عرض کی، کہ غریب نواز یہ بھی اچھا بلند مرتبہ مرد ہے، غریب نواز سرکار جلالیت میں آ گئے اور فرمایا کہ وہ تو تمہارے گنبدوں والے ہیں ان سے یہ مقام مقرب میں بڑھا ہوا ہے، ان کا نام شاہ صورت ولی ہے۔

---

۵۶ حضرت والد ماجد اور مرشد ارشد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کھڑی شریف تشریف لائے ہوئے تھے۔ وہاں قدم بوسی کے لئے حاضری دی ایک سنگی کو جن نے بہت ستایا ہوا تھا۔ اس کے لئے عرض کی تو آپ سرکار غریب نوازؒ نے فرمایا کہ تین بار سورہ اخلاص شریف پڑھ کر دم کریں۔ دل میں اسی وقت خیال آیا، کہ ختم خواجگان میں ہزار بار سورہ اخلاص شریف پڑھا کرتے ہیں اور دم کرتے رہے ہیں۔ سرکار غریب نوازؒ نے دل کا حال معلوم کر کے فرمایا، صرف تین بار پڑھ کر دم کریں۔ ایک سنگی کو اس بیماری جن والے کے لئے تین بار سورہ اخلاص شریف پڑھ کر کسی چیز پر پھونک مار دی اور وہ چیز مریض کو کھلائی گئی۔ وہ جن کی تکلیف سے شفایاب ہو گیا، اور جن فرار ہو گیا۔

---

۵۷ ایک بار حضور سرکار غریب نوازؒ دینہ میں ساگری شریف حضرت شاہ فتاح دیوان

رحمۃ اللہ علیہ کی مزار شریف مراقبہ میں چادر مبارک اوڑھ کر بیٹھے ہوئے تھے پیٹھ مبارک کے پیچھے حافظ محمد اکبر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کھڑے تھے اور حافظ امام دین رحمۃ اللہ علیہ چار دیواری کے باہر تھے۔ حافظ محمد اکبر صاحبؒ نے اشارہ کیا کہ مرغی ذبح کریں۔ سرکار غریب نوازؒ نے منہ مبارک سے چادر مبارک کو اٹھا کر فرمایا کہ مرغی ذبح نہ کریں۔ ہم کو مزارات طیبات مقتیاں والوں نے بلایا ہوا ہے۔ ہم نے وہاں جانا ہے۔

---

۵۸ شمس الدین نامی ایک سنگی تھا۔ بھبکریاں متصل دینہ شہر کا رہنے والا، وہ بیان کرتا تھا کہ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ جب کبھی صوات شہر جاتے تو میں ہمراہ ہوتا تھا۔ آپ شہر جہلم سے کنگھیاں خریدتے اور صوات شریف میں صاحب صوات رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد پوتیاں۔ دو بیٹیاں کے گھروں میں مجھے بھیجتے کہ یہ تحفے پیش کر آؤ۔

---

۵۹ ایک مرتبہ جو سنگی آپ کی خدمت میں رہتے تھے ان میں سے ایک سنگی نے خوش طبعی سے ایک سنگی کی کوئی چیز چھپا دی، تلاش کرنے لگے پوچھنے لگے۔ سب نے انکار کر دیا۔ ایک سنگی سائیں محمد دین نامی آوان شریف کا رہنے والا تھا، اس پر زیادہ شبہ تھا کہ اس کے پاس ہے۔ سب سنگیوں نے پوچھا کہ سائیں محمد دین چیز تمہارے پاس ہے، کہنے لگا کہ میں سرکار غریب نوازؒ کو ہاتھ لگا کر کہہ دیتا ہوں کہ میرے پاس نہیں ہے۔ سرکار غریب نوازؒ جلالیت میں آ گئے اور فرمایا کہ اگر تیرا ہاتھ میرے ساتھ چمٹ جائے تو پھر کیا کرے گا۔ سرکار غریب نواز نے یہ اس لئے فرمایا کہ یہ چیز اسی کے پاس ہے

۶۰ حضرت والد ماجد نے رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا تھا، کہ ایک مرتبہ سرکار غریبؒ نواز

رحمتہ اللہ علیہ اپنے رہائشی مکانوں سے نکل کر دارے والی مزار شریف کے لئے تشریف لائے آپ جب قریب پہنچے تو یوں پتہ چلتا تھا کہ قبروں والے قبروں سے باہر آجائیں گے۔ تمام قبروں والے وجد میں آگئے۔ سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ چار دیواری سے باہر ہی کھڑے ہو گئے دروازہ کی دیوار سے پیشانی لگا دی۔ سائیں خوشی محمد مرحوم ایک سنگی تھے۔ وہ آپ کی کمر مبارک دبانے لگے۔ جب آپ واپس ہوئے تو چھوٹے بچیاں بچے دائیں بائیں قطار بن کر کھڑے۔ آپ درمیان سے گزرتے ہوئے سب کے سروں پر ہاتھ مبارک پھیرتے پھیرتے واپس ہوئے آپ کی تشریف آوری قبروں والوں کے لئے بھی عید کی خوشی کے برابر خوشی حاصل ہوئی اور چھوٹے بچیاں۔ بچوں نے بھی برکت حاصل کر لی۔ ان کے ماں باپ خوش قسمت اور خوش نصیب جن کی اولادوں کے سروں پر غریب نواز کا دست اقدس پھرا۔

---

۶۱ ایک مرتبہ احقر دینہ سے ریل پر جہلم تک سوار ہوا مولوی فتح محمد صاحب عربی مدرس ہائی سکول ایک بزرگ سفید ریش بھی سوار ہوئے پوچھا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں کہنے لگے قلعہ رہتاس کے پوچھا کہاں سے آپکی بیعت۔ انھوں نے بتایا کہ حضرت پیر حیدر شاہ رحمتہ اللہ علیہ جلالپور شریف سے۔ پھر انہوں نے بیان کیا۔ کہ حضرت صاحب آوان شریف والوں کی مجھے ایک دفعہ زیارت نصیب ہوئی ہے غریب نواز اپنے بھائی قاضی محمد مسعود صاحب کی برات کے ہمراہ تشریف لائے ہوتے تھے حلقہ میں بیٹھے ہوتے تھے تو آپ نے یوں فرمایا کہ جسم روح کا گھوڑا ہے اگر گھوڑا سرکشی کرنے لگے تو اس کو آٹھ پہر کے روزہ سے اور مجاہدہ شاقہ سے سرکوبی کرنی چاہیئے۔ پھر اگر بہت نحیف کمزور ہو جائے تو مرغن غذاؤں سے کمی پوری کی جائے۔

۶۲ ایک مرتبہ غریب نوازؒ کھڑی شریف مقام تھے۔ جو سنگی بیرونی آتے ان کو گجرات شریف سے پتہ چلتا کہ آپ کس مقام پر ہیں۔ ایک سنگی بیرونی کہ غریب نواز میرے لڑکے پر خزانہ غبن کرنے کا الزام ہے۔ اس کی تاریخ فیصلہ شملہ میں ہے۔ حضور سرکارؒ نماز عصر ادا کرنے لگے۔ حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی مسجد دربار شریف والی میں جماعت صحن میں ہوئی۔ لیکن آپ جماعت سے فارغ ہو کر مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ سو سو بار کلمہ طیبہ سب پڑھو۔ اور پڑھ کر بتانا۔ جب بتایا گیا۔ تو آپ نے دست اقدس دعا کے لئے اٹھائے تو شام کے قریب دعا کو ختم فرمایا۔ اس سنگی کا لڑکا شملہ سے بری ہو کر آپ کی خدمت میں کھڑی شریف حاضر ہوا۔ اور طرح طرح کے اخروٹ ساتھ لے کر آیا اور وہاں پھر تقسیم ہوئے۔ مقبولان خدا کے ہاتھ مبارک خدا پاک کی بارگاہ میں شرف قبولیت حاصل ..... حدیث پاک کا مضمون ہے کہ رب قدیر فرماتے ہیں کہ مجھے حیا و شرم آتی ہے بندہ سے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی لٹا دوں۔ میرے بندے جھولیاں بھرتے ہیں

---

۶۳ ایک مرتبہ حضور سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کھڑی شریف تھے۔ آپ کے سنگی حضرت میاں صاحب کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ سائیں مولا بخش مجذوب آگئے میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ بہت ادب و احترام فرماتے۔ میاں صاحبؒ کو کہنے لگے۔ محمدا مجھے کھانے کے لئے کچھ دو۔ میاں صاحبؒ نے عرض کی کہ مصری ہر چیز موجود ہے۔ آپ کھائیں انہوں نے جب کھانا شروع کیا تو اندازاً بیس۲۰ سیر جنس کھا گئے۔ جب چلے تو سنگی آپس میں باتیں کرنے لگے کہ چالیس۴۰ آدمی کی خوراک سائیں صاحب کھا گئے ہیں اور نماز نہیں

پڑھتے، ایسی باتیں کرتے رہے۔ جب نماز عشاء کا ٹائم ہوا، تو سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
اور حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی نماز کے لئے تشریف لائے اور بھی سنگی تھے۔ جب صف
تیار ہوئی تو ابھی امام آگئے کوئی کھڑا نہیں ہوا، کہ سائیں مولا بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ
جھاڑیوں سے نکل کر دوڑتے ہوئے مصلیٰ پر کھڑے ہو گئے اور سورۃ فاتحہ سے پڑھنا شروع
کیا کہ پہلی رکعت میں پندرہ ۱۵ پارہ پڑھ کر رکوع کیا۔ پھر دوسری رکعت میں پندرہ ۱۵ پارے
پڑھ کر تشہد کیا اور پھر دو رکعت خالی پڑھ کر، چار رکعتیں پڑھ کر فارغ ہو گئے بلعد فراغت
نماز سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، کہ ان لوگوں کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہیئے
خدا پاک جانے یا یہ لوگ۔ تم لوگوں نے دن کو ان کی باتیں کیں کہ نماز نہیں پڑھتے۔ جب
انہوں نے نماز پڑھائی۔ تو تم سب لوگ لمبائی قیام کی وجہ سے فرار ہو گئے۔ صرف آپ سرکار
غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اور میاں صاحب کھڑے رہے۔ سائیں مولا بخش رحمۃ اللہ علیہ کا
اس لئے بہت ادب کرتے کہ ایسا نہ ہو کہ میرے پیر سائیں غلام محمد صاحب پلیر والے یا
دادا پیر سائیں بررح والی اسی شکل میں نہ آگئے ہوں، ڈرتے رہتے کہ ادب و احترام
میں کمی نہ ہو جائے۔

---

۶۴ بابا اللہ دین مرحوم و مغفور پلیر والے بیان کرتے تھے کہ ایک مزار شریف برساتی نالہ
پر تھی۔ بارش وغیرہ کے موسم میں برساتی نالہ کے پانی کی وجہ سے مزار شریف مٹتا جا رہا تھا
سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اس پہ جایا کرتے تھے سنگیوں نے عرض کی کہ اگر اجازت ہو
تو قبر مبارک اکھیڑ کر دوسری جگہ بنا دی جائے۔ سنگیوں کی غرض اجازت لینے کی یہ تھی کہ
ان کی زیارت کریں گے۔ سرکار غریب نوازؒ نے ارشاد فرمایا کہ ان کے جسم کی ہڈیاں ہی ہیں

کیا ضرورت ہے منتقل کرنے کی۔ آخر الامر دوسری جگہ جو کچھ تھا، منتقل کر دیا گیا، تو سرکار
غریب نوازؒ پہلی جگہ بھی جاتے دوسری جگہ بھی جاتے بابا الہ دین مرحوم نے عرض کی حضور ہم نے پہلی جگہ سے جو کچھ
بھی تھا، منتقل کر کے لے آئے۔ اب وہاں پہلی جگہ کیوں جاتے ہو۔ حضور سرکار غریب نوازؒ
نے موٹی عام فہم مثال دے کر بابے اللہ دین کو سمجھایا۔ فرمایا، تم لوگ جب فصلوں کی حفاظت
کے زمینوں کے درمیان ایک اونچی جگہ بناتے ہو کہ ہر طرف سے فصلوں کی حفاظت کر سکیں
ہر طرف دیکھ سکیں۔ روحوں کی بھی یہی مثال ہے کہ پہلی جگہ بھی ان کا تعلق ہوتا ہے۔ وہاں
ہم جاتے ہیں ہم کو فیض دیتے ہیں اور دوسری جگہ جاتے ہیں۔ وہاں سے بھی فیض
دیتے ہیں۔

۶۵ ایک سنگی خواجہ محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ باولی شریف والوں کا۔ اس نے بیان کیا کہ
ایک فقیر بھیک مانگنے والا۔ اس نے سو روپیہ جمع کیا، اور ایک نمبردار نیک نمازی کے
پاس امانت رکھ کر دوسرے کسی علاقہ میں بھیک مانگنے کے لئے چلا گیا۔ جب واپس آیا
تو معلوم ہوا کہ نمبردار فوت ہو گیا ہے اس فقیر نے اس کے گھر والوں سے پوچھا کہ میں نے
ایک سو روپیہ نمبردار کے پاس امانت رکھی تھی وہ مجھے دی جائے انہوں نے کہا کہ ہم
کو تو معلوم نہیں ہے۔ وہ فقیر بہت غم زدہ ہوا، کہ شائد یہ دینا نہیں چاہتے۔ انہوں نے
اس کو تسلی دی۔ ہمارے علم میں تمہاری امانت کا کچھ پتہ نہیں ہے۔ فقیر کو کسی نے کہا
کہ تم آوان شریف چلے جاؤ۔ کہ سرکار آوان شریف والے مردوں سے کلام فرماتے ہیں تم
کو نمبردار کی روح سے پوچھ دیں گے۔ فقیر آوان شریف چلا گیا اور قبلہ غریب نوازؒ سے سارا حال
بیان کیا۔ آپ نے کوئی وظیفہ فرمایا کہ اس کی قبر پر پڑھنا۔ تم کو معلوم ہو جائے گا۔ جب فقیر
کئی دن وظیفہ پڑھتا رہا۔ تو اس کو یہ معلوم ہوا کہ قبر خالی ہے۔ اس کی لاش بیچ میں نہیں

ہے تو پھر سرکار غریب نوازؒ کے پاس پہنچا۔ تو عرض کی کہ اس کی لاش قبر میں نہیں ہے تو سرکار غریب نوازؒ نے فرمایا کہ مڑیاں تو قریب نہیں ہیں۔ یعنی جہاں ہندو لوگ اپنے مردوں کو جلاتے ہیں۔ عرض کی کہ وہاں ایک جگہ ایسی ہے۔ آپ نے پھر اور کوئی وظیفہ فرمایا کہ مڑیاں کے پاس جاکر پڑھنا جب اس فقیر نے وظیفہ پڑھا تو نمبردار کی روح سے ملاقات ہوگئی۔ فقیر نے پوچھا یہ کیا بات ہے کہ تم نیک نمازی خدا ترس تھا اور ہندوؤں کے ساتھ تم کو کیوں سزا مل رہی ہے۔ کہنے لگا ایک سال میں نے رہن زمین رکھی تھی اس کا حاصل بھی کھایا اور رقم بھی پوری وصول کرلی۔ اللہ پاک کو غیرت آئی کہ مسلمان ہو کر سود خوار بنا اس لئے مجھے ہندوؤں کے ساتھ عذاب ہو رہا ہے۔ میری اولاد اور گھر والوں سے کہنا کہ ان زمین والوں کو غلہ کی قیمت کریں اور بخشوائیں۔ فقیر نے پوچھا میری امانت کہاں ہے۔ نمبردار کی روح نے جواب دیا کہ فلاں مکان کے کونے میں مٹی کے برتن میں امانت رکھی تھی وہاں سے نکال لو۔ جب فقیر نمبردار کے گھر آیا تو سارا واقعہ بیان کیا کہ وہ نیک اولاد تھی انہوں نے زمین والوں کو غلہ کی قیمت بھی دی اور معاف بھی کرایا۔ جب انہوں نے مکان کے کونے کو پھول کر دیکھا تو واقعی وہ امانت دستیاب ہوگئی۔ پھر فقیر کو کہنے لگے کہ اب جاؤ ہمارے والد کا حال معلوم کریں۔ جب وہ فقیر قبر پر آیا تو نمبردار کے روح سے ملاقات ہوئی۔ خوش و خرم تھا اور گھر والوں کو دعائیں دیتا تھا کہ اب مجھے چھٹکارا مل گیا ہے اور اپنی جگہ پہنچ آیا ہوں۔

حضرت خواجہ محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ باولی شریف والے جناب باباجی صاحب خواجہ محمد خان عالم رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادہ صاحب ہیں آپ کی بیعت اور آپ کو خلافت حضرت باباجی صاحب خواجہ نور محمد تیراہی تم چوراہی سے ہے۔ باباجی

صاحب خواجہ محمد خان عالم رحمتہ اللہ علیہ نے ان کو اپنے دادا پیر باباجی صاحب خواجہ نور محمد رحمتہ اللہ علیہ کے پاس بیعت کے لئے بھیجا۔ باباجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے بیعت سے سرفراز فرما کر خلافت کی دولت سے بھی نوازا۔ حضرت خواجہ محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ کو لہندے والے صاحب کہا جاتا ہے۔ سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ آوان شریف والوں نے فرمایا ہے کہ لہندے والے صاحب بہت بڑے مقبول الٰہی تھے۔ جب آپ دورہ اشاعت شریعت و طریقت کے لئے تشریف لاتے تو اپنی گھوڑیوں کو یہاں چھوڑ جاتے۔ کئی کئی دن گھوڑیاں یہاں بندھی رہتیں۔ آوان شریف کے قریب گاؤں اجنالہ۔ ہزارہ مغلاں۔ کوٹل مڑل میں آپ کا دورہ ہوتا تھا۔

۶۶ ایک لاہور کا رہنے والا سنگی بیان کرتا تھا کہ میں اپنے سسر کے ہمراہ آوان شریف آتا تھا۔ اس زمانہ میں ایک برات آوان شریف سے دوسرے گاؤں میں جانے لگی۔ تو سرکار غریب نوازؒ کو انہوں نے مجبور کیا کہ آپ ہمارے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ ہم لوگوں کو بابرکت جانا آنا ہو۔ آپ نے ان کی درخواست منظور فرمائی۔ جب چلے تو راستہ میں ایک قبرستان آگیا۔ وہاں آپ کھڑے ہوگئے۔ اور فرمایا کہ تم لوگ چلے جاؤ۔ ہم یہاں پر رہیں گے ایک میت کو تکلیف ہو رہی ہے جب تک اس کی تکلیف دور نہ ہو یہاں ہی رہیں گے باقی سب براتی چلے گئے۔ حضور قبرستان میں بیٹھے رہے۔ جب اس میت کو عذاب سے چھٹکا ہوا۔ تب آپ واپس ہوئے۔ سرکار کی یہ فیاضی تھی کہ دردمندوں کے دردوں کو دور فرماتے۔

---

۶۷ ایک اور واقعہ چوہدری نذر محمد مرحوم اور مولوی محمد منظور صاحب گلپیڑے والے بیان کرتے تھے کہ ہم کو ابتدار جوانی میں شوق تھی کہ خدا کے مقبولوں کی زیارت کرنے کی۔ آوان شریف

بھی حاضری دیتے تھے۔ ایک دفعہ یہ بات مشہور تھی کہ ایک گاؤں والوں نے ایک مردہ کو اپنے قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیا تھا۔ دوسرے گاؤں والوں نے ان پر دعویٰ کر دیا۔ حتیٰ کہ سرکار آوان شریف والوں سے پوچھا گیا کہ اس کو قبرستان میں دفن ہونے سے کیوں روکا گیا۔ فرمایا کہ وہ قابل نہ تھا کہ اسے اس قبرستان میں دفن کرتے۔ جب حکومت کی گارد آئی قبر کھود دی گئی تو اس کی صورت بدلی ہوئی تھی دائرہ سے باہر تھی۔

العیاذ باللہ۔ العیاذ باللہ العیاذ باللہ

۶۸۔ حضرت قبلہ والد ماجد و مرشد ارشد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ حضور قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی حضور میں بیٹھے ہوئے تھے کہ بیرونی ڈاک کے ذریعہ جو خطوط آئے تھے وہ سنائے گئے۔ ان میں پشاور کے ایک سید صاحب کا خط تھا۔ جس میں یہ لکھا تھا کہ مجھے آپ باطنی بیعت سے سرفراز فرمائیں۔ میں محب اہل بیت ہوں۔ امید ہے کہ آپ نے باطنی بیعت سے سرفراز فرمایا ہوگا۔ سرکار غریب نواز کے وصال شریف کے بعد وہ سید صاحب تشریف لائے تھے۔ ان کے ہمراہ بہت سی گھوڑیاں تھیں۔ ان کو وہ مکھن کھلاتے تھے۔ جب وہ آوان شریف کی حد میں داخل ہوئے تو ان پر وجد طاری ہوگیا۔ ہوش ہی نہیں آتی تھی۔ سادات پشاور میں سے تھے۔ انہوں نے مقام ڈگاس ملا چھاؤنی جہلم کے پاس کیا۔ وہاں زندگی گزاری اور وہاں ہی مزار شریف ہے۔ اکثر احباب سائل سے سنا ہے کہ پنجگانہ نماز خود پڑھاتے تھے اور مذہب اہل سنت پر تھے۔

۶۹۔ حضرت والد ماجد اور مرشد ارشد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واقعہ بیان فرمایا۔ حضور

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو مولوی سراج دین اور مولوی باغ دین کسی کام میں مشغول تو نہیں ہیں اگر فارغ ہوں تو جلد بلاؤ۔ جب دیکھا تو چائے نوشی سے فارغ ہو رہے تھے۔ جب حضور کی حاضری میں حاضر ہوئے تو آپ ان کو کچھ سبق پڑھانے کا خیال فرما رہے تھے۔ میں نے اس مجلس سے اٹھنے کا خیال کیا کہ شاید یہ سبق ان کے لئے خاص ہوں۔ حضور سرکارؒ نے ارشاد فرمایا کہ تم بھی ان سبقوں میں ان کے شریک ہیں۔ حضور قبلہ غریب نواز سرکارؒ نے ارشاد فرمایا کہ "صوفی آں باشد کہ اولاً ترک خواہشات نفسانی کند۔ دوم ترک لذات نفسانی کند، سوم ترک خواہشات شرعی یا روحانی یعنی نفی مقصود۔ چہارم خواہشات ربانی اول سہ ترک است و بعدش ہر چہار اثبات و ثبوت اثبات، ہر چہار ایں کہ محض توجہ اللہ تعالیٰ کند و ایں ہر سہ ترک و چہار اثبات بزور وارد می شوند و دریں راہ تکالیف بسیار اند صبر باید کرد الخ"

۷۰۔ حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے وبا، طاعون پھیلی ہوئی تھی۔ یہ ارشاد فرمایا۔ ختم خواجگان نقشبندیہ اس کے دفعیہ کے لئے اکسیر اعظم ہے اور درود شریف خضری جیسی ہزار مرتبہ پڑھ کر دعا کی جائے اور صبح کی آذان کے کلمے عشاء کی نماز سے پہلے اور شام کی نماز کے بعد محلہ یا گاؤں کے چاروں کونوں پر نو آذانیں یا گیارہ آذانیں پڑھی جائیں۔ جب تک بیماری ختم نہ ہو ہر شب کو پڑھتے رہیں۔

۷۱۔ سائیں گوہر دین صاحب جینڈر شریف کی زبانی حضرت مولینا استاذ الکل، مولینا محب النبی رحمۃ اللہ علیہ بھوئی والے استاد بیان فرماتے تھے کہ سائیں گوہر دین صاحب فرماتے

تھے کہ ایک دن سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ آوان شریف کے حضور میں بیٹھا ہوا تھا دیکھا آپ کے پاس پکوڑے پڑے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا، گوہر دین پکوڑے اٹھا لو۔ میں نے خیال کیا۔ تیل والی چیز میں کھاتا بھی نہیں اور کوئی رومال وغیرہ بھی نہیں ہے کہ باندھوں تامل کی۔ پھر فرمایا گوہر دین پکوڑے اٹھا لے۔ پھر تامل کی۔ پھر تیسری بار فرمایا، گوہر دین پکوڑے اٹھا لے۔ یہ پکوڑے نہیں ہیں یہ "نور محمدی" ہے۔ پھر خوف سے پسینہ جاری ہو گیا، کہ اٹھانے میں اتنی دیر کیوں کی ہے۔ پھر اٹھا کر چادر کے کونے پر باندھ لئے اور گھر جانے کی اجازت بھی ہو گئی۔ جب اجنالہ میں پہنچا تو سخت بھوک لگ پڑی۔ پھر میں نے وہ پکوڑے کھانے شروع کر دیئے۔ پھر کھانے کے بعد گھر کو روانہ ہوا۔ پھر میرا سفر جو ہوا وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سایہ کے نیچے گھر تک پکوڑے لینے اور کھانے سے نور محمدی حاصل ہوا، اور زیارت نصیب ہوئی اور سایہ عاطفت کے نیچے سارا سفر گھر کا طے ہوا۔

۴۲۔ سرکار غریب نوازؒ آوان شریف سے تین چار میل کے فاصلہ پر زیارت تو گڑ ہائے حضرات کے سلام کے لئے جاتے تھے، پیر تنبامہ گاؤں کا نام ہے۔ وہاں ایک مجذوب بھی رہتا تھا ایک مرتبہ سرکار نے ارشاد فرمایا کہ اس کے قریب پالکی کو اتارو۔ جب سنگیوں نے پالکی اتاری تو آپ نے پوچھا کہ نہر سنگھ کچھ کھانے پینے پر جی چاہتا ہے۔ نہر سنگھ اس کا کسی وجہ سے لقب تھا وہ مسلمان تھا، اس نے غریب نوازؒ سے عرض کی کہ چاولوں کا ڈھیر (ٹیلہ) ہو گھی کا پرنالہ جاری ہو اور کڑچھا (پے) کے شکر ملا لی جائے۔ پھر میں کھاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ پالکی اٹھا لو جب آوان شریف پہنچے تو سنگیوں کو فرمایا کہ درویش کو کھانا کھلانا ہے۔ دیگچہ چاول، گھی، شکر اور کڑچھہ لے جاؤ اور درویش کو کھانا جس طرح وہ چاہتا ہے کھلاؤ جب

سنگیوں نے وہاں جا کر پکا کر کھلائے۔ جب کئی آدمیوں کی خوراک کھا چکا تو سنگیوں نے کہا سائیں جی دعا کرو۔ حضرت صاحب کی عمر اللہ پاک دراز فرمائیں اور ہم کو بہت فیض ملیں کہنے لگا۔ ان کا بھی کچھ نہ رہے اور تمہارا بھی اور میرا بھی۔ سنگیوں کو یہ بات سن کر بہت تکلیف ہوئی۔ جب سنگی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو فرمایا کہ درویش کو کھانا کھلا کر آئے ہو۔ اس نے کچھ کہا تو نہیں ہے۔ سنگیوں نے جو کچھ اس نے کہا تھا۔ سنا دیا۔ آپ سرکار نے ارشاد فرمایا کہ بہت اچھا اس نے کہا ہے کہ ایک خدا کا تعلق رہ جائے۔ باقی سب تعلقات ٹوٹ جائیں۔

۴۳۔ ایک مرتبہ حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ آوان شریف جا رہے تھے کہ رات بڑھنگ شریف شہر بھمبر کے قریب مسجد میں آرام کیا۔ وہاں دلرا بھی تھا۔ عام ٹھہرا کرتے۔ وہاں وارا میں دلوا بٹالہ کے ہندو میرپور ضلع تھا۔ اپنے اپنے مقدموں کی تاریخوں پر جا رہے تھے پوچھنے لگے کہ تم کون لوگ ہو کہ مسجد میں چارپائیاں بچھائی ہوئی ہیں۔ جواب دیا کہ آوان شریف جا رہے ہیں۔ رات کو یہاں قیام کیا۔ پھر وہ ہندو ایک دوسرے سے پوچھنے لگے، کہ تم نے بھی آوان شریف والے بزرگ دیکھے ہیں دوسرے نے جواب دیا کہ میں گجرات سے اسی راستہ آیا تو میں بھی دیدار کے لئے ٹھہر گیا۔ پھر جس کو بھی دیکھتا، یہی کہتا کہ حضرت صاحب یہی ہوں گے۔ سردیوں کا موسم تھا۔ تھوڑا سا سورج نکلا تو آپ بہت کمزور تھے چارپائی مبارک دھوپ میں رکھی گئی۔ جب میں سورج کو دیکھتا تو نور کے چمکارے اور شعاعیں نکلتیں اور جب ان کے چہرے کو دیکھتا تو اسی طرح نور کے چمکارے پڑتے۔ مجھے جرأت نہ ہو سکی کہ پاس جاؤں، دور سے زیارت کی۔ حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ بعض وقت آپ کے چہرہ انور کو دیکھنا مشکل ہوتا۔ اتنی نورانیت غالب ہوتی۔ ایک طرف بیٹھ کر تھوڑی سی زیارت

کر لیتے. پورے چہرہ انور کو دیکھنا مشکل ہوتا۔

---

۴) بابا اللہ دین مرحوم و مغفور ٹہر والے متصل کھاریاں۔ اپنا حال سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی خاکبوسی قدمبوسی کا اس طرح بیان کرتے تھے۔ ٹہر میں مشہور ریوں سے کہ صاحب مزار حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے ہوئے ہیں۔ نوگز کے قبر مزار شریف ہے۔ وہاں سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ تشریف لاتے تھے۔ وہاں قریب ایک مسجد ہے۔ مولوی صاحب امام مسجد سے میں نے دریافت کیا کہ سنا ہے کہ سرکار آوان شریف والے اس مزار شریف پر تشریف لاتے ہیں۔ اب جب کبھی تشریف لائیں تو مجھے بتانا۔ ایک دفعہ مولوی صاحب نے اطلاع بھیجی کہ سرکار تشریف لائے ہوئے ہیں میں نے حاضر ہو کر قدمبوسی حاصل کی اور دعوت کھانا کھلانے کے لئے عرض کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے کچھ بند و بست کر لیا ہے۔ حضور تین چار سنگی ہمراہ رکھتے تھے کہ جب نماز کا ٹائم راستہ میں ہوگا۔ تو اپنی جماعت ہو جایا کرے گی اور کھانے وغیرہ کا انتظام بھی کر لیا کریں گے آپ نے سنگیوں کو یہ فرمایا ہوا تھا۔ کہ اگر کوئی پوچھے کہ کہاں کے رہنے والے ہو تو اپنے نام بتایا کرو اور اپنی اپنی جگہ رہائش۔ میرے متعلق کچھ نہ کہا کرو کہ کون ہیں۔ الغرض سرکار نے دوسرے گاؤں میں ماچھیوں (جھیروں) کا تنور تھا۔ قیمتی روٹی خریدنے کے لئے سنگی کو بھیج دیا ہوا تھا۔ بابا اللہ دین کو جب معلوم ہوا تو اس گاؤں میں چلا گیا۔ سنگی روٹی کے انتظار میں تھا ابھی خریدی نہیں تھی۔ بابا صاحب اس کو اپنے ہمراہ لے کر پیچھے آئے کہ آپ کون سی ترکاری سالن حلوہ وغیرہ پسند فرماتے ہیں۔ اس نے کہا کہ سادہ غذا لون (نمک) مرچ گھول کر سالن بنا لیتے ہیں۔ بابا اللہ دین کا بیان تھا۔ کہ میری والدہ، خدا کے مقبول بندوں سے تھی با وضو روٹی

وغیرہ کو پکایا اور سرکار کی مہمانی کی۔ سرکار بہت خوش ہوئے۔ جب واپس ہوئے تو میں نے عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو میں بھی آوان شریف حاضری دیا کروں۔ آپ نے فرمایا اچھا جیسے تمہاری مرضی۔ بابا صاحب بیان کرتے ہیں کہ تحصیل کھاریاں کے جتنے بڑے بڑے ڈاکو چور ہیں۔ میں سب کا سردار تھا۔ گھوڑی پر سوار ہو کر آوان شریف حاضر ہوا۔ جب دیکھا تو ہمارا تحصیلدار بند و لنگر کے دانے چکی سے پیس رہا تھا۔ مجھے شرم سی آ گئی کہ یہ ہمارا تحصیل کھاریاں کا تحصیلدار ہے یہ چکی پیس رہا ہے اور مجھے سواری پہ آنا ٹھیک نہیں بہت شرمساری ہوئی۔ سرکار غریب نوازؒ وہاں موجود نہیں تھے۔ دوسرے گاؤں میں کسی صاحب مزار کے مہمان تھے۔ جب مجھے معلوم ہوا۔ تو وہاں حاضر ہوا۔ سرکار غریب نوازؒ ایک سنگی کو آوان شریف بھیجا کہ جس قدر وہاں سنگی آتے ہوئے ہیں۔ سب کے لئے دعائے خیر فرما دی ہے۔ جس کو گنجائش رہنے کی ہے۔ وہ مقام رہے اور جس کو فرصت کم ہے چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ سب کی مرادیں پوری فرماتے ہیں اور فرمایا کہ چوہدری کی گھوڑی کو گھاس وغیرہ اور غذا جو کھلائی جاتی ہے خوب کھلانا۔ یہ ہمارے ساتھ آئے گا۔ پھر آپ جب تشریف لائے تو میں بھی ہمراہ تھا۔ فرمایا کہ پیدل چل کر ایک دفعہ آنا اور گھوڑی پر سوار ہو کر دس مرتبہ آنا برابر ہے۔ پھر آخر دم تک بابا اللہ دین نے آوان شریف کی حدود میں سواری نہیں کی۔ کمر بھی ٹیڑھی ہو گئی تھی۔ پھر بھی پیدل سفر کرتے رہے۔ آخر جب بابا اللہ دین کا آنا شروع ہوا۔ اور کبھی آپ مزار شریف ٹہر میں تشریف لے جاتے۔ بابا اللہ دین نے کہا کہ سرکار میں جو چوٹی کے ڈاکو اور چور ہیں سب کا سردار تھا اور ان لوگوں کے غمی اور شادیوں کے میں نے بھی مراسم ادا کئے ہوئے ہیں۔ اب میری شادی بھی ہونے والی ہے۔ میں اس قدر بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ سفید پوشی ہے۔ حقیقت میں میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے سرکار

غریب نوازؒ نے فرمایا مت غم کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز میں برکت فرمائے گا۔ مجھے فرمایا کہ جب شادی کے لئے کھانا تیار کرو گے تو کہاں رکھو گے۔ میں نے وہ جگہ بتائی۔ میں پڑھا ہوا کچھ نہ تھا۔ اس لئے فرمایا کہ پٹی کے حروف الف سے لے کر یا تک پڑھتے رہنا جب تک کھانا سے فارغ ہوں پڑھتے رہنا۔ اللہ تعالیٰ برکت در برکت عطا فرمائے گا۔ آپ کی دعا سے مراسم شادی ادا کئے اور قرضے لوگوں کے اتارے اور پھر سرکار کی توجہ سے سب ان لوگوں کے مراسم اور گہرے تعلقات توڑ دیئے۔ بابا صاحب کو جس طرح بڑے بڑے ڈاکوؤں کی سرداری حاصل تھی۔ سرکار غریب نوازؒ کی توجہ سے اور نظر کرم سے ولیوں کا سردار بنا دیا۔ جہروالی مزار شریف کے متعلق بابا الہ دین بیان کرتے تھے کہ جناب بابا جی صاحب خواجہ محمد خان عالم رحمۃ اللہ علیہ باولی شریف والے اس طرف دورہ میں تشریف لاتے رہتے تھے وہ فرمایا کرتے تھے کہ اس مزار شریف پر ہر جمعرات کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچہری فرماتے ہیں اور تمام انبیاء ئے کرام موجود ہوتے ہیں اور بابا الہ دین صاحب کا اس قدر صاحب مزار سے تعلق تھا اور محبت تھی کہ ایک مولوی صاحب بابا صاحب کے پیر بھائی مزار شریف پر مراقبہ میں تھے۔ صاحب مزار نے فرمایا کہ بابا اللہ دین صاحب سفید پوش آدمی ہیں۔ تم اس کو روٹی کی تکلیف دیتے ہو۔ وہ مولوی صاحب چلے گئے اور کہہ کر گئے کہ یہ صاحب مزار تمہارا بہت خیر خواہ ہے کہ ہم کو تمہاری روٹی بھی کھانے نہیں دیتا

---

۷۵ بمقام حاصلانوالہ میں اختر پڑھتا تھا۔ تو وہاں ایک بابا سفید ریش مجھ سے محبت کرتے تھے اس لئے کہ میں آوان شریف جاتا۔ وہ بہت خوش ہوتے تھے انہوں نے بیان کیا تھا کہ سرکار غریب نوازؒ یہاں ملتان شریف والے غوث صاحب کے خلیفہ صاحب کی

مزار شریف پر اکثر آتے رہتے تھے اور لوگ تو بیٹھے وہ کھڑے رہے۔ میں کم سمجھی کی وجہ کی سے ساتھ چلا گیا۔ جب آپ مزار شریف سے واپس ہونے لگے۔ میں نے عرض کی میرا بھائی بھی فوت شدہ ہے۔ آپ اس کی قبر پر تشریف لے چلو اور اس کے حال سے آگاہ فرماویں کہ آرام میں ہے یا تکلیف میں۔ آپ نے مجھے حکم دیا کہ آگے چل۔ جب میں چلا تو جان کر دیدہ دانستہ عورت کی قبر پر کھڑا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کون سی قبر ہے۔ میں نے عرض کی کہ یہ قبر ہے۔ آپ کی طبیعت مبارک جلالیت میں آگئی اور فرمایا کہ یہ تو عورت کی قبر ہے بہت شرمندہ ہوا۔ پھر آپ کو میں اپنے بھائی کی قبر پر لے گیا۔ جب آپ کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ ابھی پچیس سال عذاب کے اس کے لئے باقی ہیں۔ صدقہ خیرات۔ ختم پڑھے جائیں جس کی برکت سے اللہ پاک عذاب معاف فرماویں۔ بابا احمد دین ان کا نام تھا۔ نیلی قوم کا ایک فرد تھا۔ وہ کہتا تھا کہ بس میری بیعت یہی ہوئی۔ جب میں نے یہ کرامت دیکھی۔ پھر کسی بزرگ کے پاس جانا نہیں ہوا۔ بس آپ سے ہی محبت اور زیارت سے مستفیض ہوتا۔

---

۷۶ ایک حافظ سواری نام کے وہاں رہنے والے تھے۔ وہ بیان کرتے تھے کہ میں بچپن میں اپنے والدہ کے ہمراہ گجرات گیا ہوا تھا۔ حضرت شاہدولہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کی مزار پر حضور سرکار غریب نوازؒ آولان شریف جلوہ گر تھے۔ زیارت کے لئے بہت لوگ جمع تھے جو قریب تھے وہ قدمبوسی کرتے۔ ہم کچھ فاصلہ پر تھے۔ ہم نے دل میں کہا کہ ہم کو قدمبوسی کا موقع کیسے نصیب ہوگا لوگ بہت ہیں۔ آپ غریب نوازؒ نے منہ ہماری طرف پھیر کر کے یوں ارشاد فرمایا کہ میرا دھیان تمہاری طرف بھی ہے۔ مت گھبراؤ۔ پھر ہم کو بہت تسلی اور خوشی ہوئی کہ جب بھی موقع نصیب ہوا۔ کوئی بات نہیں ہے۔ آپ کی توجہ تو ہماری طرف بھی ہے۔ پھر

آپ کی قدمبوسی نصیب ہوئی۔ ہم نے ایسا کوئی فقیر نہیں دیکھا۔ جو بیکسوں اور بے پردوں کا پورا پورا ساتھ دے۔

---

۵) حضرت قبلہ والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ایک دن قبلہ عالم سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کی کہ دل یہ چاہتا ہے کہ کھانا قلیل کھایا جائے۔ پھر بھی زیادہ کھایا جاتا ہے۔ فرماتے تھے کہ ڈیڑھ پاؤ کی تین روٹیاں ہوتی تھیں۔ دن بھر کام لنگر بھی کرتے رہتے۔ پھر بھی دل یہ چاہتا کہ اس مقدار سے بھی کم کھایا جائے۔ اب سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ مجذوبوں کو سلوک کے راستہ میں زیادہ کھانا مضر نہیں ہے۔ قبلہ عالم فرماتے تھے۔ مجھے حیرانگی تھی کہ مجذوبوں والی بات بالکل بھی مجھ میں نہیں ہے مجھے مجذوبوں کے گروہ میں کیسے شامل فرمایا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ ہاں ایک بات یاد آگئی ہے۔ فرماتے تھے کہ جب سرکار غریب نوازؒ نے تمام منازل اسباق قادریہ طے کرا دیئے۔ تو عالم رویا میں اولیاء کرام جمع ہوئے۔ غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ احقر کے والد ماجد کو مجذوبوں میں رکھتا ہے اور حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کر سالکوں میں رکھتا ہے۔ ہم نے شریعت محمدیہ کا ان سے پرچار کرانا ہے

۶) ایک مرتبہ حضرت والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ معہ سنگیوں کے آران شریف حاضر ہوئے۔ بہ حسب معمول دو تین دن سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی مزار مقدس پر حاضری دیتے رہے اور حضرت ثانی حضرت مولینا قاضی محبوب عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے حلقہ میں حاضر ہوتے رہے۔ اور پھر گجرات شریف شہنشاہ بابا گجراتی رحمتہ اللہ علیہ کے حضور معمول کے مطابق حاضری دی اور رات وہیں بسر کی۔ صبح جب وہاں سے

الوداع ہونے لگے تو سنگیوں کو فرمایا کہ تم واپس گھروں کو چلے جاؤ اور ہم کو بابا صاحب کا ارشاد ہوا ہے کہ سرہند شریف حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے حضور میں حاضری دو۔ سنگی واپس گھروں کو چلے آئے اور قبلہ عالم معہ ایک سنگی سرہند شریف چلے گئے حضرت بابا صاحب گجراتی رحمتہ اللہ علیہ حضور غوث الاعظم صاحب بغداد رحمتہ اللہ علیہ ہو کر پھر کس قدر حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ سے گہرا تعلق کہ احقر کے والد ماجد کو سرہند شریف بھیجا۔

۷) احقر کے والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ غریب نواز سرکار آران شریف رحمتہ اللہ علیہ کے غلاموں سے مزارات طیبات والے اتنی محبت و پیار کرتے کہ ایک مرتبہ سرکار دمڑی والوں (رحمتہ اللہ علیہ) کی حاضری دی۔ بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ اس قدر مہربان ہوتے کہ محبت و پیار سے یوں ارشاد فرمایا کہ تم کو کسی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے پاس ظاہری و باطنی خزانے موجود ہیں۔ یہ صدقہ غریب نواز سرکار آران شریف رحمتہ اللہ علیہ کا تھا کہ بابا صاحب نے کھلے لفظوں میں اس قدر مہربانی جاودانی کا اظہار فرمایا۔

۸) ایک مرتبہ سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے احقر کے والد ماجد مرشد ارشد کو یوں فرمایا کہ آج کل کے نئی روشنی کے بزرگ فقیر کچھ سیانے ہو گئے ہیں۔ پرانی کسی ولی کی مزار پر حاضری دے دیا کرو۔ پرانے لوگوں کی مزاروں سے پرانے فیض حاصل ہوتے پھر والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کی کہ ان کو اگر دیکھا جائے تو پھر جانا بھی اچھا ہوتا ہے۔ فرمایا کہ اگر زیارت کرنے والے کو وہ نظر نہیں آتے۔ تو پھر وہ لوگ تو دیکھ لیتے ہیں فلاں شخص آیا ہے تو وہ لوگ خالی نہیں پھرتے۔

۸۱ ایک مرتبہ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے میرے حضرت والد ماجد و مرشد ارشد رحمۃ اللہ علیہ کو یوں ارشاد فرمایا کہ شجرہ شریفہ حضرات خواجگان نقشبندیہ مجددیہ تم پڑھتے ہی ہو۔ ہمارا شجرہ شریفہ قادریہ بھی پڑھا کرو۔ آپ نے پھر شجرہ شریفہ قادریہ مطبوعہ پشاور اس کو مہراں والا شجرہ کہا جاتا تھا۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ترکیب پڑھنے کی یوں فرمائی۔ ہر اسم مبارک سے پہلے الٰہی بحرمتِ شیخ المشائخ۔ حضرت اس کے بعد نام اور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کہا جائے۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے بے حد احسان اور انعام جو بیان میں نہیں آسکتے۔ ہر سنگی سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے احسان اور انعام یاد کرتا اور کہتا کہ جس قدر مجھ پر شاید ہی کسی اور پر ہوں۔

---

۸۲ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد و مرشد ارشد کو یوں ارشاد فرمایا کہ تم اپنے مشائخ کرام نقشبندیہ کا تصور کرتے ہو۔ میرا بھی تصور رکھا کرو۔ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشائخ کرام کے حالات بیان فرماتے رہتے تھے۔ روزمرہ اپنے مشائخ کرام اور اولیائے عظام کے حالات سے حلقہ والوں کے دلوں کو چمکاتے تھے اور بعض اوقات سامعین کی آنسو جاری ہو جاتی تھیں۔

---

۸۳ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی جب پہلی حاضری سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں ہوئی تو آپ نے بے حد بے اندازہ ظاہری و باطنی فیوض و برکات سے مالا مال فرمایا اور یوں بھی ارشاد فرمایا کہ حافظ صاحب کی توجہ میں بہت بیٹھا کرو۔ میرے جد امجد رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ذکر تک میں بیٹھنے کی سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے تاکید فرمائی دادا جی صاحب

رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ میں جو لوگ شامل ہوتے۔ پتھر دل والے بھی موم ہو جاتے اور ان کی آنکھیں ان کی نرمی دل کی ترجمانی کرتیں اور بے ساختہ اشکبار ہو جاتیں۔

---

۸۴ حضرت والد ماجد و مرشد ارشد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ جب آوان شریف جاتے تو پہلے باولی شریف حاضری دیتے تو پھر آوان شریف حاضری دیا کرتے۔ ایک باولی شریف حاضری دی اور مزارات طیبات پر مراقبہ میں بیٹھے تو ایک صاحب نے فرمایا کہ تم ہماری مسجد میں نماز نہ پڑھا کرو۔ دوسرے صاحب فرمانے لگے کہ کوئی بات نہیں ہے۔ وہ تو ہم ایک ہی ہیں۔ تیسرے صاحب بھی بولے تو یہی فرمایا۔ پھر مراقبہ میں بے لطفی پیدا ہو گئی۔ جب آوان شریف حاضری دی تو سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے یہ واقعہ عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ پہچانتے تھے جنہوں نے یہ کہا تھا کہ ہماری مسجد میں نماز نہ پڑھو۔ عرض کی کہ پریشانی کی وجہ سے پہچان نہیں کی۔ غریب نواز سرکار نے فرمایا وہ چڑھدے والے صاحب ہوئے ہوں گے وہ بہت زبردست تھے۔ لہندے والے صاحب تو بہت مقبول الٰہی تھے۔ ہمارے اور ان کے آپس میں بہت تعلقات تھے تو اس بات میں کہ تم ہماری مسجد میں نماز نہ پڑھیں۔ یہ اشارہ تھا کہ تم آوان شریف کیوں گئے تو سرکار لہندے والوں نے اور جناب بابا جی صاحب محمد فخر العالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آوان شریف والے اور ہم ایک ہی ہیں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ تو سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب واپس جاؤ گے تو باولی شریف حاضری دے کر جانا۔ جب واپسی ہوئی تو اسی قدر جملہ حضرات نے توجہات سے مالا مال فرمایا کہ تمام پریشانیوں کو دور فرما دیا اور سکون و اطمینان سے لبریز کر دیا۔

۸۵ ایک مرتبہ حضرت قبلہ عالم والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ بمعہ چند سنگیوں کے آوان

شریف حاضر ہوئے۔ کچھ بخار کی بھی حرارت تھی اور کھاتے پیتے بھی بہت کم تھے اور کلام بھی کم فرماتے تھے۔ دو تین دن کے بعد جب واپس ہوئے براستہ گگرالی کھاریاں کے اور جب باؤلی شریف کے قریب پہنچے تو پھر کلام کھل کر فرمانے لگے اور فرمایا کہ آوان شریف بھی بہت کم کلام کرتے رہے ہیں اور یہاں تک بھی بہت کم کلام کی ہے کہ سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ میرے ہمراہ اور سامنے تھے ان کے ادب و احترام کے واسطے بہت کم کلام کی ہے۔ اب یہاں باؤلی شریف کی حدود تک آپ کے ساتھ ساتھ تشریف لائے ہیں۔ یہاں چھوڑ کر اب واپس تشریف لے گئے ہیں سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی اس قدر نظر کرم تھی۔ آپنے سنگیوں پر سفر و حضر میں پورا پورا محبت کا اظہار کرتے۔

---

۸۶ احقر کے جد امجد رحمتہ اللہ علیہ کو بخار شدید لاحق تھا۔ کافی دن سے بخار کا دورہ تھا۔ ایک دن جد امجد رحمتہ اللہ علیہ نے صبح کو فرمایا کہ آج بخار نہیں ہوگا۔ سرکار غریب نواز آوان شریف والے رات کو تشریف لائے اور دروازے کے بیچ میں کھڑے ہوئے اور آپ کو وجد طاری تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ بخار کو دور فرما رہے ہیں حضرت داداجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا آپ کے ساتھ بہت گہرا تعلق تھا اور قدیمی محبت تھی داداجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ ہزارہ مغلاں آوان شریف سے چار پانچ کوس کے فاصلہ پر ایک گاؤں تھا۔ وہ مزارات طیبات تو گزر بانے تھیں۔ وہاں سرکار غریب نواز تشریف لایا کرتے اور وہاں ایک حافظ صاحب نابینا تھے جن کے ساتھ دادا صاحب رحمتہ اللہ علیہ دور قرآن پاک کرتے وہ خلیفہ تھے۔ جناب باباجی صاحب خواجہ محمد خان عالم رحمتہ اللہ علیہ باؤلی شریف کے۔ غریب نواز کو ان سے بہت محبت تھی۔ جب کبھی مزار

شریف پر جاتے تو حافظ صاحب ضرور ملاقات کے لئے ضرور حاضر ہوتے۔

---

۸۷ ایک مرتبہ غریب نواز سرکار رحمتہ اللہ علیہ نے احقر کے والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا کہ تم یہاں آجاتے ہو۔ گھریلو کاروبار کس طرح چلتا ہے۔ والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کی کہ میرے حضرت والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی سنگی اپنے پیرو مرشد کی طرف جاتا ہے تو پیرو مرشد اس کے کاموں کے اور حفاظت کے ذمہ دار ہو جاتے ہیں۔ سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے بڑی مہربانی سے فرمایا کہ حافظ صاحب تم کو بہت اچھا کورس کرا گئے ہیں اور ہر کام میں پختہ کر گئے ہیں۔

---

۸۸ سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کے سنگیوں نے یوں عرض کی کہ غریب نواز حضرت صاحبزادہ صاحب کے لئے اس طرح دعا فرمائی اور توجہ کی جائے۔ جس طرح حضرت خواجہ تونسوی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ سیالوی رحمتہ اللہ علیہ پہ مہربانی فرمائی اور مدارج علیا سے سرفراز فرمایا۔ تو حضور قبلہ عالم سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے یوں ارشاد فرمایا کہ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو سارے جہان کے لوگوں سے منازل علیا پر فائز فرمائے اور چشمہ فیض سے ہر خاص و عام سیراب و شاداب ہوں۔ واقعی آپ کی دعا نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو بلند مقام پر فائز فرمایا۔ امراء، علماء، صلحاء، فقراء، ہر طبقہ کے لوگوں کی ظاہری و باطنی علوم سے علمی، عملی روحانی اصلاح فرماتے رہے

---

۸۹ سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی نورانیت قلبی۔ بمطابق حدیث پاک صاحب لولاک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ ط
ترجمہ: مومن کی صفائی دل سے بچو وہ دل کی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔" والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ
بیان فرماتے تھے کہ پہلی بار جب حاضری دی۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں
ہوئی۔ عشاء کی جماعت کے لئے صف بن رہی تھی۔ جب حضور نے دیکھا تو فرمایا کہ جماعت کراؤ
مجھے ایک تکلیف تھی۔ میں نے انکار کیا۔ جو حافظ صاحب ہمیشہ جماعت کراتے تھے۔ انہوں
نے جماعت کرائی۔ فرض نماز کے بعد میں نے قدم بوسی حاصل کر لی۔ حضور پھر مکان کے اندر
تشریف لے گئے۔ سنتیں، نفل پڑھ کر باہر تشریف لائے۔ پھر پوچھا کہ حافظ صاحب کا کیا
حال ہے۔ ہم نے عرض کی کہ خیریت سے ہیں۔ پھر سنگیوں کو یوں ارشاد فرمایا کہ یہ رب، رب
کرنے والے ہیں، ان کو چھوڑ دی، مصلی الگ کسی جگہ دینا ہوگا۔ اس سے پہلے آپ کی زیارت
نصیب نہیں ہوئی تھی۔ آپ نے اس طرح باتیں فرمائیں کہ جس طرح قدیمی واقف ہیں رات
کو باباجی صاحب خواجہ محمد خان عالم رحمۃ اللہ علیہ بادلی شریف کو دیکھا کہ آپ میرے یہاں
آنے سے خوش نہیں ہیں۔ صبح کو واپسی کی اجازت حاصل کر لی، چار آنہ کے پیسے نذرانہ پیش
کیا۔ آپ نے فرمایا کہ راستہ میں تم کو کام آئیں گے نہ لیئے۔ پھر جب گھر واپس آئے تو جد امجد
رحمۃ اللہ علیہ دورہ سے واپس تشریف لائے ہوئے تھے۔ عرض کی آپ کی اجازت کے بغیر آوان
شریف حاضری دی ہے۔ آپ اگر اجازت فرمائیں تو حاضری دیا کروں۔ آپ نے فرمایا تمہارا
فیض وہاں بھی ہے ضرور حاضری دیا کرو۔ پھر حاضریاں دیتے دیتے سلوک قادریہ کی تکمیل
بھی ہو گئی اور اجازت و خلافت سلسلہ عالیہ قادریہ کی حاصل ہوئی اور رفتہ رفتہ بے شمار
فیوض و برکات سے آپ نے مالا مال فرمایا جو زبان بیان سے قاصر ہے اور تمام اوراد و
وظائف قادریہ سے سرفراز فرما کر یوں ارشاد فرمایا کہ پڑھ کر دنیا کے لئے کوئی دعا نہ کرنی

وہی دعائیں کافی ہیں جو لکھی ہوئی ہیں۔

---

۹۰ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے احقر کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے تمام حلقہ
بگوشاں کے روبرو پوچھا کہ تمہاری گندم کس قدر ہوئی ہے۔ عرض کی کہ حضور آپ کی دعا و
برکت سے گندم بہت ہے۔ پھر پوچھا کس قدر ہوئی ہے۔ پھر بھی یہی جواب دیا۔ تیسری مرتبہ
پوچھا تو بھی یہی جواب دیا۔ پھر حضور چشمہ نور رحمۃ اللہ علیہ نے تاکیداً وزن کا پوچھا۔ پھر
حلقہ بگوشاں کے روبرو ہی بتلانا پڑا۔ پہلے تو شرمساری کی وجہ سے وزن نہ بتلایا پھر تاکیدی
حکم کی تعمیل کرتے ہوئے عرض کی کہ ایک من یعنی چالیس سیر اس وقت مل ہیں یہ خیال گزرا کہ اگر
آپ قصیدہ غوثیہ مبارکہ کی اجازت فرمائیں تو پڑھا کروں کہ فراخی رزق اور مال و دولت حاصل
ہو جائے۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے جو دل میں خیالات آئے آئینہ دل کی صفائی سے
معلوم کر لیا اور یوں ارشاد فرمایا کہ قصیدے پڑھ کر کیا کرو گے۔ اللہ تعالیٰ برکت فرمائیں گے
وہ حضور کی زبان درفشاں سے یہ کلمات نکلے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ برکت فرمائیں گے وہ برکت
آج تک چلی آرہی ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ عطا فرما رہا ہے۔ پھر سرکار غریب نواز نے پوچھا قرضہ
تو نہیں ہے۔ عرض کیا حضور ایک بھینس خریدی ہے اس کی کچھ رقم باقی ہے اور کچھ ادا کر دی
ہے۔ حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا اور منہ مبارک سے
زبان گوہر فشاں سے یوں ارشاد فرمایا کہ قرضہ دور۔ انگشت شہادت سے اس طرح اشارہ
فرمایا کہ گویا آپ نے قرضہ پر لکیر کھینچ دی ہے کہ ختم کر دیا ہے۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
کا یہ ہوتا تھا کہ کوئی ورد و وظائف پڑھا جائے۔ رضائے الٰہی مقصود و مطلوب ہونی چاہیے۔

۹۱ حضور سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دفعہ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے یوں

عرض کر دیا کہ غریب نواز جو مجھے ذوق و شوق اوراد مجددیہ میں حاصل تھا، آپ کے اوراد و وظائف میں حاصل نہیں ہے۔ زبان گوہر فشاں سے یوں جواب فرمایا کہ روزے دار کو جو افطاری کے وقت پانی کے پہلے گھونٹ کی لذت حاصل ہوتی ہے۔ سارا پانی پینے سے حاصل نہیں ہوتی۔

باباشاہ نواز رحمۃ اللہ علیہ ایک خلیفہ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ہوئے ہیں ان سے بیان کیا کہ مجھے پہلے سبقوں میں بہت لذت تھی۔ ان سبقوں میں وہ لذت نہیں ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ زہر کھانے میں بھی کوئی لذت ہوتی ہے۔ یہ اسباق زہر کی مثل ہیں کہ غیریت کو فناہ کر دیتے ہیں۔ تمام امراض لطائف سبعہ کا قلع و قمع کر دیتے ہیں اور نور چمکا دیتے ہیں۔

۹۲ سرکار غریب نواز آوان شریف رحمۃ اللہ علیہ دربار کھڑی شریف تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضرت داداجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ملاقات کے لیے تشریف لے گئے معہ احباب طریقت جو سلوک کے اسباق حاصل کر رہے تھے۔ غریب نواز سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ سلوک پٹیاں پڑھتے ہیں۔ ان کو توجہ بہت کیا کرو۔ داداجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ میرا بھی کوئی پردہ دور فرماؤ۔ داداجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عجز و انکساری پیش کی۔ آپ نے اپنے آپ کو کمتر خیال کیا۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ داداجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات کو خوب جانتے تھے کہ یہاں تو کوئی کمی نہیں ہے کہ پوری کی جائے تو یوں ارشاد فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب کو میرے پاس بھیجیں ابھی اس وقت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کا کم سنی کا زمانہ تھا۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم تھا کہ ان کا فیض ہمارے پاس ہے اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تمام

اسباق مجددیہ لطائف بمعہ مراقبات طے کرا کر ہمارے پاس بھی بھیجنا۔ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت داداجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تمام سلوک مجددیہ طے کر کے غریب نواز سرکار کے پاس گئے۔ سرکار غریب نواز نے بہت جلدی اسباق قادریہ طے کرا کر خلافت و اجازت سلسلہ قادریہ سے سرفراز فرمایا اور سلوک مجددیہ کے اسباق بھی سنے اور توجہات بھی اسی طریقہ مجددیہ کے مطابق فرماتے اور نہایت مہربانی سے تمام سلوک مجددیہ کا سیر کرایا

---

۹۳ سرکار آوان شریف رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت پاک میں حاضری کا یہ باعث ہوا کہ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر پرواز کر رہے ہیں آگے حضرت بابا پیرے شاہ غازی بادشاہ سرکار دمڑی والے پرواز کر رہے ہیں۔ ان کے پیچھے ایک بزرگ نقشبندی سلسلہ کے پرواز کر رہے ہیں اور ان کے پیچھے سائیں نور مجذوب رحمۃ اللہ علیہ پرواز کر رہے ہیں اور ان کے پیچھے حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ پرواز کر رہے ہیں حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے اس خواب کی تعبیر یوں سوچ کر کی کہ جو نقشبندی سلسلہ کے بزرگ باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے پرواز کر رہے ہیں ان سے مراد سرکار آوان شریف والے ہیں۔ باباصاحب کے ساتھ سرکار آوان شریف والوں کا ہے۔ ان کا تعلق نہیں ہے۔ اس خواب کی تعبیر کے بعد آوان شریف حاضری دی اور تعبیر خواب بھی اسی طرح و توقع ہی ہوئی۔ کہ سرکار آوان شریف والوں کے وسیلہ سے باباصاحب کھڑی شریف والوں کا بھی فیض حاصل ہوا۔ اور سائیں نور مجذوب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی فیض بھی آپ کے وسیلہ سے حاصل ہوا۔ باباصاحب کھڑی شریف والوں نے اس قدر محبت بھرے پیار سے یوں ارشاد فرمایا کہ تم کو کسی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے پاس

ظاہری باطنی فیوض و برکات کے خزانے موجود ہیں اور سائیں نور مجذوب نے بھی یوں ارشاد فرمایا کہ مجھ میں اور ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

---

۹۴ غریب نواز سرکار رحمۃ اللہ علیہ اپنے عبادت خانہ تشریف فرما تھے۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب پنڈمی سرہال والے حاضر ہوئے۔ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کون ہے۔ مولینا نے عرض کی کہ عبدالرحمٰن ہے۔ فرمایا کہ بڑی مائی صاحبہ کے پاس بھی حاضری دیا کرو۔ بڑی مائی صاحبہ سے مراد صاحب صوات علیہ الرحمۃ تھے۔

---

۹۵ مولینا عبدالرحمٰن صاحب نے بیان کیا کہ میرے طلباء کابل، قندھار، غزنی مختلف علاقوں کے فنون مختلفہ پڑھا کرتے تھے۔ کافی تعداد میں تھے۔ اسٹیشن سے رائفلیں چوری ہو گئیں۔ تھانہ والوں نے طلبہ پر الزام قائم کیا کہ انہوں نے چرائی ہیں۔ بہت جعل سازی اور دسیلے پیش کئے۔ لیکن انہوں نے نہ مانا۔ کیس (مقدمہ) سنگین بن گیا۔ آخر میں نے سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو عریضہ بھیجا۔ کہ میں بھی اور طلبہ بھی مصیبت میں پھنس گئے ہیں۔ دعا فرمائی جائے کہ مصیبت ٹل جائے۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے جو جواب فرمایا وہ کلمات طیبات فارسی میں ہیں۔ وہی بعینہ لکھے جاتے ہیں۔ ”تسلی باید کرد مولے ترا کسے ضرر نخواہد کرد“ مولانا فرماتے تھے۔ کہ جب آپ کا مکتوب گرامی موصول ہوا۔ اسی وقت وہ مصیبت ٹل گئی اور تمام طلباء آزاد ہو گئے۔ بے لوث اور بے عیب ثابت ہوئے۔

---

۹۶ جب حضرت ثانی صاحب قاضی خواجہ محبوب عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے

سجادہ نشینی سے عدالت میں جواب دے دیا کہ مجھے سجادہ نشینی کی ضرورت نہیں ہے۔ بعد میں عرس شریف ہوا۔ تمام احباب ہر طبقہ کے یوں اٹھے کہ ہم کو وہ فیصلہ منظور نہیں ہے سب کے سب حضرت ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے دست بستہ عرض کرنے لگے تھے۔ آپ ہم کو نہ چھوڑیں۔ آپ کسی کی بات نہیں سنتے تھے۔ احباب پریشان ہوئے کہ اس کا کیا علاج کیا جائے آخر سب کے سب سنگی حضرت مولینا عبدالرحمٰن صاحب کو ساتھ لے کر گول کمرہ میں حاضر ہوئے۔ سب سنگیوں نے بمعہ مولینا صاحب درخواست پیش کی۔ تو حضور نے نہ مانا۔ آخر مولانا عبدالرحمٰن صاحب حضرت اعلیٰ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز بھی تھے اور حضرت ثانی مولانا قاضی محمد محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ کے استاد بھی تھے۔ تو آپ نے بڑی جلالیت سے حدیث پاک سنائیں کہ یَدُ اللّٰہِ علی الجماعۃ۔ اللہ پاک کا ہاتھ جماعت پر ہے جب کہ سب کے سب ہم التجا کرتے ہیں۔ تو پھر ہماری التجا کو ٹھکرانا نہیں چاہیے۔ پھر حضور خاموش ہو گئے۔ اور آبدیدہ ہو گئے۔ پھر جملہ احباب چلے گئے تو حضور قبلہ عالم سرکار غریب نواز کی مزار شریف پر تشریف لے گئے اور خوب آنسو بہائے۔

---

۹۷ سرکار غریب نوازؒ کچھ دن لشندر شریف مقیم رہے اور پھر درکالی شریف حضرت حاجی بنگاشیر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جانے کا ارادہ کیا لیکن بوجہ کمزوری کے سفر پیدل مشکل تھا۔ اس لئے صاحبزادگان لشندر شریف نے آپ کے لئے پالکی کا انتظام کیا۔ جب کچھ سفر طے کیا تو ایک مقام پر سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پالکی اتار دو۔ جب پالکی اتار دی گئی وہاں ایک بڑھیا زمینوں کے آڑوں یعنی بنوں سے گھاس کرید رہی تھی اس کے ساتھ غریب نوازؒ نے چند باتیں کیں۔ اور فرمایا کہ پالکی اٹھاؤ۔ اور واپس لشندر شریف کو ہوئی تو

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے احباب نے دریافت کیا کہ آپ کا ارادہ درگاہی شریف کا تھا۔ واپس آنے کی کیا وجہ ہے۔ فرمایا، حاجی بگا شیر[؟] بڑھیا کی شکل میں آگئے آگے اور گھاس کھرپنے لگے اور ان سے جو فیض لینا تھا وہ لے لیا۔ وہ ہماری کمزوری معذوری کی وجہ سے راستہ میں آپہنچے جس طرح گھاس کھرپنے سے زمین صاف ہو جاتی ہے اسی طرح مقبولان خدا اپنے ارادتمندوں کے قلوب کو صاف شفاف بنا دیتے ہیں۔ ظاہر میں یہ نظر آتا ہے اور حقیقت میں وہ قلوب کو منور فرماتے ہیں۔

---

۹۸ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ حضرت والد ماجد و مرشد ارشد رحمۃ اللہ علیہ کو ایک وقت ان وظائف کی اجازت مرحمت فرمائی۔ قرآن پاک منزلوں پر، حزب الاعظم منزلوں پر، حزب البحر شریف، سبع شریف منزلوں پر، درود مستغاث شریف، درود کبریت احمر، دلائل الخیرات شریف اور سورۃ یوسف شریف، سورۃ طٰسین شریف، سورۃ فتح شریف، سورۃ یٰسین شریف ہر مبین پر گیارہ مرتبہ درود شریف اور قصیدہ بردہ شریف پانچ بار اور درود شریف حبیبی خضری۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہٖ وسلم۔ جس قدر پڑھا جائے اور خاص کسی مقصد کے لئے ۱۱۰۰ بار پڑھ کر دعا کی جائے۔

۹۹ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی حضور میں والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے ہوئے تھے سرکار نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے گاؤں میں ایک فقیر نہیں ہوتا۔ پھر غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سائیں نور نہیں ہوتا۔ اس کے پاس بھی کبھی کبھی حاضری دیا کرو۔ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے عرض پیش کی کہ اگر ان کے پاس جانا ہوتا تو پھر یہاں نہ آنا ہوتا۔ فرمایا تم کہتے ہوں گے کہ

شریعت کا پکا نہیں ہے۔ گو شریعت کا پکا نہیں ہے۔ لیکن نفس کا بہت پکا ہے۔ شریعت کے سبق پڑھانے والے بہت مل جاتے ہیں۔ لیکن نفس کا سبق پڑھانے والا کوئی کوئی ملتا ہے تم ضرور اس کے پاس حاضری دیا کرو۔ تم نے اس سے کچھ لینا نہیں صرف حاضری دیا کرو۔

---

۱۰۰ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ وہ مجذوب ہیں لوگوں کو مارتے بھی ہیں اور گالی گلوچ بھی دیتا ہے۔ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ سائیں صاحب نے کبھی بھی ہمارے ساتھ یہ معاملہ نہیں کیا تھا۔ صرف غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی سفارش مضبوط کرنے کے لئے اس طرح عرض کی تھی۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب کیسے مارے گا۔ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ آدان شریف سے جب گھر آئے (کبھی مہینہ کے بعد کبھی پندرہ دن کے بعد گھر آتے) تو سائیں صاحب کے پاس گئے۔ جب سائیں صاحب نے دیکھا کہ آ رہے ہیں تو تمام لوگ وہاں بیٹھے ہوئے تھے پتھر مارنے شروع کر دیئے اور لوگ بھاگ گئے۔ تو سائیں صاحب نے لاٹھیاں ہاتھ میں لے لیں اور کہنے لگے دیکھو جو یہ آ رہے ہیں میری شکایت کرتے رہے ہیں کہ سائیں نور لاٹھیاں مارتا ہے۔ کلہاڑیاں مارتا ہے میں نے کب ان کو مارا ہے۔ لاٹھیاں ہاتھ میں لیتے ہوئے اور کہتے کہتے کہ ان کی سزا یہ ہے کہ دھوپ میں کھڑا کر۔ والد صاحب فرماتے تھے کہ خود ہی دھوپ میں کھڑا ہو گیا جب سائیں صاحب قریب آگئے تو بازو پکڑ کر ساتھ لے گئے اور اپنی چارپائی پر ساتھ بٹھا لیا اور یوں کہنے لگے کہ جس کو ۲۲ چوبیس ۲۵ پچیس ہزار روزمرہ کی آمدنی ہو وہ بادشاہ نہیں ہو جاتا۔ پھر خود ہی فرمانے لگے بادشاہ ہو جاتا ہے اور پھر فرمایا کہ جس کا اتنا روزمرہ کا نقصان ہوتا ہے اس کے پاس کچھ نہیں رہتا۔ پھر فرمایا یہ بات یاد پاس کچھ رہتا ہے۔ پھر خود ہی فرمانے لگے اس کے پاس کچھ نہیں رہتا۔

دیکھنا میرے پاس بھی آیا کرو۔ والد ماجد فرمانے لگے کہ سائیں صاحب کی توجہات سے بخارات شروع ہو گئے اور حاضری دینے سے بھی قاصر ہو گئے۔ بخار کی حالت میں خواب میں سائیں صاحب سے ملاقات کی اور فرمانے لگے کہ تم کہتے ہوں گے کہ مجھے بہت بخار ہے مجھے دیکھو جب خواب میں بازو پر ہاتھ رکھا تو کئی گنا ان کو زیادہ بخار تھا۔

---

١٠١ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ بخار سے کچھ افاقہ ہوا تو سائیں صاحب کی خدمت میں حاضری دی تو فرمانے لگے کہ آ گئے ہیں۔ میں نے تم کو لاہور بھیجا ہے۔ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ ہم لاہور نہیں جائیں گے۔ کہنے لگے مجھے پتہ ہے کہ چلنے سے تھکتے نہیں گھوڑے کی طرح تمہاری سفری رفتار ہے۔ آوان شریف جب جانا ہو تو مجھے ملاقات کر کے جانا۔

---

١٠٢ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے جب آوان شریف کی حاضری کا ارادہ کیا تو سائیں صاحب کے حاضر ہوئے۔ سائیں صاحب نے ایک سن کی رسی لے کر تین گرہ دیں اور والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے گلے میں ڈال دیا اور کہا کہ میں نے تین دروازہ کھول دیا ہے کسی دوکان پر نہ گنڈا دینا۔ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ جب سرکار غریب نواز رح کے پاس حاضر ہوئے تو سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے سائیں نور کا حال پوچھا اور فرمایا تمہارے ساتھ کیسا برتاؤ کیا ہے۔ عرض کیا کہ بہت ہی اچھے پیش آتے ہیں۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کچھ کہا تو نہیں ہے۔ عرض کیا حضور سن کی رسی کو تین گرہ لگائیں اور کہا کہ تین دروازہ کھول دیئے ہیں۔ معلوم نہیں کہ کون سے

دروازہ ہیں اور یہ رسی اتار دوں یا رہنے دوں۔ فرمایا کہ جس طرح مرضی ہو پھر وہ گنڈا میں نے اتار دیا۔ کچھ دن کے بعد جب گھر آنے کی اجازت ملی تو حضور نے یوں ارشاد فرمایا کہ اللہ بادشاہ مہربانی فرمائیں تو حافظ صاحب کی برکتیں بھی تمہارے ساتھ ہوں اور سائیں نور کی برکتیں بھی تمہارے نصیب ہوں اور میں بھی حاضر ہوں۔ یعنی تین ولیوں کا فیض مراد ہے۔ تین گرہوں سے تین طرف کے فیض مراد تھا۔

١٠٣ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے جب والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کو گھر آنے کی اجازت فرمائی تو فرمایا کہ سائیں نور کو سلام کہہ دینا۔ دو سنگی اور تھے انہوں نے کہا کہ ہمارا سلام بھی دینا۔ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ جب پہنچے تو سائیں صاحب کی حاضری کے لئے تشریف لے گئے۔ جب حاضری ہوئی تو ارادہ کیا کہ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا سلام پہنچاؤں تو سائیں نور بول پڑے کہ وہ سلام اسی وقت پہنچ گیا تھا جب انہوں نے دیا تھا۔ پھر والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے دل میں خیال کیا کہ دو سنگیوں کے سلام وہاں سائیں صاحب نے لاٹھی دو دفعہ زمین پر ماری۔ مطلب یہ ہوا کہ وہ سلام بھی پہنچ گئے ہیں۔

---

١٠٤ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اپنے خلیفہ مولینا خلیل الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ ڈھوک شمس والے بمعہ چند سنگیوں کے میاں نیاز اللہ صاحب بگوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ملاقات کے لئے گئے وہ حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بھائی اور صاحب صوات رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ وہ مولینا صاحب کا غریب نواز سرکار کے لحاظ سے اس قدر ادب و احترام کرتے کہ خود چاء وغیرہ بنا کر پلاتے۔ وہ چارپائی کی پائنتی بیٹھتے اور مولینا صاحب کو سرہانے بٹھاتے۔ مولینا صاحب کو ان کی توجہ سے رونا شروع ہو گیا۔ کسی نے کہا کہ مولینا صاحب

روتے ہیں۔ تو حضرت فیض اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جن بچوں کی مائیں بچپن میں فوت ہو جاتی ہیں وہ روتے ہیں۔ یہ اشارہ تھا کہ غریب نواز سرکار کا وصال ہو گیا ہے پھر مولانا خلیل الرحمٰن صاحب چلے آئے۔

---

۱۰۵ سرکار آوان شریف رحمۃ اللہ علیہ کے دورنگی سیر و سیاحت کے لئے گئے تو حضرت باباجی صاحب خواجہ محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ موہڑہ شریف سے ملاقات ہوئی جب باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہوا یہ اہل علم سرکار آوان شریف کے غلام ہیں۔ آپ نے بہت محبت فرمائی۔ اور ایک مولوی صاحب بچپن میں سرکار غریب نواز رح سے کتابوں کا سبق بھی پڑھتے رہے۔ باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادگان کو بلا کر فرمایا دیکھو سرکار آوان شریف کیسے فیاض ہیں کہ ظاہری باطنی علوم سے مالا مال فرماتے ہیں کہ بچوں پر بھی نظر کرم فرماتے کہ خود سبق پڑھاتے۔

---

۱۰۶ حضرت قبلہ عالم ثانی صاحب حضور قاضی محبوب عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ احقر پر اس قدر نظر کرم فرماتے کہ اگر کسی سنگی کے بیعت کے لئے عرض کی جاتی۔ تو فرماتے کہ خود ہی ان کو تیار کر دو۔ مجھے بہت کمزوری اور معذوری ہے۔ یہ ان کے کرم و احسان کا بحر ناپیدا کنار ہے۔ ورنہ یہ حقیر تو اتنی اہلیت کا مالک نہیں ہے

---

۱۰۷ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ آوان شریف والوں کو تمام سلاسل طریقت نقشبندیہ مجددیہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ اور ان کی شاخوں کے بزرگوں سے اس قدر و بےبلغ

فیوض و برکات حاصل تھے جو احاطہ تحریر و تقریر میں نہیں آسکتے۔ بعض سنگیوں کو آپ یوں ارشاد فرماتے تھے کہ فلاں ماہ کی فلاں تاریخ کو ایک نئی مہربانی ہونے والی ہے تم بھی آجانا اس سے حصہ لے لینا۔ حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کو سرکار غریب نواز نے یوں ارشاد فرمایا کہ ہم نے جو وظائف اور مراقبات سلوک مجددیہ کے اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کئے ہوئے ہیں تم کو یاد ہیں۔ عرض کی کہ حضور یاد ہیں۔ فرمایا کہ پہلا مراقبہ سناؤ جب سنایا، پھر دوسرے دن فرمایا کہ پہلا مراقبہ سناؤ۔ پھر تیسرے دن بھی فرمایا کہ پہلا مراقبہ سناؤ۔ تیسرے دن فرمایا کہ دو لفظ بھی میری طرف سے ملا لو۔ پہلے مراقبہ کی نیت اس طرح ہے۔ مراقبہ احدیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ فیض آتا ہے مجھے اس ذات سے جو موصوف ہے تمام صفتاں کاملاں کے ساتھ اتی پاک ہے تمام عیبوں سے بواسطہ پیران کرام کے اوپر لطیفے دل میرے کے۔ یہ اصل عبارت ہے اور غریب نواز سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے جو اضافہ فرمایا وہ کلمہ یہ ہے "عشق اور محبت اوپر لطیفے دل میرے کے۔" "واللہ اعلم بالصواب" کہ سرکار نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کلمات حاصل کر کے اضافہ فرمایا یا براہ راست اللہ تعالیٰ سے حکم ہوا اور اضافہ فرمایا۔

---

۱۰۸ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص بمقام چھپر متصل سوکاسن تحصیل بھمبر کے مزدور پیشہ آوان شریف حضور کی زیارت سے مشرف ہوا۔ چلتے وقت عرض کی میری طرف بھی نظر رکھیں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے کسی وقت مصیبت میں یاد کرنا۔ اتفاقاً برساتی نالہ

میں جنات کے اثرات ظاہر ہونے لگے۔ پھر کسی ذی شعور بندہ نے کہا کہ تم کسی بزرگ
کے پاس گئے تھے انہوں نے تعویز دیا تھا۔ اس برکت سے جب وہ جن ملا کہ تم ہمارے گھر
نہ آنا۔ ہم تمہارے گھر نہیں آئیں گے۔ وہ جن پیکے گھر کا ہے۔ پھر وہ عورت واپس سا ہورے
چلی گئی۔ اور تندرست ہو گئی۔ پھر وہ عورت میاں نتھا کے ہمراہ آوان شریف حاضر ہوئی اور
غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ آپ کی دعا کی برکت سے میں صحتیاب ہوں غریب
نواز ایک اور گزارش ہے کہ میں بے اولاد ہوں دعا فرماؤ۔ کہ اللہ پاک فرزند عطا فرمائے
سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بٹالہ
شریف کے دربار میں بیس روپیہ نذرانہ پیش کر دیں اللہ تعالیٰ فرزند عطا فرمائے گا اس
عورت نے بیس روپیہ کا چڑھاوا پیش کر دیا۔ سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو فرزند عطا
فرمایا۔ پھر وہ بچہ لے کر سرکار غریب نوازؒ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کہ آپ کی دعا سے
میری مراد پوری ہوئی اور جھولی خالی نہ رہی۔ آپ پھر دعا فرمائیں کہ اس بچہ کا کوئی اور ساتھی
بھائی ہو جائے۔ پھر فرمایا کہ بٹالہ شریف دربار میں بیس روپیہ کا نذرانہ پیش کرنا اللہ تعالیٰ
کرم فرمائے گا۔ اس عورت نے بیس روپیہ کا نذرانہ دربار شریف بٹالہ شریف میں پیش کر دیا۔
سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ پھر وہ دونوں بیٹوں کو لے کر
سرکار غریب نواز کے دربار حاضر ہوئی اور عرض کی کہ آپ کی دعا سے میری مراد اللہ تعالیٰ نے
پوری کر دی ہے۔ پھر دعا فرمائیں کہ ان بیٹوں کا اور کوئی تیسرا بھائی ہو جائے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ
دربار بٹالہ شریف میں بیس روپیہ نذرانہ پیش کر دیں اللہ پاک کرم فرمائے گا۔ تیسری مراد بھی
پوری ہو گئی۔ پھر اس نے بیس روپیہ دربار بٹالہ شریف میں پیش کر دیا۔ سال کے بعد اللہ
پاک نے اس عورت کو تیسرا فرزند عطا فرمایا۔ حضور سرکار غریب نواز دعا آپ فرمایا کرتے

نالہ میں گدھی پر بوجھ لادا ہوا جا رہا تھا کہ نالہ میں بارشی پانی آگیا اور وہ پریشان ہوا
کہ جان بھی نہیں بچ سکتی اور بوجھ وغیرہ بھی ضائع ہے۔ اس مصیبت میں اس شخص
نے آپ کو پکارا۔ کہ آپ نے فرمایا تھا کہ کسی وقت مجھے یاد کرنا۔ اب امداد کی ضرورت ہے
اور بیہوش ہو گیا۔ جب ہوش میں آیا تو دیکھتا ہے کہ پانی سے باہر خشکی میں وہ بھی اور
اس کی گدھی بمعہ بوجھ کھڑے ہیں اور بال کے برابر بھی پانی سے تر نہیں ہوئے۔ اور
برساتی نالہ میں پانی زور شور سے بہہ رہا ہے۔ بندگان خدا کو قوت روحانی ہوتی ہے
وہ امداد فرماتے ہیں۔ اور اللہ پاک مصیبتیں ٹال دیتے ہیں۔

---

۱۰۹ ضلع گورداسپور بٹالہ شریف آپ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ حضرت میاں صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کے دربار شریف لے جایا کرتے تھے۔ وہاں کے اکثر لوگ آپ سے بیعت
بھی تھے مسمی میاں نتھا نامی ایک ملنگ تھا وہ اکثر حاضری دیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس کے
پڑوس کی ایک بی بی نے کہا کہ بھائی جی جن ولیوں کے قدموں میں آپ جاتے ہیں۔ مجھے بھی
ساتھ لے چلنا کہ مجھے جنات نے بہت ستایا ہے اور میں نے بہت سے آستانے دیکھے ہیں
لیکن مجھے کہیں سے آرام نہیں ہوا۔ وہ میاں نتھا کے ساتھ آوان شریف حاضر ہوئی اور
اپنی پوری داستان سنائی۔ غریب نواز سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ایک تعویز لکھ کر دیا اور فرمایا
کہ جو تم کو خواب آئے وہ صبح بیان کرنا۔ جب صبح کو حاضر ہوئی تو عرض کی کہ رات کو ایک
آدمی ملا ہے وہ کہتا تھا کہ تم میرے گھر نہ آؤ۔ میں تمہارے گھر نہیں آؤں گا۔ آپ سرکار نے
فرمایا کہ تم کو یہ بات منظور ہے۔ کہنے لگی منظور ہے۔ پھر جب وہ گھر چلی گئی تو جنات کے اثرات
جاتے رہے پھر اس کے پیکے گھر کوئی غمی واقعہ ہوئی جب وہاں کے ارادہ پر چلی تو راستہ

اور ظاہری نسبت دعاء اور بزرگوں کی طرف کر دیتے کہ فلاں بزرگ نے دعا کی ہے بٹالہ
شریف کے سجادہ نشینوں کی مالی خدمت کراتی کہ وہاں دربار شریف پر نذرانے پیش کریں۔
آپ اس قسم کے نذرانوں سے دوسرے حضرات کو فائدہ پہنچاتے۔ آپ بے لوث اور بے طمع
دعائیں فرماتے رہے۔

(۱۱۰) سرکار غریب نواز رحمۃ علیہ کی نظر کرم حافظ نور محمد صاحب مرحوم و مغفور رئیس جہلم
پر حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے تھے کہ آوان شریف کی واپسی پر شہر جہلم کے
بازار میں ایک نانبائی کی دکان پر بیٹھے تھے کہ دوکان والے نے چائے تیار کی اور ہمارے
پاس لنگر آوان شریف کی روٹیاں تھیں۔ نانبائی نے پوچھا یہ کیا ہے۔ ہم نے کہا کہ دربار آوان
شریف کے لنگر کی روٹیاں ہیں۔ نانبائی نے کہا کہ یہ ہم کو دے دو۔ حافظ نور محمد صاحب اپنی دوکان
پر آرہے تھے کہنے لگے کیا بات ہے۔ نانبائی نے جواب دیا کہ آوان شریف کے لنگر کی روٹیاں ہیں حافظ
صاحب بولے کہ میرا بھی ان میں حصہ ہے۔ انہوں نے روٹیاں لنگر شریف کی بانٹ لیں۔ چائے
سے فارغ ہو کر حافظ صاحب کی دوکان پر حافظ صاحب کے پاس چلے گئے۔ حافظ صاحب
نے بیان فرمایا کہ غریب نواز سرکار جب کھڑی شریف یا اس طرف کے مزارات طیبات کا دورہ
فرماتے تھے تو قیام ہماری مسجد میں ہوتا۔ میں نو عمری میں تھا۔ قرآن مجید یاد تھا جب جماعت
کا وقت ہوتا تو آپ فرماتے کہ نور محمد کو بلاؤ وہ جماعت کرائے گا۔ میں ڈرتا اور جھجکتا کہ ابھی بچہ ہوں
اور ایسے پاک لوگوں کی امامت کیسے کراؤں۔ لامحالہ آپ ضرور مجھے ہی امام بناتے۔ جب مجھے
دل میں یقین ہو گیا کہ مجھ پر بے حد نظر کرم فرماتے ہیں۔ میں نے ایک دن خلوت میں موقعہ
پاکر غریب نواز سرکار سے [illegible]۔ عاجزانہ گزارش کی کہ مجھے دو دو کی گلیاں (روٹیاں) سے

بچاؤ۔ کہ سلسلہ امامت ہے۔ صبح اور شام کو چھابہ اٹھا کر محلہ والوں کے گھروں میں روٹیوں
کے جانا ہوتا ہے اور نیا واقعہ یہ ہے کہ موضع کھوہارہ میں سنا ہے کہ ماتم ہوگیا ہے۔ وہاں
گئے کہ اسقاط کے پیسے دانے ملیں گے۔ آٹھ آنہ (پچاس پیسے) تانگہ والے کو دیئے اور
وہاں پہنچے۔ اسقاط تقسیم ہوئی تو اماموں کو چار چار آنہ (پچیس پیسے) ملے (تانگہ کا کرایہ بھی
اور نہ ہو سکا۔ وہ وقت کو خاص تھا۔ سرکار غریب نواز نے ایسی توجہ باطنی سے دعا فرمائی
کہ دن بدن عزت و آبرو میں ترقی ہونے لگی اور مالی ترقی بھی بڑھتی گئی اور آپ کی دعاء
میرے لئے گہرے سمندر کی طرح جوش مار رہی ہے کہ اب سرکار غریب نواز آوان شریف
والوں کی دعا سے پورے شہر جہلم کا اہلسنت کا خطیب اعظم بھی ہوں۔ تمام شہر میرے
پیچھے عید نماز ادا کرتے ہیں اور میوہ منڈی میں جب میں جاتا ہوں تو پھل فروٹ میوہ جات
کی بولی ہوتی ہے اور جیل خانہ میں قیدیوں کی تبلیغ کے لئے بھی جاتا ہوں اور چارہ سے
لے کر جہلم تک تمام زمین میری ہے یہ سرکار آوان شریف والوں کا صدقہ ہے۔ ورنہ
میں تو وہی ہوں جو چھابہ لے کر محلے سے روٹیاں لاتا تھا۔

ع ”نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں“

حافظ نور محمد صاحب مرحوم و مغفور کے وصال کے بعد آپ کے پیارے بیٹے بابو مشتاق
احمد صاحب مرحوم و مغفور نے دربار شریف مہمندہ گجرات اور آوان شریف کے لنگر کی حد
خدمت کی جس کی مثال نہیں ملتی۔ جناب حضرت ثانی صاحب خواجہ قاضی محبوب عالم صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ہفتہ عشرہ بابو صاحب حاضری اور منڈی میں جب اچھا فروٹ
آتا، وہ گجرات دربار مہمند شریف میں حضرت صاحب کے لئے بھیج دیتے۔

(۱۱۱) سرکار آوان شریف رحمۃ اللہ علیہ کی قدمبوسی کے لئے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے

جانا تھا۔ حضرت جدامجد یعنی داداجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سرکار غریب نواز کے بھائی صاحب حضرت قاضی محمد مسعود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوگیا ہے ہماری طرف سے ایک روپیہ فاتحہ خوانی کا پیش کردیں۔ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ مجھ پر حضور سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ایسا رعب طاری ہوا کہ فاتحہ خوانی پڑھنے کی بھی جرات نہ ہوئی اور نہ ہی تعزیت داری ہوسکی۔ ایک روپیہ جو جدامجد رحمۃ اللہ علیہ نے فاتحہ خوانی کا دیا۔ وہ اور ایک روپیہ اپنی گرہ سے ہدیہ نذرانہ خیال کرکے دونوں روپے آپ کے آگے رکھ دیئے۔ آپ نے فاتحہ خوانی والا روپیہ اٹھا کر ایک ہاتھ مبارک میں رکھ لیا اور فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب کو بلاؤ۔ جب وہ تشریف لائے تو فرمایا کہ یہ روپیہ حافظ صاحب نے فاتحہ خوانی کا بھیجا ہے۔ وہ روپیہ ان کو دے دیا کہ ان کے والد صاحب کا وصال ہوا تھا اور دوسرا روپیہ جو میں نے اپنی طرف سے ہدیہ پیش کیا وہ خلیفہ کو دے دیا حضور سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے قلب پاک کی یہ شان تھی کہ نیلی فراست سے معلوم کرلیا کہ یہ فاتحہ کا روپیہ ہے اور یہ ہدیہ ہے۔ زبان سے ہم کو بتلانے کی ضرورت نہ پڑی۔ حضرت داداجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کی زبانی غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے سلام کا تحفہ بھیجا اور یہ بھی تمنا ظاہر کی کہ تمنا یہ ہے کہ زندگی میں آپ کی ملاقات نصیب ہو۔ غریب نواز سرکار نے سلام کا تحفہ بھی بھیجا اور ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی فرمائی کہ گنگ کے ماہ گنگ میں حافظ صاحب کی خیر گیری کریں گے۔ قبلہ عالم والد ماجد فرماتے تھے۔ ہم یہ خیال کرتے کہ دو ہستیاں بجد کمزور اور بیمار ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ گنگ یہ دونوں نہ ہوں۔ لیکن غریب نواز سرکار نے نور باطن سے دیکھا ہوا تھا کہ گنگ میں ضرور ملاقات نصیب ہوگی۔

۱۴ حضرت قبلہ عالم والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ شہر جھنگ کسی کام کے لئے تشریف لے گئے۔

وہاں ایک مولوی صاحب مل گئے۔ وہ کہنے لگے آؤ آپ کو ایک بزرگ کی زیارت کراؤں۔ جب حافظ نور محمد صاحب مرحوم و مغفور کی مسجد میں گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ بازار میں تانگے سائیکل بے شمار کھڑے ہیں۔ صحن مسجد برآمدہ اور اندرونی حصہ مسجد خلق خدا سے لبریز ہیں مسجد کے اندرونی حصہ میں شمالی جانب ایک حجرہ تھا۔ اس کے دروازہ پر ایک دربان سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا کھڑا ہے۔ ابھی تک سلام قدمبوسی وغیرہ کی کسی کو اجازت نہ تھی وہ مولوی صاحب بغیر اجازت کے اندر چلے گئے۔ اور میں بھی ان کے ساتھ ساتھ چلا گیا غریب نواز سرکار نے بغداد شریف کی طرف منہ مبارک کیا ہوا تھا کہ ہم نے قدمبوسی کرلی مولوی صاحب نے کہا کہ غریب نواز میری ایک عرض ہے۔ ہم نے بیعت ہونا ہے۔ انہوں نے کہا جی۔ حضور نے فرمایا۔ ان حافظ صاحب کے والد ماجد بڑے مقبول الہی ہیں ان سے بیعت حاصل کریں۔ پھر انہوں نے دوبارہ عرض کی کہ ان سے بھی میری محبت اور عقیدت ہے۔ لیکن آپ سے ارادہ کیا ہوا ہے۔ فرمایا کہ وہ بھی دریا کے پانی سے وضو بناتے ہیں۔ والد صاحب فرمایا کرتے۔ مجھ پر غریب نواز نے ایسی توجہ ڈالی کہ بیہوشی طاری ہوگئی اور گریہ زاری شروع ہوگئی آنسوؤں سے کرتہ کا سامنے والا پلہ تر ہوگیا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے ان کو بیعت کیا ہے یا کہ نہیں۔ پھر آپ مجھے فرمانے لگے کہ بازار میں چلے جاؤ۔ لیکن اٹھنے چلنے کی طاقت نہ رہی آخر خلیفہ نے اٹھایا اور پکڑ کر بازار میں لے گیا اور سلام کا دروازہ بھی کھل گیا۔ بعد میں روٹی کھانے لئے احباب چلے گئے۔ جب واپس آئے تو حضور سرکار تانگے میں سوار تھے اور فرمانے لگے کہ گکھڑی شریف جا رہے ہیں۔ ہم نے گھر کی اجازت حاصل کی اور بارہ کوس کا سفر تھا۔ عشاء کے وقت گھر پہنچے۔ حضرت جدامجد رحمۃ اللہ علیہ عشاء کی سنتیں پڑھ رہے تھے۔ جب سنتوں سے فارغ ہوئے۔ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے قدمبوسی حاصل کرلی۔ جدامجد رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے۔

مجھے آج نماز میں بڑی لذت نصیب ہوئی ہے میں نے دل میں کہا کہ یا تو حضرت غریب نواز اس طرف تشریف لے آئے ہیں یا ہم ادھر چلے گئے ہیں۔ عرض کی کہ سرکار غریب نواز کھڑی شریف تشریف لے گئے ہیں۔ عرض کی کہ آپ بھی فرمایا کرتے تھے کہ سرکار غریب نواز سے ملاقات کا شوق ہے وہ تو تشریف لے آئے ہیں۔ اور جب سمہ چاکہ غریب نواز سرکار نے فرمایا تھا کہ حافظ صاحب کی کنک میں خبر لیں گے۔ وہ کتک کے دن ہیں۔ جب صبح ہوئی تو پروگرام کھڑی شریف غریب نواز سرکار کی زیارت کو بن گیا۔ کچھ سفر داداجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے گھوڑی پر طے فرمایا اور کچھ پیدل سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ادب و احترام کیلئے اختیار کیا۔ غریب نواز سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے داداجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات سے بہت ہی پہلے فرما دیا تھا کہ حافظ صاحب تشریف لا رہے ہیں اور بیمار ہیں۔ ان کے لئے کسی علیحدہ مکان میں چارپائی کا انتظام کریں۔ جب ملاقات ہوئی تو فرمایا ان کو چارپائی پر لے جاؤ۔ جب عصر کی نماز سے حضور غریب نواز سرکار فارغ ہوئے تو خلیفہ کو فرمایا کہ دیکھو حافظ صاحب اگر اکیلے ہیں تو بلاؤ۔ خلیفہ نے دیکھا تو اکیلے تھے۔ جب غریب نواز سرکار سے ملاقات کی اور پھر واپس ہونے لگے تو داداجی صاحب کے جسم سے تمام بیماری غریب توجہ سے جاتی رہی۔ پھر صبح کا کھانا کھانے کے بعد غریب نواز سرکار نے بتایا کہ آج ہم نے یہاں ہی مقام کرنا ہے۔ لیکن داداجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت واپس حاصل کر لی۔ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کو غریب نواز نے فرمایا کہ حافظ صاحب کے لئے سواری کا بندوبست کریں۔ بہت کمزور ہیں داداجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بمعہ چند احباب اجازت لے کر قریب دربار شریف شمالی جانب ایک گاؤں میں دوپہر کا قیلولہ حاصل کیا۔ اور پھر ظہر کی نماز پڑھ کر چلنے لگے۔ ایک شخص سن گانٹھ رہا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ بزرگ کہاں جائیں گے۔ بتایا کہ میرپور۔ کہنے لگا میرے

پاس گھوڑی تو نہیں ہے۔ ایک گدھی ہے۔ جو بڑی تیز رفتار کار کے مثل ہے۔ یہ بزرگ کمزور ہیں ضرور لے جاؤ۔ ہم انکار کرتے رہے اور وہ اپنی گدھی لے آیا۔ اس پر اُن کو توسیاں بچھا کر سوار کیے۔ دائیں بائیں سنگی ہو گئے۔ لیکن وہ گدھی اتنی تیز رفتار کہ ہم پہنچ نہیں سکتے تھے۔ یہ سرکار غریب نواز کی کرامت کہ ناواقف لوگوں کو کوئی پوچھتا ہی نہیں اور خود اس شخص نے مجبور کر کے اپنی گدھی سواری کے لئے پیش کی۔ سرکار غریب نواز کا جد امجد رحمۃ اللہ علیہ کو حکم تھا کہ حضرت پیر سید محمد نیک عالم شاہ صاحب کے آستانہ سے حاضری دے کر اور سنگیوں کو اپنی توجہات سے مالا مال کر کے واپس جانا۔ جد امجد رحمۃ اللہ علیہ چھبیس دن کے بعد گھر کو گئے۔ اور مدت کمے واصل باللہ ہوتے۔

بتاریخ ۲۸ ذلیقعد ۱۴۰۷ھ ۲۵ جولائی ۱۹۸۷ء ۱۰ ساون ۲۰۴۴ بکرم بروز ہفتہ
طبع شد